فانبعونی یحببکم اللہ
مجلہ
دو روزہ امام احمد رضا انٹرنیشنل سلور جوبلی کانفرنس/سیمینار
۱۴۲۶ھ – 2005ء
(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی پاکستان)
Digitally Organized by
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

تعارف
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ)
کراچی ------ اسلام آباد
بانی
سید محمد ریاست علی قادری علیہ الرحمہ
سرپرست اعلیٰ
علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ
صدر
صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری
مرکزی مجلس عاملہ
مولانا حمید رضا خاں یزدانی
حاجی عبداللطیف قادری
ڈاکٹر حافظ عبدالباری
سید ریاست رسول قادری
ڈاکٹر مجید اللہ قادری
حاجی محمد حنیف رضوی
منظور حسین جیلانی
کے۔ایم۔زاہد
کراچی
25 جاپان مینشن، ریگل چوک، صدر، کراچی (74400)، فون: 2725150-21-92
فیکس: 2732369-21-92، ای میل: marifraza@hotmail.com
اسلام آباد
D-44/4، اسٹریٹ-38، سیکٹر F-6/1، اسلام آباد (44000) فون: 051-2825587
Web : www.imamahmadraza.net

٧٨٦
ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ
بفیضان نظر سید الشہداء
حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ
بفیضان کرم شہنشاہ بغداد
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ
آپ کیوں پریشان ہیں؟
ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے
وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ
ترجمہ کنزالایمان
اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے
حصول ثواب کی خاطر اور اپنی کسی پریشانی یا اپنے کسی عزیز کی مشکل سے
نجات کیلئے یا کسی نیک مقصد میں کامیابی کی نیت کے ساتھ شرکت فرمائیں
ختمِ قادریہ
ہر اتوار بعد نمازِ عصر تا مغرب
بمقام: جامع مسجد بہارِ شریعت' بہادر آباد' کراچی
یہ عظیم الشان ختم قادریہ www.khatmeqadria.net سے براہ راست نشر کیا جاتا ہے۔

خوف نہ رکھ رضؔا ذرا تو، تو ہے عبدِ مصطفیٰ ﷺ

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جانِ مُراداب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بزمِ ثنائے زلف میں میری عروسِ فکر کو
ساری بہارِ ہشت خلد چھوٹا سا عطردان ہے

اک ترے رخ کی روشنی چین ہے دو ہاں کی
اِنس کا اُنس اُسی سے ہے جان کی وہی جان ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

تجھ سے سیاہ کار کون اُن سا شفیع ہے کہاں
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

بارِ جلال اٹھالیا گر چہ کلیجا شق ہوا
یوں تو یہ ماہِ سبزہ رنگ نظروں میں دھان پان ہے

خوف نہ رکھ رضؔا ذرا تو، تو ہے عبدِ مصطفیٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن ہائے گفتنی

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

اے دل حدیثِ ما بر دلدار عرضہ کن

قارئین کرام!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے کائنات ہستی کے بناؤ سنگھار اور حسن و کمال کو ارتقاء پذیر رکھنے کے لئے ایک ایسی قوت سرگرم کار رکھی ہے جس سے وہ خوبی کی بقاء اور خرابی کے ازالے کا کام لیتی ہے اور اس عمل کو قرآن نے ''بقاء النفع'' کے اصول کی کارفرمائی قرار دیا ہے۔ بالفاظ دیگر اس کارگاہِ فیضان و جمال میں صرف وہی چیز باقی رکھی جاتی ہے جس میں نفع ہو کیونکہ یہاں ہر طرف رحمت الٰہی عمل پذیر ہے اور رحمت کا خاصہ افادہ و فیضان ہے، نقصان و برہمی اسے گوارہ نہیں۔

اس کے قوانین کا عمل کبھی فوری اور اچانک نہیں ہوتا، یہ آہستہ اور تدریجی ہے، یہ فرصتوں پر فرصتیں دیتا ہے اور عفو و درگزر اور فتح و کامرانی کا دروازہ آخر تک کھلا رکھتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قوانین اپنے نفاذ میں اٹل ہیں، ان میں رد و بدل کا امکان نہیں۔ یہی اجل ہے یعنی ایک خاص مدت تک فرصت حیات بخشنے کا عمل۔ قربان جایئے اس رحمت عالمیان ﷺ کی ذات اقدس پر کہ جن کے صدقہ میں اللہ الرحمٰن الرحیم، رب العالمین نے ہمیں فرصتیں، مہلتیں اور رخصتیں عطا فرمائیں اگر تدریج و امہال کی فرصتیں اور بخششیں نہ ہوتیں تو دنیا میں ایک وجود بھی فرصتِ حیات سے فائدہ نہ اٹھا سکتا۔

بلاشبہ قابلِ مبارکباد ہیں وہ افراد کہ جنہوں نے ایام کا مرکب بننے کے بجائے ایام کو اپنا مرکب بنایا اور اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحہ کو نفع بخش اور فیض رساں بنایا اور آنے والی نسلوں کے لئے سر راہ علم و عرفان کے وہ چراغ جلائے کہ جن سے تا صبح قیامت علم و آگہی اور عشق و عرفانِ الٰہی کے مزید چراغ روشن ہوتے رہیں گے۔

فجزاهم الله احسن الجزاء.

جب ہم ماضی قریب کے جھروکے میں جھانکتے ہیں تو عاشقِ رسول امام الھام، شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا قدس سرہٗ السامی کی ذات گرامی ایسی ہی نفع بخش اور فیض رساں ہستیوں میں ایک انتخاب شخصیت نظر آتی ہے۔

اسی ذات ستودہ صفات کی فکر و تعلیمات کو عام کرنے کے لئے آج سے ٹھیک ۲۵ سال قبل صفر المظفر ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۰ء کے موقع پر مولانا سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی بنیاد کراچی میں رکھی۔

اس مبارک علمی و تحقیقی سفر کی ابتداء کی مختصر روداد خود بانی ادارہ مولانا سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ کی زبانی ملاحظہ کیجئے:

''ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا وہاں مرشد حضرت مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں قدس اللہ سرہٗ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسہ حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہٗ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ساٹھ سے زیادہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و

رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریزی مصنف کے رسالہ لوگارثم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے عرس (صفر ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء) کے موقع پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کیا جس کو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اسی سال احباب کے تعاون سے ادارۂ معارف رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارف علمیہ پر معارف رضا کے نام سے ایک مجلّہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی۔ جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا ان میں یہ قابلِ ذکر ہیں: حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب (شیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ، پیر جو گوٹھ، سندھ)، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا قاری مصلح الدین صاحب علیہ الرحمۃ، مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت رسول صاحب اور مولانا شاہ تراب الحق صاحب دامت عنایتہم۔ راقم ان حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان محسنین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

ناسپاسی ہوگی اگر میں اس موقع پر ایک ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے بارے میں، میں برملا کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی ہمہ گیر شخصیت کو علمی حلقوں میں متعارف کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں، وہ نہ تو ضبطِ تحریر میں آسکتی ہیں اور نہ ہی ان کو پیمانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طرف ہے۔''

بظاہر بے سروسامانی کے عالم میں یہ ایک چھوٹے سے ادارے کی تاسیس تھی لیکن آج ۲۵ سال بعد اس کے عوامل واثرات کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ من حیث الجماعت اہلسنّت والجماعت کے لئے یہ ایک فکری و علمی تحریک کی ابتداء تھی۔ اس وقت یہ کسے پتہ تھا بلکہ شاید کسی نے سوچا بھی نہ ہوگا کہ یہ ادارہ پچیس سال کی مختصر مدت میں اہلسنّت کی فکری و علمی ارتقاء کی نشأۃِ ثانیہ کی تحریک کی علامت بن کر عالمِ اسلام پر چھا جائے گا اور امام احمد رضا قدس سرہ کے علمی آثار اور فکری اور تعلیمی نظریات پر تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے ذریعہ اس قدر وافر مواد مہیا کردے گا کہ عالمی جامعات میں امام الھمام کی ذاتِ گرامی سے منسوب ''مطالعۂ رضویات'' بذاتِ خود علم کی ایک فرع کی حیثیت سے متعارف ہوجائے گی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سید صاحب مرحوم و مغفور کے مذکورہ سفر بریلی شریف سے ہمارے جس سفرِ سعادت کی ابتداء ہوئی تھی بحمد للہ اس کے بعد اسفار کا ایک سلسلہ شروع ہوگیا اور ہر سفر وسیلۂ ظفر بنا۔ راقم نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے آثار علمی کی دریافت اور ان کی تصانیف و تالیفات کے ''کنز مخفی'' کی بازیافت کے لئے ۱۹۸۰ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۱ء میں ہندوستان خصوصاً بریلی شریف کے متعدد سفر کئے اور الحمد للہ ہر بار فیضِ رضا نے دستگیری فرمائی اور اعلیٰ حضرت کے علمی آثار کے گوہر نایاب ہاتھ آئے۔ محقق علماء اور جامعات کے اسکالرز اور اساتذۂ کرام سے ملاقاتیں ہوئیں، جامعات کی سطح پر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ پر ایم۔فل و پی۔ایچ۔ڈی کے مقالات لکھنے کے لئے دعوت و ترغیب دی گئی، شروع شروع میں مخالفت ہوئی، روڑے اٹکانے کی سعی و کاوش کی گئی، اعلیٰ سطح پر علمی و تحقیقی کام کو تعصب و عناد کے نظر کرنے کی کوشش کی گئی لیکن بہرحال آفتاب کی کرنوں کو زیادہ دیر تک چھپایا نہیں جاسکتا، وہ خود اپنے راستے بنالیتی ہیں، سو

آفتاب آمد دلیل آفتاب

کے بموجب جب امام احمد رضا کا علمی قد و قامت ان کی نگارشات علمی کی روشنی میں سامنے آیا تو اہل علم و انصاف کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں اور پھر لوگ ہمارے ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا۔ نتیجتاً ہندوستان کی جامعات میں جس برق رفتاری سے امام احمد رضا پر کام ہوا اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ ۲۵ ربرسوں میں جن ۳۳ عالمی جامعات

میں ''رضویات'' پر کام ہوا ہے ان میں سے ٢٠ جامعات ہندوستان میں ہیں اور اب تک پی۔ایچ۔ڈی کی سند حاصل کرنے والے ١٧ ارخوش نصیب اسکالرز میں سے ١١ رکا تعلق سرزمین ہند سے ہے۔اس علمی وتحقیقی کارِ خیر میں جن اسکالر شخصیات نے ادارے کے ساتھ نمایاں تعاون کیا ان کی فہرست مع اعلیٰ حضرت پر ڈاکٹریٹ اور ایم۔فل کرنے والوں کی فہرست اس مجلہ میں شامل ہے۔اس کے علاوہ سرزمین ہند سے امام احمد رضا کے حوالے سے تصانیف وتالیف کا کام بھی بہت آگے بڑھا ہے؛ ان میں یہ ادارہ خاص کر بہت فعال ہیں:

- رضا اکیڈمی، ممبئی۔
- امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف۔
- مصباح العلوم، جامعہ اشرفیہ، بہاولپور
- رضا نوری مشن، مالیگاؤں .... وغیرہم

یہ ایک مختصر جائزہ تھا ان اثرات کا جو ادارہ نے اپنے روز افزوں روابط، مطبوعات اور میڈیا ایکسچینج کے ذریعہ ہندوستان کے علمی اور تحقیقی دنیا پر مرتب کیا۔

اسی طرح راقم نے قاہرہ اور بنگلہ دیش کا بھی رضویات کی ترویج و اشاعت کے لئے سفر کیا۔١٩٩٩ء میں علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہٗ العالی کی قیادت میں قاہرہ کا سفر کیا (اس سفر کے احوال قسط وار ماہنامہ معارف رضا میں شائع ہو چکے ہیں) ماضی قریب کی تاریخ میں پہلی بار جامعہ ازہر اور قاہرہ کی دیگر جامعات اور مصر (بلکہ شاید ایشیا کی) سب سے بڑی سات منزلہ لائبریری دار الکتب والوثائق القومیہ میں اہلسنّت خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کی کتب پیش کی گئی ہیں، راقم نے جب ان لائبریریوں کا دورہ کیا تھا تو وہاں برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے گزشتہ ڈیڑھ صدی کے کسی بھی سنّی عالم کی کوئی تصنیف شیلف پر نظر نہ آئی البتہ ندوی، اہلحدیث اور دیوبندی حضرات کی کتب جابجا دیکھنے کو ملیں۔تاریخ میں غالباً پہلی بار کسی بھی اہلسنّت کے ادارے کی جانب سے ٣٥٠ رکتب کا تحفہ ان لائبریریوں کے لئے عطیہ کیا گیا اور ١٩٩٩ء کے بعد سے الحمد للہ ہر سال ہماری مطبوعات ان لائبریریوں کو جارہی ہیں۔ہم نے اہلسنّت کے دیگر اداروں کو بھی اس کی ترغیب دی۔

جامعہ ازہر قاہرہ میں وکیل الازہر کے دفتر کے ہال میں پہلی بار امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد ہوا اور وہاں کے تین اساتذۂ کرام حضرت علامہ دکتور رزق مرسی ابو العباس، حضرت علامہ دکتور حسین مجیب مصری مرحوم ومغفور اور عزیزی دکتور حازم محمد احمد عبدالرحیم کو جامعہ ازہر میں ''رضویات'' کے فروغ کی خدمات کے حوالے سے گولڈ میڈل ایوارڈ پیش کیا گیا۔

جامعہ ازہر سے امام احمد رضا کے حوالہ سے اب تک ٢ رایم۔فل کے مقالات لکھے جاچکے ہیں جبکہ تیسرا ایم۔فل جامعہ قاہرہ سے تکمیل کے آخری مرحلہ میں ہے۔اعلیٰ حضرت کی ٦ رکتابیں تعریب کے ساتھ ''القادیانیہ''، محمد ﷺ خاتم النبیین'' اور الفلسفہ والاسلام'' کے نام سے قاہرہ سے شائع ہو چکی ہیں۔جامعہ ازہر، جامعہ عین شمس اور جامعہ قاہرہ کے بہت سے اساتذہ کرام اور علمائے مصر امام احمد رضا محدث بریلوی کے علمی قد وقامت اور ان کی علمی ودینی خدمات سے شناسا ہو چکے ہیں، امام احمد رضا کو وہاں کے جید علماء، ادباء وشعراء نے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔وہاں کے معروف شعراء شیخ عبدالمجید فرغلی محمد، احمد محمد عبدالھادی، پروفیسر ڈاکٹر محمد حامد الحفیری لیبی، اور شیخ عبدالغفار عفیفی دلاش نے تقریباً ٢٦٢ راشعار پر مشتمل ایک نظم میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی شاعری خصوصاً نعتیہ شاعری کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔مصری صحافت میں بھی نمایاں چرچا ہو رہا ہے۔مصر کے سب سے بڑے اخبار ''الاہرام'' سے لیکر ١٠ ر کے قریب چھوٹے بڑے اخبارات میں مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں اور اس کا سہرا جامعہ ازہر کے شعبہ اردو کے استاد

جناب حازم محمد احمد عبدالرحیم کے سر ہے۔ قاہرہ خصوصاً جامعہ از ہر تمام عرب ممالک کے اسکالرز کی آماجگاہ ہے۔ وہاں کے دورے اور رابطہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ آج سے تقریباً سو (۱۰۰) سال قبل علمائے عرب میں امام احمد رضا کے علمی اور دینی مقام کا جو تعارف ہوا تھا نہ صرف یہ کہ اس کی تجدید ہوئی بلکہ اب علمائے قاہرہ و جامعہ از ہر امام احمد رضا کے عبقری مقام سے زیادہ بہتر طریقہ پر واقف ہوئے اس لئے کہ اب الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا کافی ترقی کر چکا ہے اور علمی شخصیات کے کارناموں کا ابلاغ تیز تر اور نسبتاً زیادہ آسان ہوگیا ہے۔

اسی طرح راقم نے دوبار (۲۰۰۳ء اور ۲۰۰۴ء) بنگلہ دیش کا دورہ کیا جس کا واحد مقصد، مسلکِ اعلیٰ حضرت کا فروغ اور رضویات کے ابلاغ کا جائزہ لینا تھا، بحمدللہ اب وہاں اعلیٰ حضرت پر تحقیق اور تصنیف و تالیف کے حوالے سے چار ادا ے کام کر رہے ہیں، جن کی تفصیل معارف رضا کے ماہانہ شماروں میں بارہا شائع ہو چکی، کنزالایمان کا بنگالی میں ترجمہ ہو چکا ہے (مترجم مولانا عبدالمنان صاحب)، ۷۰/ سے زیادہ اہلسنّت کی مطبوعات کا بنگالی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، اسلامک یونیورسٹی کشٹیا میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالودود صاحب کے شعبہ قرآنیات میں کنزالایمان اور الدولۃ المکیہ سمیت ۲۰/ سے زیادہ کتب علمائے اہلسنّت مآخذ کے طور پر نصاب میں داخل کی جا چکی ہیں، ان میں ادارہ کے جنرل سیکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کی پی. ایچ. ڈی کی تھیسس (کنزالایمان اور دیگر اردو تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ) بھی شامل ہے۔ اسی یونیورسٹی سے راقم کی ترغیب پر ڈاکٹر عبدالودود صاحب کی نگرانی میں مولانا بدیع العالم صاحب (پرنسپل جامعہ طیبہ سنّیہ، حالی شہر، چٹاگانگ) نے ''کنزالایمان اور بیان القرآن کا تقابلی جائزہ'' کے عنوان سے پی. ایچ. ڈی کے لئے رجسٹریشن کرایا ہے۔ اس کے علاوہ ڈھاکہ کے معروف سنّی اسکالر مولانا حافظ عبدالجلیل صاحب اعلیٰ حضرت پر ریسرچ اور تصنیف و تالیف کے کام میں مشغول ہیں، شمالی بنگلہ دیش کے شہر دیناج پور میں علامہ ڈاکٹر سید ارشاد احمد بخاری کی سربراہی میں ایک بہت بڑا اسلامک ریسرچ سینٹر اور ایک علیحدہ سنّی ویمین یونیورسٹی قائم کی گئی ہے، ۲۰۰۴ء میں راقم نے اول الذکر کا افتتاح کیا تھا۔ ان شاء اللہ یہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لئے ایک بہت بڑا مرکز بنے گا۔

غرض یہ کہ گزشتہ ۲۵/ برسوں میں فروغِ رضویات اور اعلیٰ حضرت کے مشنِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ابلاغ کے لئے ادارہ نے ہمہ جہات کوششیں کی ہیں جس کے ثمرات اب نہ صرف برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش بلکہ تمام عالمِ اسلام میں واضح طور پر دیکھنے میں آرہے ہیں۔

سال ۲۰۰۵ء ہمارے لئے ایک نشانِ منزل کی حیثیت رکھتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں ہم نے پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا میں خاصی پیش رفت کی ہے۔ سب سے پہلے ہم نے ۱۹۸۷ء میں پاکستان ٹیلیویژن پر ''اس ہفتہ میں'' نامی ایک پروگرام میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ پر جناب حسن مثنّٰی ندوی صاحب کی معرفت ۵/ منٹ کا ایک پروگرام ٹیلی کاسٹ کروایا تھا، اس کے بعد ۱۹۸۸ء میں راقم خود ہندوستان گیا تھا، لکھنؤ ٹی وی کے ماہر کیمرہ مینوں سے اعلیٰ حضرت کے مزارات اور ان کے خانوادے سے متعلق تمام عمارات اور اعلیٰ حضرت کے والد ماجد و جدّ امجد کے مزارات کی ویڈیو فلم بنوائی، پھر اس کی اسکرپٹ تحریر کی۔ جولائی ۱۹۸۹ء میں حیات اعلیٰ حضرت پر پاکستان میں پہلی بار یہ پروگرام ۱۵/ منٹ کے دورانیہ کے ساتھ نشر ہوا۔ پھر اگست ۱۹۸۹ء میں سامعین کے اصرار پر دوبارہ نشر ہوا۔ اس کے علاوہ ۲۰۰۲ء پی. ٹی. وی میں اعلیٰ حضرت پروگرام نشر کرانے کا اعزاز حاصل کیا۔ ۲۰۰۴ء میں اے. آر. وائی کیو چینل پر اعلیٰ حضرت کی حیات اور نعتیہ شاعری کے حوالہ سے پروگرام کی اسکرپٹ ہم نے تیار کی۔

الحمد للہ جنوری ۲۰۰۵ء سے اب ہماری اپنی ایک ویب سائٹ www.imamahmadraza.net کے نام سے ہے اور چار انٹرنیٹ ای میل ایڈریس بھی کام کر رہے ہیں۔ اس کی پروگرامنگ کا سہرا اوکاڑہ کے سول انجینئر جناب راؤ سلطان مجاہد رضا قادری، ان کے معاون جناب ریاض شاہد قادری اور میسرز EBNOX TECHNOLOGIES اور ادارے کے نوجوان گرافکس کمپوزر اور ڈیزائنر عزیزی رب نواز صاحب کے سر ہے۔

گزشتہ ۲۵؍ برسوں سے ادارہ یوم رضا کے موقع پر ملک کے معروف اخبارات کے خصوصی ایڈیشن شائع کروانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ ملک کے معروف اسکالرز کے منتخب مقالات اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیجتا ہے۔ ہمارے محبین کے ذریعہ بحمد للہ یہ سلسلہ اب ہندوستان اور بنگلہ دیش تک پھیل گیا ہے۔ قاہرہ کے اخبارات میں گاہے بہ گاہے امام احمد رضا کے حوالے سے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ ہمارے بعض احباب بغداد شریف، دمشق اور لبنان میں بھی اخبار و جرائد میں وقتاً فوقتاً امام احمد رضا اور ان کے دیگر متوسلین علماء کے متعلق مضامین شائع کر رہے ہیں۔ حال ہی میں (نومبر ۲۰۰۴ء) دارالکتب العلمیہ بیروت نے امام احمد رضا کی تصنیف ''کفل الفقیہ الفاہم فی قرطاس الدراہم'' شائع کی ہے اور دمشق سے شامی کی ۱۵؍ ویں جلد سے امام موصوف کا حاشیہ ''جد الممتار علی رد المحتار'' شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔ اس طرح سن ۲۰۰۵ء کو اگر امام احمد رضا کے عالمی تعارف کا سال قرار دیا جائے تو بالکل بجا ہوگا۔

ہماری ۲۵ ویں امام احمد رضا کانفرنس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہم اس عظیم تاریخی موقع پر امام احمد رضا کی فکر اور تعلیمات کے حوالے سے ان کی اور ان پر لکھی ہوئی ۲۵ کتب کی اشاعت اردو، عربی اور انگریزی زبانوں میں کر رہے ہیں۔

پہلی بار حسام الحرمین انگریزی زبان میں مع مقریظین علماء کے حالات کے شائع ہو رہی ہے جس سے انگریزی داں اہل علم طبقہ کو اس کتاب اور اس کے مولف کی شخصیت کی عظمت کا اندازہ ہو سکے گا۔

ہماری یہ بھی کوشش تھی کہ ۲۵ سال کی مناسبت کے حوالے سے دنیا بھر کی جامعات سے ۲۵ علماء و اسکالرز کو بلوایا جائے لیکن حکومت پاکستان کی ویزا پالیسی نے ہماری یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ ہم نے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، مصر (جامعہ ازہر)، دمشق سے ان علماء و اسکالرز کو دعوت دی جنہوں نے اعلیٰ حضرت پر پی ایچ ڈی؛ ایم فل کیا ہو یا رضویات کے حوالہ سے کوئی قابل ذکر تحقیقی و تصنیفی خدمات انجام دی ہوں، یا اس کے نگران رہے ہوں۔ ممالک کے حساب ان کی تعداد درج ذیل ہے:

۱۔ پاکستان سے (بیرون کراچی)	۵
۲۔ ہندوستان سے	۱۴
۳۔ بنگلہ دیش سے	۲
۴۔ مصر (جامعہ ازہر) سے	۳
۵۔ دمشق سے	۱
کل تعداد	۲۵

لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری وزارت داخلہ نے ۳؍ ماہ کے مسلسل رابطہ کے باوجود ہمارے ساتھ تعاون نہ کیا خالصتاً علمی اور دینی کام کرنے والوں کو ہندوستان اور بنگلہ دیش سے پاکستان آنے کی اجازت نہ مل سکی اگرچہ کھیل کے تماش بینوں، ناچ گانے والیوں، اداکار اور اداکارہ کو تو باآسانی اور کثیر تعداد میں ویزا دے دیا جاتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی! ہم ان تمام معزز اسکالرز حضرات سے معذرت خواہ ہیں جن کو بیرون ملک

ہمارے سفارتخانوں کے چکر لگانے کی زحمت اٹھانی پڑی، ہم ان کے تہہ دل سے ممنون بھی ہیں۔ بہر حال اس کے باوجود جو حضرات تشریف لا سکے، ان حضرات گرامی کے ہم شکر گزار ہیں کہ نا مساعد حالات کے باوجود باہر سے تشریف لائے اور ہمیں میزبانی کا شرف بخشا۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہم وسائل کی کمیابی کے باعث ان کے شایانِ شان ان کا اعزاز و اکرام نہ کر سکے۔ ہم ان کی خدمت میں یہی عرض کر سکتے ہیں۔

اِک اشک بھی نذرِ غمِ جاناں کو نہیں پاس
ہم آج بہت بے سر و ساماں نظر آئے

امام احمد رضا سلور جوبلی ۲۰۰۵ء کی ایک اور اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہم اس موقع پر ۹؍امام احمد رضا ریسرچ گولڈ میڈل، ایک سلور میڈل اور ۲۱؍وثیقۂ اعتراف ان علماء و اسکالرز حضرات کی خدمات کے اعتراف میں پیش کر رہے ہیں جنہوں نے امام احمد رضا پر پی. ایچ. ڈی، ایم. فل کی سند حاصل کی ہے یا معرکۃ الآراء تحقیقی مقالہ تصنیف کیا ہے۔ ان محترم حضرات گرامی کی فہرست زیرِ نظر مجلّہ میں شامل ہے۔

یہ تھی ہمارے ۲۵ سالہ سفر کی ایک مختصری روداد جس کی تفصیل پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب کے مرتب شدہ کتابوں یعنی ''تذکرۂ اراکین ادارہ'' اور ''ادارہ کی ۲۵ سالہ کارکردگی'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے جو سلور جوبلی کانفرنس کے موقع پر شائع کی گئی ہیں۔

محترم قارئین!

اس ۲۵؍سالہ مدت میں ہم پر بہت اتار چڑھاؤ بھی آئے، بہت سے سرد گرم سے ہم گزرے، فتوے بھی لگے، حملے بھی کئے گئے، بعض عناصر کو جو اعلیٰ حضرت کے نام پر کھاتے، کماتے ہیں، علم و تحقیق کے لئے ہماری یہ جد و جہد پسند نہ آئی، ہم پر جہالت کا الزام لگایا گیا لیکن بحمد اللہ ہمارے پایۂ استقلال کو کوئی ہلا نہ سکا۔ ہمیں میدان سے بھگانے اور ادارہ کو تالا لگوانے کا دعویٰ کرنے والے خود میدان سے فرار ہو گئے اور الحمد للہ ہم ہر ابتلاء و امتحان سے سرخرو نکلے اور ایک نئے عزم و جذبہ کے ساتھ مزید ترقی و ارتقاء کی جانب گامزن ہوئے۔ ہمارا سفر اخلاص و عزم کا سفر ہے۔ ہم نہ جھکے ہیں نہ جھک سکتے ہیں، نہ بکے ہیں نہ بک سکتے ہیں، ہمارے سامنے ایک کوہِ گراں کی مثال ہے جسے دنیا اعلیٰ حضرت کہتی ہے، ہم نے اس کے نقشِ پا کو رہنما بنایا ہے، وہ اللہ عزوجل کے محبوبِ مکرم ﷺ کے عاشقِ صادق ہیں، ہم ان کے عشق رسول ﷺ کے صالح مشن، کنز الایمان، اور خزائن العرفان کی سوغات کوچہ بہ کوچہ بانٹتے رہیں گے، ہم **العطایا النبویہ فی فتاویٰ الرضویہ** کے جلوے عرب و عجم کو دکھاتے جائیں گے۔ ہم بارگاہِ رسالت علی الصاحبہ الف الف الثنا والتحیۃ سے احمد رضا کو عطا شدہ علم و دانشِ نورانی کی کرنوں سے محراب و منبر اور مسند درس و تدریس کو منور کرتے جائیں گے اور ساتھ ہی حصول خوشنودیِ رسول ﷺ کی خاطر یہ دعائیہ گیت گاتے جائیں گے

کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
میرے آقا حضرتِ احمد رضا کے واسطے

۲۰۰۵ء میں ہمیں ایک اور یہ اعزاز ملا کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کے پر پوتے، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمہ کے پوتے مولانا حمید رضا خاں قادری مدظلہ العالی ابن مولانا حمید رضا خاں علیہ الرحمۃ نے ادارے کی سرپرستی قبول فرمالی اور وہ اب باقاعدہ دفتر تشریف لا کر تصنیف و تالیف اور نشر و اشاعت کے شعبہ میں ہماری مدد فرما رہے ہیں۔ اراکینِ ادارہ احساسِ ممنونیت کے ساتھ انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آخر میں ہم اپنے تمام مہمان گرامی، مہمانانِ خصوصی صدر مجلس اور مقالہ نگار حضرات کا تہہِ دل سے سپاس گزار ہیں کہ وہ ہماری محفل میں تشریف لائے، ہماری عزت افزائی کی اور ہمیں تقویت بخشی۔ ہم ان حضرات کے بھی نہایت شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ مالی تعاون فرمایا (ان کی فہرست بھی مجلّہ میں ملاحظہ کی

جاسکتی ہے)۔

قارئین ذی وقار!

کسی ادارے کی کامیابی کی سب سے بڑی ضمانت یہ ہے کہ اسے مخلص اور ذی فہم افراد کی جماعت مل جائے۔ بحمداللہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی مجلسِ عاملہ کے جتنے افراد ہیں وہ محض اخلاص فی اللہ کے ساتھ ادارے کی خدمت کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں، تحدیثِ نعمت کے طور پر اس حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ صدر ادارہ سے لے کر مجلسِ عاملہ کے عام رکن تک کوئی ادارے سے اپنی خدمات کے بدلہ میں ایک پیسہ لینے کا روادار نہیں، نہ ہماری کوئی تنخواہ ہے نہ نذرانہ نہ کوئی الاؤنس، نہ ٹی۔اے۔ڈی۔اے حتیٰ کہ دفتری اوقات میں ہم کھانا پینا بھی اپنی جیب سے کرتے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک رضویات کے فروغ کے لئے اسفار کے اخراجات ہم میں سے ہر شخص خود اپنی جیب خاص سے اٹھاتا ہے۔ ہم اس انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

راقم آج ادارے کی ۲۵ ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے ان ساتھیوں کی رفاقت پر فخر محسوس کرتا ہے اور اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے فقیر کے دست بازو بن کر امام احمد رضا سلور جوبلی کانفرنس ۲۰۰۵ء کو کامیاب بنایا۔ راقم ادارے کے صدر ہونے کی حیثیت سے اس بات کا اعلان اور اعتراف کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ اگر ادارے کے جنرل سیکریٹری برادرم پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری زید مجدہٗ جو جامعہ کراچی کے شعبہ پٹرولیم ٹیکنالوجی کے صدر ہیں، اپنی شب و روز کی سرکاری مصروفیات سے اور نائب صدر برادر طریقت محترم حاجی عبد اللطیف قادری نوری زید عنایۃ اللہ الباری اپنی کاروبار حیات کے معروف ترین لمحات اور نجی مشغولیات سے ادارے کے لئے وقت نہ نکالتے تو اس ناچیز کے لئے اتنی عظیم دو روزہ انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد اور ۲۵ سے زائد کتب کی کمپوزنگ، تصحیح و اشاعت کا اہتمام امر محال تھا۔

راقم ان دونوں ساتھیوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اسی طرح ہمارے ادارے کے فنانس سیکریٹری جناب منظور حسین جیلانی صاحب زید عنایۃٗ ادارے کے لئے قیمتی اثاثہ ہیں۔ ادارے کے جوائنٹ سیکریٹری اور فقیر کے برادر حقیقی جناب سید ریاست رسول قادری سلمہ الباری بھی اپنی ناسازیٔ طبع کے باوجود ادارے کے لئے مالی وسائل مہیا کرنے میں خاصے فعال رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ادارے کی اسلام آباد شاخ کے ناظم اعلیٰ (چیئرمین) کے۔ایم۔زاہد صاحب کا ذکر نہ کرنا ناسپاسی ہوگی، انہوں نے ہندوستان سے مدعو اسکالرز اور علماء کے ویزہ کے لئے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور ساتھ ہی ان کے نائب جناب خلیل احمد شیخ صاحب نے بھی بھرپور مدد کی۔ راقم اپنے ان تمام ساتھیوں کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب افراد کو جزائے جزیل عطا فرمائے اور ہماری مجلسِ عاملہ کے جو افراد علیل ہیں انہیں شفائے کاملہ اور صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

کسی ادارے کا دفتری عملہ ادارے کے جسم کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم ادارہ کے کارکنان حضرات کا ذکر نہ کریں گے تو یہ نہایت ناسپاسی ہوگی۔ ادارہ کے کارکنان جناب حشام رضا، جناب عمار ضیاء، جناب رب نواز، جناب نوخیز ارسلان، جناب ریاض احمد صاحبان کا اور مولانا ندیم الاختر القادری نے گزشتہ تین ماہ سے شب و روز ایک کر کے کتب کی بروقت اشاعت کو ممکن بنایا ہے وہ ان حضرات کے خلوص وللّٰہیت اور کار رضا سے ان کی لگن کا آئینہ دار ہے۔ ہم اپنے ادارے کے محبین مولانا ندیم اختر القادری اور اظہر صاحب کے اور ساتھ ہی سافٹ ویئر انجینئر عمران صاحب کے بھی ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی سرکاری اور نجی مصروفیات سے وقت نکال کر ہمارے کام میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔

آج ہم اپنی ۲۵ ویں یوم تاسیس مناتے ہوئے جہاں خوشی اور

مسرت سے سرشار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے ہیں وہیں ہمارے دل ادارے کے سینئر اور بانی ممبر اور تاحیات نائب صدر حضرت مولانا محمد شفیع قادری حامدی علیہ الرحمۃ کی رحلت سے غمزدہ ہیں، کاش کہ آج وہ اس محفل میں ہوتے تو اپنی آنکھوں سے ہماری کامیابیاں ملاحظہ کرتے لیکن ہمارا ایمان ہے کہ انہوں نے ہم سے پردہ کیا ہے، ہم ان سے چھپے ہوئے نہیں ہیں، وہ یقیناً جنت الفردوس سے ہمارے کام کو ملاحظہ فرما کر آج شاداں وفرحاں ہوں گے۔ فقیر کی درخواست ہے کہ آج ہم ان کی بخشش اور درجات کی بلندی کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔

آخر میں راقم اپنے سرپرست اعلیٰ ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب حفظہ اللہ الاحد کے حضور نذرِ سپاس پیش کرتا ہے کہ انہوں نے روزِ اول سے ہر قدم پر ہماری رہنمائی فرمائی اور ہمیں مسلسل و مدام ترقی پر گامزن رکھا۔ یہ سچ ہے کہ ان کی دستگیری کے بغیر ہماری یہ برق رفتار ترقی ممکن نہ تھی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے اور ان تمام مذکورہ حضرات کو دنیا و آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

از کیمیائے مہر تو زرگشت روئے من
آرے بیمنِ ہمت تو خاک زر شود

ادارے کے محسنین

☆ حاجی زبیر احمد حبیب
☆ جناب اقبال قصباتی
☆ حاجی ولی محمد لشکر والے
☆ حاجی غلام محمد گلیکسو
☆ جناب سید منور علی صاحب
☆ جناب نثار احمد جاپان والا
☆ حاجی حنیف رزاق جانو
☆ جناب نثار احمد پراچہ
☆ جناب حاجی محمد امین برکاتی
☆ جناب محمد قمر صاحب
☆ حاجی محمد مجید پردیسی
☆ رشید اللہ قادری
☆ جناب نور محمد صاحب (چٹاگانگ، بنگلہ دیش)
☆ عبدالرزاق تابانی
☆ حاجی محمد عمر لشکر والا
☆ سہیل سہروردی
☆ جناب محترم حفیظ الرحمٰن خاں مرحوم
☆ جناب ڈاکٹر محمد سلطان قریشی
☆ جناب فرحت قادری صاحب
☆ حاجی اسلم آدم صاحب
☆ جناب سید اللہ راکھا
☆ جناب جمشید اسلم صاحب
☆ جناب سید لخت حسنین شاہ
☆ ابرار احمد خاں
☆ حنیف کالیا صاحب
☆ حاجی محمد علی بھلو (ڈھاکہ، بنگلہ دیش)
☆ حاجی جاوید احمد حبیب
☆ وسیم سہروردی
☆ حاجی عبدالعزیز چمڑے والے مرحوم
☆ اقبال بھنگڑا
☆ جناب محمد فاروق قصباتی
☆ حاجی عبدالرزاق جانو مرحوم
☆ جناب محمود صاحب
☆ جناب حاجی محمد رفیق احمد برکاتی
☆ جناب جاوید مظہر دار
☆ جناب حاجی حنیف طیب صاحب
☆ شیخ نسیم عالم
☆ ظہیر الحسن نعمانی

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت سبحانی میاں
محمد سبحان رضا خان
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ
متولی رضا مسجد رضا نگر محلہ سوداگران بریلی شریف

حجۃ الاسلام مولانا الشاہ محمد حامد رضا خاں رضی اللہ عنہ
مفتی اعظم مولانا الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں رضی اللہ عنہ
مفسر اعظم مولانا الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں رضی اللہ عنہ
قائد ملت مولانا الشاہ محمد ریحان رضا خاں رضی اللہ عنہ

Ph. 455624 Fax. 474627(0091-581) Mobile Number 9837169130 E Mail Subhani Mian@Yahoo.Co.in
E.Mail-alahazrat 786@rediffmail. Com. Website:www.ala-hazrat.org.

پیغام برائے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی (پاکستان)

یہ جان کر مسرت ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اس سال عرس اعلیٰ حضرت (اپریل ۲۰۰۵ء) کے موقع پر اپنا ۲۵ سالہ (سلور جبلی) منعقد کر رہا ہے۔ جس میں رضویات پر تحقیقی و تصنیفی امور انجام دینے والے اصحاب علم و قلم کو بھی مدعو کیا جا رہا ہے۔

فقیر اس موقع پر خاص طور سے ادارہ کے بانی عالیجناب سید ریاست علی قادری اور سابق سرپرست حضرت علامہ شمس بریلوی نیز رکن خصوصی الحاج محمد شفیع حامدی رحمۃ اللہ علیہم کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج محبت پیش کرتا ہے اور موجودہ سرپرست، ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، صدر ادارہ عالیجناب سید وجاہت رسول قادری، جنرل سکریٹری پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور تمامی اراکین بشمول میمن عبد اللطیف قادری وغیرہ کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور ادارہ کے کارناموں کو سراہتے ہوئے ''رضویات'' میں ایک سنگ میل تسلیم کرتا ہے۔

اللہ جل جلالہ ان سبھی حضرات کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال کرے اور مرحومین کو جنات عالیہ میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین
فقیر اپنی تمام تر نیک تمنائیں پیش کرتا ہے۔

فقیر قادری محمد سبحان رضا خاں سبحانی غفرلہ

Nabeera-e- Aala Hazrat Shahzada-e- Rehan-e- Millat, Maulana Subhan Raza Khan Subhani Mian
• Sajjada Nasheen Khanqah-e- Alia Razvia Nooria Rehania (Raza Nagar) 84,Saudagran, Street. Bareilly-243003(U.P.)

امام احمد رضا بین الاقوامی سلور جوبلی کانفرنس کے موقع پر محترم محمد اعجاز الحق وفاقی وزیر مذہبی امور، زکوٰۃ وعشر کا پیغام
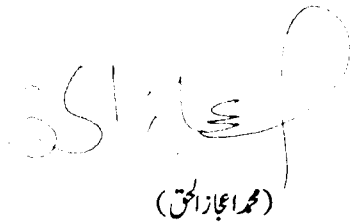
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی ومکرمی!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

مجھے یہ جان کے از حد مسرت وانبساط ہوئی ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا حسب سابق اس سال بھی، برصغیر اور عالم اسلام کے ممتاز عالم دین، مصنف، صوفی، مفسر قرآن وحدیث، فقیہ، مفتی اور شاعر بے بدل کی یاد میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت علامہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدۂ توحید اور فروغ عشق رسول ﷺ میں ایسی شاندار روایت کی داغ بیل ڈالی ہے جو رہتی دنیا تک عاشقان رسول ﷺ کے لئے مشعل راہ کا کام دے گی۔ آپؒ کا سینہ عشق رسول ﷺ کا گنجینہ تھا۔ آپؒ کے نعتیہ کلام کا ایک ایک مصرعہ بالیدگی روح کا باعث نظر آتا ہے۔ اصلاح احوال کے لئے حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ کلام اور تعلیمات کے فروغ کے لئے مساعی کرنا ہماری معاشرتی ضروریات کے لئے ضروری ہے۔ ایسی نابغہ روزگار عبقری شخصیت کی حیات اور تعلیمات سے احیاء کے لئے تقاریب کا منعقد کیا جانا نہ صرف اہل علم کے لئے بلکہ عامۃ المسلمین کے لئے راہبری اور رہنمائی کا بہترین سبب ہوتا ہے۔

میں ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کی انتظامیہ کو اس اہم کانفرنس کے انعقاد پر دلی مبارکباد دیتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ یہ حصول مقصد میں کامیاب ہو۔ (آمین)
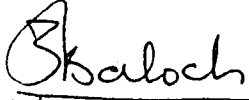
(محمد اعجاز الحق)

وفاقی وزیر مذہبی امور، زکوٰۃ وعشر

دُنیا بھر کے دینی اور علمی حلقوں کے لیے یہ بات بہت طمانیت بخش ہوگی کہ آپ کا ادارہ تحقیقاتِ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے سلسلے میں ایک بین الاقوامی سیمینار کا اہتمام کر رہا ہے۔ حضرت شیخ امام احمد رضا خاں بریلویؒ بلاشُبہ برصغیر کے اُن عظیم المرتبت علماء اور فقہاء میں شمار کیے جاتے ہیں جنہوں نے بہت مشکل وقت میں تعبیر وتفسیرِ قرآن کے حوالے سے ایسی خدمات انجام دیں کہ ساری دُنیا جن کا اعتراف کرتی ہے۔ اعلیٰ حضرتؒ نے علومِ اسلامی کے مختلف شعبوں میں برسوں پہلے جو تحریریں یادگار چھوڑی تھیں وہ آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اللہ کریم اور اُس کے آخری رسول احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے اُن کی بے پناہ محبت نے اُن کو اُس درجے پر فائز کر دیا تھا کہ جو آپ اپنی جگہ مثالیے کی حیثیت رکھتا ہے۔ بدلتے ہوئے عالمی تناظر میں صحیح معنیٰ میں اسلامی اقدار کی رُوح کو سمجھنے اور اُسے دُنیا کے سامنے پیش کرنے میں اعلیٰ حضرتؒ کی تحریریں بہت معاون ثابت ہوسکتی ہیں۔

میں آپ کی کانفرنس کی کامیابی کے لیے دُعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت شیخ امام احمد رضا خاں بریلویؒ کی تعلیمات سے استفادہ کرسکیں۔

Z Baloch

(زبیدہ جلال)

وفاقی وزیر

وزارتِ سماجی بہبود وخصوصی تعلیم

حکومتِ پاکستان

Justice ® AbduL Razak A. Thahim
FEDERAL MINISTER

D.O. No1(4)/2004-FM.
Government of Pakistan
Ministry of Local Government &
Rural Development
(Hajvairy Plaza, Blue Area)
Tele:(051)9203374
(051)9203375
Fax: (051) 9208424

Islamabad, the7th March, 2005

MESSAGE

I am delighted to learn that Idara-i-Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza is arranging an annual conference in commemoration of Imam Ahmed Raza Khan the great scholar and expert of Islamic jurisprudence. Such an effort is not only commendable but requires constant and sincere devotion to upheld the beacon of knowledge to benefit the Muslims of subcontinent.

Imam Ahmed Raza Khan had a vision for Muslims to take them out from inactive life to the dynamism of Islam. He excelled not only in Islamic jurisprudence but he had command over various branches of modern sciences. In fact he endeavoured to give new direction to the knowledge which focused not only on world affairs but spiritualism too.

Imam Sahib was an institution in himself, he was well versed with more than fifty branches of ulum and he has written countless books on various topics related to Islam, Fiqah, Jurisprudence, Science and Economics.
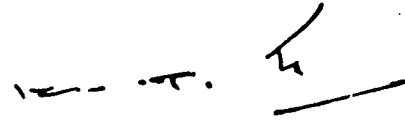
He envisioned the new role of Muslims in changing situation which was emerging after first world war in the subcontinent. Imam Sahib laid down foundation for economic prosperity and enjoined Muslims to keep pace with others in economic field so as not to be left behind in the struggle of life. He thwarted the designs of those who wanted to mix traditions of other religions with those for which Islam is clear about conduct of Muslims in this life.

Imam Sahib has though written countless books but translation of Quran stands out as his monumental work. His other works include those topics which are very much in demand, his fatwas are very much respected

in the Muslim Society because he was the man whose efforts were imbibed with love of Prophet (PBUH) and there was no grain of selfishness in them at the same time he has invited the Muslims to flock to the rallying point "The Love of Prophet".

The western world has also recognized the importance of this gigantic personality of subcontinent and has started research on his work. We Muslims should keep on benefiting from what he has done and from his call to one single point to unite, Shun the differences, learn to know the markable skills alongwith complete devotion to the Islam.

I wish this conference will focus on those issues which beset Muslims in present times and bring those aspects in limelight which could be of immense help to Pakistani people.

Justice (R) Abdul Razak A.Thahim

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

No.R-4/2005-164

Dated: 23.2.2005.

پیغام

خوشی ہوئی کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، مولانا احمد رضا خان بریلوی کی چھیاسویں (86) برسی کے موقعہ پر سلور جوبلی کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے اور اس موقع کی مناسبت سے ایک مجلہ بھی شائع کر رہا ہے۔

حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کی عظیم و جامع الصفات شخصیت تھے۔ آپ بیک وقت عظیم مصلح، مفسر، محدث، مفتی اور نعت گو شاعر و ادیب تھے۔

امام موصوف کے تبحر علمی اور وسعت فکری کے سامنے شعر گوئی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لیکن آپ نے شاعری کو برائے شاعری نہیں اپنایا۔ بلکہ مسلک حقہ، اور اپنے عشق رسول کے اظہار کا ذریعہ بنایا۔ آپ نے اپنے کلام میں شعر و ادب کے وہ موتی بکھیرے ہیں۔ جس کا جواب شاید دنیائے شاعری میں خال خال ہے۔

امام صاحب کی نعتیں عشق رسول ﷺ سے مرقع اور قرآن و حدیث کے مضامین کی تفسیر ہوتی تھیں۔ آج جامعہ کراچی سمیت کئی ملکی و بیرونی جامعات میں امام موصوف کی نعتیہ شاعری اور دیگر فنون سے متعلق تحقیقی مقالات لکھے جا رہے ہیں۔ اور جامعہ کراچی ہی سے ان کی علمی، دینی، تفسیری، فقہی خدمات پر پی ایچ ڈی کی اسناد دی جا چکی ہیں۔ ان کے حوالے سے تحقیقی کام جاری ہے۔

میں اس موقعہ پر منتظمین کانفرنس کو مبارک باد دیتا ہوں اور ان کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

(پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی)

دفتر شیخ الجامعہ، جامعہ کراچی، کراچی-۷۵۲۷۰، پاکستان
فون ۹۲۴۳۱۴۵ / ۹۲۴۳۱۹۷ فیکس ۹۲۴۳۲۰۳ ای میل vc@ku.edu.pk ویب سائٹ www.ku.edu.pk

حقیقت چھپ نہیں سکتی

عندلیب دربارِ نبوی علیٰ صاحبہ الف الف التحیۃ والصلوٰۃ والسلام امامِ زمان، حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ابھرتی سنورتی اور چمکتی جارہی ہے ہر آنے والا سورج اس آفتابِ علم وفضل کی نئی سے نئی کرنیں دیکھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہورہا ہے، جیسے جیسے ان کے عظیم ومنفرد علمی کارنامے دنیا دریافت کررہی ہے اسی رفتار اور اسی مقدار سے ان کی شخصیت بھی نمایاں ہوکر دنیا کے سامنے آرہی ہے۔ ایک وقت تھا جب برِ صغیر پاک وھند کے اہل علم سے بھی یہ علمی کارنامے پوشیدہ تھے مگر اب تو عالم عرب وعجم کیا مشرق ومغرب کی دانشگاہیں، جامعات اور سکالرز بھی ان کے علمی مقام سے آگاہ ومعترف ہیں، عالم اسلام کی قدیم دانشگاہ اور قبلۂ علم وفضل الازہر یونیورسٹی مصر جیسی مؤخر ومحترم جامعات میں بھی ان کے علمی وادبی کارنامے بحث وتحقیق کا موضوع ہیں، ایم اے اور ڈاکٹریٹ کی سطح کے مقالات لکھے جارہے ہیں، مصر وعراق اور شام کے اھل علم ان کے علمی کارنموں پر کتابیں لکھ رہے ہیں اس کے علاوہ انگریزی زبان میں بھی ان کی شخصیت اور علمی کارناموں سے دنیا متعارف ہوچکی ہے اور یہ سلسلہ مزید آگے بڑھتا نظر آتا ہے۔

چشم فلک ایک مدت سے حیرت سے یہ دیکھتی رہی ہے کہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شخصی اور علمی مقام سے دور کی دنیا کی تو بات ہی الگ ہے خود اپنے بھی ان سے آگاہی سے محروم رہے اور یوں ایک بیمثال عالم وفاضل کی حق تلفی ہوتی رہی، مخالف تو ان کی شخصیت اور علمی مرتبے کا اعتراف کیا کرتے اپنے بھی اپنی جہالت اور نالائقی کے باعث اس سے غافل وبے خبر رہے، ابھی تک تو صرف ان کے فقہی واجتہادی مقام اور عربی زبان کے شاعر، ادیب اور عالم کی حیثیت سے عرب وعجم آگاہ ہوسکے ہیں دیگر علوم وفنون میں ان کی مہارت اور کمال کو اُجاگر کرنا ابھی باقی ہے، ان کی عربی شاعری اور ادب پر حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری اور ان کے صاحبزادے مولانا ممتاز احمد سدیدی الازہری صاحبان کے علاوہ مصر عراق کی جامعات اور علمی اداروں میں بھی کام ہوا ہے مگر فارسی اور اردو میں ان کے شعری کمالات سے عرب دنیا واقف نہیں راقم کی نگرانی میں شاگرد عزیز شاھد نورانی نے اعلیٰ حضرت کی صرف عربی شاعری پر جو ڈاکٹریٹ کا مقالہ لکھ کر پنجاب یونیورسی لاھور سے ڈگری حاصل کی ہے اس کی ضخامت ڈیڑھ ہزار صفحہ ہے!! ضرورت ہے کہ ایسے علمی کام شائع ہوکر دنیا کے سامنے لائے جائیں، بحیثیت فقیہ ومجتہد اور دیگر علوم وفنون میں ان کے علمی کارنموں پر الگ الگ سے تحقیق ابھی باقی ہے لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ جس دن ان کی محنت اور عشق مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت سے عرب وعجم واقف ہوگی وہ دن عشاق ومحبان مصطفیٰ ﷺ کے لئے یوم عید ہوگا اور دنیا حضرت مولانا امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصل مقام ومرتبہ سے آگاہ ہوگی!

بہر حال وہ وقت اب گذر گیا جب ان کے نام سے رزق کمانے والے بھی ان کے مقام سے غافل تھے مخالفوں نے تو ان کی شخصیت کو بدنام کرنا اور مقام پر پردہ ڈالنا ہی تھا مگر حقیقت کو کب تک چھپایا جاسکتا ہے، اس نے تو ایک نہ ایک دن دنیا کے سامنے آنا ہی ہوتا ہے خدا کا شکر ہے کہ اسلامی دنیا اب نیم خواندہ متعصب فتویٰ بازوں کے ہاتھ سے نکل کر علم ومعرفت کی روشنی میں آرہی ہے، تعصب کے پردے پھٹ رہے ہیں اور حقیقت سے ناآشنا اور منکرین سب اعترافِ حقیقت پر مجبور ہورہے ہیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی ایک نہایت پروقار شخصیت کی حیثیت سے دنیا میں متعارف ہوچکے ہیں، کیا خوب کہا حضرت لسان العصر اکبرالہ آبادی نے ؎

نگاہیں کاملوں پر پڑہی جاتی ہیں زمانے کی
کہیں چھپتا ہے اکبر پھول پتوں میں نہاں ہوکر؟

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
سابق ڈین/ پرنسپل اورینٹل کالج
پنجاب یونیورسٹی، لاھور

شعبۂ اردو، جامعہ کراچی

Department of Urdu, University of Karachi

تاریخ: ۱۷/ مارچ ۲۰۰۵ء

مراسلہ نمبر: ______

یہ مسلمہ قول کہ:

صحبت صالح ترا صالح کند ___ ہماری ساری اخلاقیات، روایات اور ہمارے ملی و قومی مزاج کو متعین کرنے، سمجھنے اور توسیع دینے کے لیے ایک محرک و بنیاد کہا جا سکتا ہے۔ ہمیں یہ صحبت ذاتی قرب یا راست و بالشافہ استفادے سے میسر آ سکتی ہے ___ یا اس شخصیت کے بالواسطہ ذکر، اس کے خیالات و افکار یا اس کے شغل و اشغال کے مطالعے سے حاصل ہوتی ہے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی ہمہ جہت شخصیت اپنے خیالات و افکار کی وسعت، اپنی علمی و فقہی خدمات کی اثر آفرینی ___ اور اپنی علمی فضیلت کے باعث علمائے برعظیم میں، اپنے دور میں، ایک امتیاز و انفرادیت کی حامل رہی ہے۔ ان کی فکر اور ان کی علمی خدمات نے اپنے عہد اور اپنے بعد کی دو نسلوں کو اس طرح متاثر کیا ہے کہ ہمارا معاشرہ، ہماری سیاست اور ہماری مذہبی و علمی تاریخ ___ سب ہی نے ان سے بے پناہ اثرات قبول کیے ہیں۔ ان اثرات کی اثر آفرینی اور ان کی توسیع اور ان کے فروغ میں آج جس طرح "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا خاں......" مستعد و سرگرم ہے ___ یہ اس کا فیض ہے کہ مولانا احمد رضا کی فکر اور تحریک برعظیم کو سیراب کرتی ہوئی ___ اب اپنے عالمی مستقر کی طرف رواں دواں ہے اور ہر جگہ اپنے اثرات سے ایک عالم کو اپنی جانب متوجہ کر رہی ہے۔

یہ مساعی، جن میں "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا خاں....." سرگرم و فعال ہے ___ قابلِ رشک اور قابلِ تحسین و مبارک باد ہیں ___ اور جو اپنے جذبہ و عمل کے باعث یقیناً مستقبل میں مزید وسعتوں اور کامیابیوں سے ہم کنار ہو گی۔

نیک خواہشات کے ساتھ

(دستخط)

پروفیسر ڈاکٹر معین الدین عقیل

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله المحيط بخفيات العيوب.المطلع على سرائر القلوب ، المختص برحمته كل محبوب.

والصلاة والسلام على سيدنا محمد طبيب القلوب ،وعلى آله وصحبه أجمعين.

وبعد: السيد رئيس المركز الدولي لبحوث الإمام أحمد رضا القادري (قدس الله سره)

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

يسعدني ويشرفني أن أكتب لجنابكم الكريم ،مقدراً لكم (والعاملين) عظيم الجهد على ما تقومون به من خلال إحياء ذكرى الإمام العظيم ، والتعريف بجهوده المتميزة في البحث الفقهي (حنفيا كان ومقارنا)

وإنني أعتذر لكم عن حضور هذا المؤتمر – على أن أكون بينكم في مؤتمرات آتية بعون الله تعالى– نظرا لأنني منهمك في إنهاء مرحلة الدكتوراه في الفقه الحنفي في جامعة الأزهر الشريف بالقاهرة.

إنني أحيي جهودكم والحاضرين للمؤتمر ، راجيا من الله تعالى أن يكون مؤتمرا ناجحا كما تحبون ويحب فقهاء الحنفية في العالم الإسلامي ،كما أتمنى أن تفيدوني بما يطبع من كتب جديدة للإمام العظيم لأهميتها القصوى في الفقه الحنفي في ثوبه المعاصر

وإنني أقدم لكم عنواني:

الجمهورية اللبنانية – محافظة البقاع الغربي – قضاء راشيا – بلدة بكة – منزل الشيخ وفيق بن محمد حجازي ٠٠٩٦١٨٥٢٥١١٥-٠٠٩٦١٨٥٢٥٣٠٥-٠٠٩٦١٨٥٠٦٩٠٢

في مصر (مؤقتا)القاهرة – مدينة نصر – الحي السابع– ش ابن الرومي – عمارة ٣٤ شقة ٦ هاتف ٠٠٢٠٢٤٠٣٨١٤٥-٠١٠٣٩١٦٧١٩

بريد الكتروني:-shwafikmh@hotmail.com* drwafikmh@yahoo.com

الشيخ وفيق بن محمد حجازي الحنفي اللبناني

باحث دكتوراه في الفقه الإسلامي جامعة الأزهر الشريف بالقاهرة

مدير معهد الدراسات التخصصية الشرعية

مدير مركز الدراسات الأكاديمية

مدير مركز القصواء للغات والكمبيوتر

بسم الله الرحمن الرحيم

Dr. Hazem Mohammad Ahmed
Lecturer in Urdu dep.
Faculty of Languages and Translation
Al-Azhar Universty
Nasr City, Cairo, Egypt
Tel. Home : ۷۵۸۳۱۷۱
Mobil : ۰۱۰۵۲۷۶۳٤
Tel. Work : ۲٦۱٥۲۳۷ - ۲٦۱٤۹۷۲
Fax : ۲٦۳۸۰٤۳
E.Mail : drhazem۲۸@hotmail.com

دكتور حازم محمد أحمد
مدرس الأردية وآدابها
كلية اللغات والترجمة
جامعة الأزهر
مدينة نصر . القاهرة . مصر
هاتف المنزل : ۷۵۸۳۱۷۱
الهاتف المحمول : ۰۱۰۵۲۷٦۳٤۸
هاتف العمل : ۲٦۱٥۲۳۷ . ۲٦۱٤۹۷۲
فاكس العمل : ۲٦۳۸۰٤۳
البريد الإلكتروني :

رسالة تأييد

إلى المؤتمر الدولي للإمام والأديب العالمي أحمد رضا القادري

فضيلة الشيخ العلامة السيد وجاهت رسول القادري ، المحترم
رئيس المركز الدولي للإمام والأديب العالمي أحمد رضا القادري ورئيس المؤتمر
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ، أما بعد ،

فيطيب لي أن أتقدم بخالص التهنئة بمناسبة انعقاد مؤتمركم الدولي للاحتفاء باليوبيل الفضي لمركزكم الموقر : المركز الدولي لبحوث الإمام احمد رضا القادري ، وإحياء ذكرى الإمام الجليل "أحمد رضا القادري" .

ومما لا ريب فيه أن مركزكم الموقر قام — وما يزال — بدور ريادي ، ونجح نجاحا منقطع النظير في خدمة دراسات وفكر الإمام الجليل والأديب العالمي "أحمد رضا القادري"، ليس في باكستان وحدها ، بل امتد إلى العديد من بلدان العالم الإسلامي الكبير ، وكذا بلدان عدة في العالم الغربي .

ولا يخفى أن هذا النجاح المنقطع النظير ، كان خلفه — وما يزال — علماء أعلام أجلاء ، لم يدخروا جهداً ولا وقتا ولا مالاً ، بهدف نشر الفكر الإسلامي المستنير ، ودعوة الوسطية والتسامح ، التي صار على نهجها الإمام والأديب العالمي "أحمد رضا القادري" .

وبهذه المناسبة العطرة نرسل تحية إجلال وطاقة من زهر إلى :

مولانا فضيلة الأستاذ الدكتور / محمد مسعود أحمد ، المحترم
راعي المركز الدولي لبحوث الإمام أحمد رضا القادري .

وتحية إجلال إلى :

مولانا فضيلة الشيخ / وجاهت رسول القادري ، المحترم
رئيس المركز الدولي لبحوث الإمام "أحمد رضا القادري" .

وتحية إجلال إلى :

فضيلة الأستاذ الدكتور / مجيد الله القادري ، المحترم

السادة/ إدارة تحقيقات الإمام أحمد رضا بكراتشي المكرمين

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد .

لا يخفى على سادة الأمة الإسلامية بأن " إدارة تحقيقات الإمام أحمد رضا العالمية" بكراتشي تؤدي دورا فعاليا لنشر تعاليم وأفكار شيخ الإسلام والمسلمين الإمام أحمد رضا خان البريلوي – قدس الله تعالى سره–

إن الإمام أحمد رضا خان البريلوي كان من عباقرة الزمان وجهابذة عصره ومن الشخصيات البارزة الذين قاموا بتأدية الخدمات الجليلة لنشر التعاليم الإسلامية وفق كتاب الله عز وجل وسنة رسوله– ﷺ– بمؤلفاته القيمة، ويبلغ عددها إلى نحو ألف. ولكل منها أثر كبير. وبذل هذا الإمام قصارى مساعيه في قمع البدع والمناكير الشائعة. وأرشد الأمة إلى الطريق السوي والسداد، وأنفق في هذا السبيل نفسه ونفيسه لابتغاء وجه الله سبحانه وتعالى ومرضاة سيدنا الحبيب المصطفى – عليه التحية والثناء–

ومن دواعي الفرح والسرور أن إدارة تحقيقات الإمام أحمد رضا بكراتشي تطبع البحوثات والمقال العلمية حول شخصية هذا الإمام الكبير وتعاليمه منذ سنوات وتوزع بين العلماء والكتاب والباحثين في العالم أجمع. وأنها تصدر مجلة " معارف رضا " الشهرية، وتصدر العدد الخاص لهذه المجلة في نهاية السنة، تحتوي على بحوثات علمية ومقال قيمة.

ونسأل الله عز وجل إثمار جهود ومساعي هذه الإدارة المؤقرة وإعطاء سادتها جزيل الأجر والثواب في هذه الدار وفي الأخرة حسن المآب، ويوفقها ويوفقنا جميعا لما فيه خير الإسلام والمسلمين وهو خير موفق وخير معين، بجاه طه ويس، صلى الله تعالى عليه وآله الطيبين وأصحابه الميامين. آمين.

٢٠٠٥/٠٣/٣٠م　　　　　والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ضياء المصطفى القصوري

الكلية الحكومية– تاؤن شب– لاهور

رسالة التهنئة الخالصة للمؤتمر العالمي السنوي في ذكرى الإمام أحمدرضاخان

لأعضاء مجمع بحوث الإمام أحمدرضاخان (العالمي) كراتشي - باكستان

ومن الصعب الكتابة باختصار عن شخصية متعددة الجوانب تملأ مكانا واسعافي مجال الدين والأدب والحياة القومية،والذي يعنينا هنا هو الشيخ أحمد رضاخان البريلوي الهندي رحمه الله تعالى .

وهو إمام مجتهد،وفقيه فيلسوف وموسوعي الثقافة والعلوم والداعية الإسلامي الذي تأتي له التبحر في العلوم الإسلامية والعربية كافة والتضلع من لغات الشعوب الإسلامية وآدابها خاصة فضلا عن كونه شاعرا مجيدا،وله ثلاث دواوين شعرية باللغات الأردية والفارسية والعربية،وله باع طويل في نظم المدائح النبوية بهذه اللغات وهويعد قدوة وأميرا لشعراء المديح النبوي في عصره .

والجدير بالذكر أن الباحثين والدارسين في الجامعات المختلفة نالوا شهادات الدكتوراه والماجستير حول شخصيته وثقافته العلمية والأدبية،وهذا العمل يستمر إلى أن بعض أعماله الجليلة تنتظر إلى البحث والتحقيق المزيد فمسؤوليتنا أن نهتم بالبحث والكتابة والطبع والنشر على المستوى العالمي .

وتقديرا للدور الذهبي الذي قام به مجمع بحوث الإمام أحمدرضاخان (العالمي) كراتشي - باكستان في إطار رسالة الشيخ أحمد رضاخان وتطور دراساته وخدماته في مجالات الحياة المختلفة بعقد الندوات والمؤتمرات السنوية وإصدار مجلة شهرية "معارف رضا" وطبع مؤلفاته ونشرها في أقطارالعالم من ربع القرن.

ومازال هذا المجمع في هذاالسبيل يتقدم خطوة خطوة لكي يقدم للأمة الإسلامية صرحا علميا شامخا يتغنى به الدهر ويرعى على هذا المجمع صاحب المعالي فضيلة الدكتور محمد مسعود أحمد المجددي ويرأسها صاحب السمو فضيلة الشيخ السيد وجاهت رسول القادري .

وبمناسبةعقدالمؤتمر العالمي السنوي في ذكرى الشيخ أحمدرضاخان و ۲۷ویں سالانہ لهذا المجمع بالدورالذهبي في نشر تعليماته في العالم - أنا أتشرف بتقديم أسمى آيات التهاني وأخلص الأماني إلى جميع أعضاء هذا المجمع - الذين بذلوا جهودا جبارة ومشكورة في ترسيخ دعامة هذا المجمع وتقوية برامجها المتطورة حول علم من أعلام المسلمين ونشر دراساته التعلمية والدينية والأدبية في مختلف أنحاء العالم حتى أن تم فيه ربع القرن بالخير والنجاح الكامل.

وأسأل الله العظيم أن يبارك في هذا المجمع.

مع خالص تمنياتي بالتوفيق والنجاح

الحافظ محمد ظفر إقبال الجلالي

طالب: المرحلة العالمية (دكتوراه)

بالجامعية الإسلامية العالمية بإسلام آباد - باكستان

إسلام آباد باكستان.

١٦-٣-٢٠٠٥م

صاحب المعالى السيد وجاهت رسول القادرى

ر ئيس مجمع بحوث الإمام أحمدرضاخان (العالمى)

كراتشى- سنده- باكستان.

تحية خالصة ومباركة-

أرجو أن تكون فى أسعد حال من حياتك بمشية الله سبحانه وتعالى

وبعد: فإن الفرحة قدضاعفت حينما علمت أن المجمع سيعقد المؤتمرالعالمى السنوى فى ذكرى الشيخ الإمام أحمدرضاخان رحمه الله ،ويهتم بالعيد الفضى فى هذه السنة بعد أن تم ربع القرن من عمره بالنجاح الباهر. فأردت أن أتشرف بتقديم التهانى الحارة بمناسبة المؤتمرالعالمى والعيد الفضى لرئيس المجمع ولجميع أعضاءه الذين بذلوا جهد المستطاع فى نشرأفكار الشيخ المستقيمة، وتبليغ تعليماته إلى عامة الناس ،وتشجيع الباحثين على تحقيق كتبه ،واقتراح الموضوعات لهم ،وترشيح جوانب الكلام عنه .وهذا هو مانسميه بحب السلف الصالحين أو بحب العلم والعلماء وهومن أمردينا.

فأسأل الله أن يقدر للمجمع تسجيل الخطوات إلى الأمام كل يوم ،ويفرغ على أعضاءه الاستقامة والرصانة، ويقبل أعمالهم ويصلح أحوالهم . (آمين بحق سيد المرسلين)

مع تمنياتى الطيبة ودعواتى الصالحة والسلام مع ألف إكرام

الحافظ محمدأسلم الجلالى

طالب:المرحلة العالمية(الدكتوراه)

كلية اللغة العربية

الجامعة الإسلاميه العالمية

إسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغام بمناسبت تکمیل بست وپنجمین سال
خدمات اداره تحقیقات امام احمد رضا

امام احمد رضا یک شخصیت برازنده اسلام

امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ یکی از فضلاء اجلہ وعلماء ادلہ اند کہ خداوند قدوس جل وعلا
کار تجدید اسلام در نیم قارہ ہند کبیر بوجود پاکیزہ ایشان ابراز نمود و یکی از متصوفہ
عالیشان بودند کہ سعی شریعت مطہرہ وعمل بالسنۃ را بر محض طریقت غالب متعارف ساخت
وآن تصوریکہ در مورد جدائی نہر طریقت از بحر شریعت از دست بعض جہال بوجود آمدہ بود
آن را بدلائل قاہرہ وحجج باہرہ تردید فرمود وبہ عالم روشن گردید کہ کل حقیقۃ ردتہ الشریعۃ
فہی زندقۃ۔
کارنامہ ہای راکہ این عالم فقیہ انجام دادہ از حصر وقصر وعد وحد بیرون اند
وآن مقابلہ ومبارزہ راکہ علیہ عقائد خرافی اہل بدعت وضلال تشبیہ وتجسیم
نمودہ سزوار آن ست کہ بمداد ذہب بر ورق زرین نقش سینہ اہل اسلام
گردد وآن تصانیفی راکہ بخاطر دفاع از حریم مقدس اسلام، ورد اسئلہ مستفتیان.
ودیگر بواعث علمی تالیف فرمودہ باید کہ اصول آنہا را محفوظ داشتہ شود
ونقول مخطوطات آنہا بہ جامعات دول عالم ومراکز تحقیقات اسلامیہ ارسال شود
وبزبان ہای زندہ جہان امروز شود تا در سراسر جہان نامشان زندہ وفیض ایشان
جاری وساری گردد واخیراً ان پیغامیکہ بخواہم کہ در خدمات تان عرض کنم این است
کہ چونکہ اصل تعلق این فضیلت مآب بمقر عزنی بود لہذا می باید کہ کتب حضرت والا بفارسی
وپشتو ترجمہ تاکہ علماء وعوام این مناطق از علوم حضرت امام مستفیض گردند.
وخدمات ادارہ تحقیقات امام احمد رضا در ظل عنایات حضرت داکتر پروفیسور محمد مسعود احمد صاحب
ومساعی شبانہ روز حضرت مخدوم صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب ودیگر معاونین
لائق ہزار تحسین وستائش بسیار قرار میگیرند

بندہ محمد ذاکر اللہ الکوزی صدال
مہتمم جامعۃ عبداللہ ابن مسعود
کمر جلال آباد۔ افغانستان

تاریخ 22-3-2005

اخی المکرم جناب صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری زید مجدہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) نے محترم جناب سید ریاست علی قادری علیہ الرحمہ کی قیادت میں جس علمی و تحقیقی سفر کا آغاز کیا تھا الحمد للہ آپ کی سرپرستی میں وہ اپنے سفر کے پچیس سال کامیابی سے مکمل کر چکا ہے کسی ادارے کا استقامت کے ساتھ اس طرح اپنے مشن کو جاری رکھنا یقیناً اس کے اراکین کی بے لوث اور انتھک محنت کا نتیجہ ہے ورنہ بہت سے ادارے وجود میں آئے اور ختم ہو گئے لیکن ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے ان پچیس سالوں میں جو علمی و تحقیقی خدمات انجام دی ہیں وہ قابل تعریف بھی ہیں اور قابل تقلید بھی۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی کے ساتھ عمر طویل عطا فرمائے اور ادارے کو مزید ترقیات اور کامیابیاں عطا فرمائے آمین بجاہ نبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

= والسلام مع الاکرام =

فقیر ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد
فردوس کالونی کراچی

۷۸۶
۹۲

رضاءُ المصطفیٰ اعظمی عالم، حافظ، قاری

خطیب نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ، بندر روڈ۔ کراچی ۲

نائب صدر۔ ورلڈ اسلامک مشن، صدر، ورلڈ اسلامک مشن پاکستان برانچ، مہتمم:۔ دارالعلوم نوریہ رضویہ

فون دارالعلوم: 580369 - 5875421 رہائش: 6638037 - 6638032

پیغام برائے امام احمد رضا سلور جوبلی کانفرنس ۲۰۰۵ء

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے فاؤنڈر جناب سید ریاست علی قادری صاحب اور جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب اور جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے جو علمی، تاریخی اور سیمیناری خدمات مسلسل انجام دی ہیں وہ تمام عالمِ اسلام و اہلسنت کیلئے ایک روشنی کا مینار ہے۔ ماہ بماہ مسلسل مجلّہ کی اشاعت ادارے کیلئے قابلِ تحسین ہے۔ اس موقع پر امام احمد رضا فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور ان کے علمی کارناموں [illegible] خدمات کو عالمی سطح پر روشناس کرانے کیلئے محترم جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب اور ان کے تمام رفقائے کار کا میں دل کی گہرائیوں کے ساتھ شکر گزار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو ربِ کریم فیضِ رضا جاری کرنے کیلئے ہر طرح سے ہمت اور توفیق عطا فرمائے (آمین)

رضاء المصطفیٰ اعظمی

قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی خطیب
نیو میمن مسجد، بولٹن مارکیٹ، کراچی ۲

کوکب نورانی را احمد شفیع

زمزمۂ رضا

ایک شخصیت ہے جیسے "اعلیٰ حضرت" علیہ الرحمۃ کی، جو اپنے نام سے زیادہ اپنے اس لقب سے جہاں بھر میں مشہور ہی نہیں محبوب و محترم بھی ہے۔ ہر ملک، ہر زبان میں ان کا تذکرہ ہوتا رہا ہے۔ کیوں نہ ہو کہ ان کے نام اور ان کے کام کا تمام تر انتساب پیارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات و صفات سے ہے۔ ان کی زبان و قلم اور فکر و دانش بھی نبی ہی کی رضا کے لیے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مومن و مسلم کو وہ بھی پیارے ہیں، کیوں کہ پیارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری باتیں پیار سے کرنا ہی ملکۂ سخن کی شان ہی عطا کرتا ہے اور ایسے سخن ور ہی سے بھاتے ہیں۔ ایسے لوگ ہی وہ کام کرتے ہیں جو "انھیں" راضی کرتے ہیں اور ان کا نام (رضا) ٹھیک ہوتا ہے۔

پیارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے معبود کریم اللہ جل شانہ نے اپنی ذات و صفات کا آئینہ بنایا۔ جس کسی نے حسنِ الوہیت کے اس جمیل و جلیل مظہر کامل کو اپنے قلب و جاں کا قبلہ بنایا" اس کا چرچا بھی خوب ہوا۔ اعلیٰ حضرت، مجدد دین و ملت، امام اہل سنت، مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حبِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی میں مرتبت پائی، عظمت و محبتِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیان میں اپنی ہر توانائی لگائی اور وہ بلاشبہ "عبد المصطفیٰ" ثابت ہوئے، دنیا نے انھیں مانا۔ ان کے ایمان و یقین کے شاہکار وہ افکار ثابت ہوئے کہ تقریباً ایک صدی سے وہ رسالوں کا عنوان ہیں۔ مستزاد یہ کہ یہ رسالے سمتوں میں پھیلے اور بے حد مقبول و محترم ہو رہے ہیں۔

"ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (انٹرنیشنل)" کا سفر ابتداء ہی سے خوب تر رہا۔ ہر مرحلے پر انھیں نئے ولولے اور سرشاری سے واسطہ رہا۔ نیت کے خلوص اور پیہم عمل کا کامیابی سے تعلق گہرا ہے۔ لگن سچی ہو تو سفر رکتا اور مسافر تھکتا نہیں۔ 25 برس کے اس سفر میں ان کے عزم نے بہت سی منزلیں طے کی ہیں۔ یہ سفر محنتوں اور محبتوں سے عبارت ہے، روشنی اور خوشبو کا حوالہ ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ اس ادارے نے اپنے سفر کی ربع صدی کی تکمیل پر عالمی کانفرنس کے انعقاد اور یادگار مجلّہ کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ اللہ کریم جل شانہ ان کی محمود کاوشیں قبول فرما کر ملت کے لیے نافع و مفید بنائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرقوم: ۱۲؍ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ

فقیر کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ

کوکب نورانی اوکاڑوی
۵۳- بی سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی- کراچی فون: 452 53 43
452 13 23

Ph No. (05923) 230119

RAZA-UR-RAHMAN AKIF SAMBHALI

M.A., Moallim (Aleeg) Urdu Calligraphist (Delhi)

RESEARCH ASSOCIATE & JOURNALIST

رضاءُ الرحمٰن عاکف سنبھلی

ایم۔اے، معلّم (علیگ) اردو کیلیگرافسٹ (دھلی)

ریسرچ ایسوسی ایٹ اینڈ جرنلسٹ

میرے بھارت کی شان ہے اردو ٭ کتنی پیاری زبان ہے اردو ۔ عاکف

پیغام تہنیت ۔

بسمہٖ تعالیٰ

Ref. از طرف: ڈاکٹر رضاء الرحمٰن عاکف سنبھلی۔ محلہ میاں سرائے سنبھل ضلع مرادآباد یوپی انڈیا

Date 6-3-2005

برائے: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی، پاکستان۔

قابلِ فخر اقدام

اطلاعات کے مطابق "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا" اپنے قیام کے ۲۵ برس مکمل ہونے پر سلور جوبلی تقریبات (جشن سیمیں) منا رہا ہے۔ اس موقع پر ادارے کی جانب سے منعقد ہونے والے پروگراموں کی تفصیل نہایت ہی خوش آئند اور قابل فخر و ستائش ہے جس کے تحت برصغیر کی ایک نہایت ہی اور اپنے علمی کارناموں کی بنا پر نہایت منفرد شخصیت جس نے نہ صرف اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی بلکہ اپنے عہد کے فتنوں کا زبردست رد فرمایا اور مضبوط دلائل اور عظیم جرأت کے ساتھ مخالفین کا ناطقہ بھی بند کر دیا۔ یقیناً اس شخصیت کا نام ہے جس کے نام سے نہ صرف برصغیر بلکہ عالم گونج رہے ہیں۔ ادارے قائم کئے جا رہے ہیں اور اس دور کے اس عظیم مفکر اور لاثانی محقق اور فخر السادات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے مداح کے عدیم المثال کارناموں کو منظر عام پر لایا جائے جو آج بھی اسلامی دنیا کا زبردست اور عدیم المثال مذہبی و علمی سرمایہ ہیں۔

عصر حاضر میں الحاد و گمراہی جس تیزی اور افسوسناک طریقے پر عالم انسانیت کو تباہ و برباد کئے ڈال رہی ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ مذہب حق اور دین متین کی صحیح تعلیمات کو عام کیا جائے اور اسلام کے سچے علمبردار اور رحمۃ للعالمین کے عاشق صادق، دین حنیف کے مبلغ اور بدعات و خرافات کے حقیقی دشمن کے ادا کئے گئے کارناموں کی روشنی میں اسلام مخالف نظریات کا سدباب کیا جائے جنہوں نے نہ صرف مذہبی بلکہ فلسفہ، سائنس اور عقلیت و دلائل سے دین حق کا صحیح دفاع کیا۔ اور علم و ہنر کے جوہر دکھا کر دشمنوں کی قلعی پوری طرح کھول دی ہے۔ خواہ وہ فلسفے کے ملحدانہ نظریات کی شکل میں ہوں یا سائنس کے دور از حقیقت مفروضوں کی شکل میں۔

لائق مبارکباد ہیں اور قابل ستائش بھی "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی، پاکستان" کے کارکنان جنہوں نے اپنی توجہ دین اور حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت، عاملِ کامل، فخر الاماثل، تاجدارِ اہلسنت، پیکر عزم و استقامت، مجدد عصر و عظیم محقق، منبع علم و فن یعنی حضرت علامہ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز و علیہ الرحمہ کی تعلیمات و خدمات کو عام کرنے کا بیڑہ اٹھایا اور اپنے اس عظیم مقصد کو اس وقت وہ "امام احمد رضا" کی نسبت سے عظیم الشان جشن سیمیں منعقد کرنے کا اعزاز حاصل کر رہے ہیں۔

راقم الحروف خود "روہیل کھنڈ یونیورسٹی بریلی" سے اعلیٰ حضرت کے فقہی کام پر (Ph.D.) کر رہا ہے۔ اس مناسبت سے اعلیٰ حضرت سے بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے۔ کی جانب سے ادارہ کے جملہ ممبران، اراکین اور دیگر متعلقین کو تہہ دل اور صمیم قلب سے سپاس و تہنیت پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اور خداوند قدوس کی بارگاہ میں دست بدعا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے تمام پرستاروں کو اس عظیم عمل کو قبول فرمائے اور راہبری و حوصلہ عطا فرمائے اور اپنے اولوالعزم ارادوں کو بحسن و خوبی انجام تک پہونچا سکیں۔ (آمین)

نیاز کیش ـــ رضاء الرحمٰن عاکف سنبھلی، میاں سرائے سنبھل ضلع مرادآباد۔ یوپی، انڈیا۔

Resi. : Mian Sarai, Sambhal-244302 Distt. Moradabad U.P. INDIA

رہائش: محلہ میاں سرائے سنبھل ضلع مُرادآباد۔ یوپی ۲۴۴۳۰۲

Dr. F. R. Sharar Misbahi

Ex. Reader Dept. of Medicine
Tibbia College (Delhi University)
Member:
Al-Jamiatul Ashrafia, Mubarakpur.
Gen. Secretary
All India Unani Tibbi Congress

Address:
Principal Kothi
A & U Tibbia College
Karol Bagh, New Delhi-5
Phone:
College: ~~524180~~
Hospital: 7776499
~~Res.: 7530353~~
(011) 23638353

Ref.: 542/K
Date: 12.03.2005

پیغام

''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل'' کی طرف سے ''امام احمد رضا سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس'' کے انعقاد اور ایک وقیع مجلّہ کی اشاعت کے لئے میری طرف سے ادارہ کے جملہ متعلقین کو پرخلوص مبارک باد۔

امام احمد رضا کے فکر وفن کے تعلق سے یوں تو ہندو پاک کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی تحقیق اور ریسرچ کا کام ہورہا ہے لیکن ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل'' کی کارکردگی کی اپنی الگ شناخت ہے

مجھے امید ہے کہ یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا اور حضرت امام کے علم وفن کے کئی گوشے جو ابھی مزید تحقیق اور ریسرچ کے طالب ہیں ان پر غیر جانب داری سے کام کیا جائے گا۔

بملاحظہ: عالی جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب بالقابہ
صدر: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل
کراچی (پاکستان)

مخلص
محمد فضل الرحمن شرر مصباحی
یکم صفر المظفر ۱۴۲۶ھ
۱۲ر مارچ ۲۰۰۵ء

نعمانیہ بلڈنگ، اندرون ٹیکسالی گیٹ، لاہور فون: 7358465 موبائل: 0300-4235658

تاریخ: 12/7/2005ء حوالہ نمبر: ____________

حضرت مکرم سیّد وجاہت رسول صاحب قادری دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ مجھے ''معارف رضا'' کے صفحات اور آپ کے پیغامات سے معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ کہ آپ ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' کے پچیس سال مکمل ہونے پر سلور جوبلی (پچیس سالہ تقریب) منا رہے ہیں۔ آپ کا یہ اعلان، اقدام اور اہتمام اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے افکار کو عوام تک پہنچانے کے لئے نہایت اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔

مجھے ''ادارہ تحقیقات امام احمد رضا'' کراچی سے اس وقت سے تعلق رہا ہے جب سیّد ریاست علی قادری مرحوم نے آج سے پچیس سال قبل علامہ شمس بریلوی، ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مظہری اور آپ (سید وجاہت رسول صاحب قادری) کی رفاقت میں ادارہ کی بنیاد رکھی تھی۔ ان دنوں ''مرکزی مجلس رضا'' لاہور حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم کی نگرانی میں اعلیٰ حضرت کے علمی اور فقہی افکار کو پھیلانے میں مصروف تھی۔ سید ریاست علی قادری ''مرکزی مجلس رضا'' کے کام سے بے حد متاثر ہوئے۔ وہ حکیم صاحب کی خدمات کو سراہتے تھے اور ''مرکزی مجلس رضا'' کے ذریعے عام لوگوں کو اعلیٰ حضرت سے متعارف کرانا انہیں بڑا پسند تھا۔ انہوں نے سوچا کی کیوں نہ ''مرکزی مجلس رضا'' کی طرز پر ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کو پاکستان کے اعلیٰ طبقہ (اشرافیہ) تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے کراچی سے جب کام کا آغاز کیا تو ان کے سامنے پاکستان کے اعلیٰ سرکاری افسران، جامعات کے اعلیٰ اساتذہ، علمائے کرام کا مقتدر طبقہ تھا۔ انہوں نے ''یوم رضا'' کے انعقاد کا آغاز بڑی آن بان سے کیا۔ اور پاکستان کے اعلیٰ طبقہ کے افراد کو دعوت دی۔ ان کی دعوت سے ایک دانشور طبقہ اعلیٰ حضرت کی تعلیمات سے متعارف ہونے لگا۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے فاضل بریلوی کے علوم کو مختلف جہتوں سے متعارف کرایا۔ اپنے مجلّہ ''معارف رضا'' میں ان علوم کو شائع کرنا شروع کیا۔ اس مجلّہ میں بلند پایہ مقالات چھپنے لگے، ملک کے اہل علم و فضل کے پیغامات آنے لگے اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے جلسوں میں پڑھے جانے والے مقالات جب ''معارف رضا'' کے صفحات میں چھپتے تو دنیائے رضویت کے ساتھ ساتھ دوسرے مکاتب فکر کے ارباب علم و دانش کا بھی اعلیٰ حضرت کے علوم سے متعارف ہونے لگا۔ ''معارف رضا'' ایک معیاری سالنامہ تھا۔ (اب ماہانہ ہو گیا ہے) جس کے صفحات علمی اور فکری معارف لے کر پاک و ہند میں پہنچتے ہیں۔ بانیٔ ادارہ سید ریاست علی قادری مرحوم کی وفات کے بعد حضرت سید وجاہت رسول قادری اور پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے اپنے رفقاء کے ساتھ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ اس کے معیار کو بلندیوں تک پہنچایا۔ دوسری طرف ''معارف رضا'' میں چھپنے والے مقالات نے خیابان رضا کو گلہائے رنگا رنگ سے سنوار دیا۔ اس ادارے نے کراچی، اسلام آباد، اور لاہور میں اپنے شاندار اجلاس منعقد کر کے اعلیٰ حضرت کے پیغام کو اعلیٰ طبقوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ سالانہ جلسے ہوتے تو ملک کے جامعات کے وائس چانسلرز تقاریر کرتے۔ ملک کے وزراء اور گورنر اپنے پیغامات لکھواتے۔ اللہ اور رسول سے محبت رکھنے والے سیاسی راہنما اظہار خیال کرتے۔ عالم اسلام کے سکالرز آتے اور اپنے مقالات پڑھتے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے فاضل بریلوی کے نظریات کو اعلیٰ طبقہ میں پہنچایا۔

اس ادارہ کو اس کے صدر اور سیکریٹری کے علاوہ علامہ شمس بریلوی مرحوم اور ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مظہری جیسے بلند پایہ اہل قلم و فکر کا تعاون حاصل رہا۔ ان حضرات نے فکر رضا کو نہایت باوقار انداز سے پیش کیا اور ادارے نے ''معارف رضا'' کے صفحات پر شائع کر کے دور دور تک پھیلایا۔ آج یہ ادارہ رضویات کے حوالے سے برصغیر پاک و ہند میں ہی نہیں پورے عالم اسلام میں ایک منفرد ادارہ ہے۔ ہم ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی شاندار خدمات کو ہدیہ تحسین پیش کرتے ہیں اور اس کے اراکین کی شب و روز محنت کو نذرانہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے تا قیامت قائم و دائم رکھے اور اس کے اراکین کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

والسلام پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

اقبال احمد فاروقی

JAMIA NIZAMIA RIZVIA®

الجامعة النظامية الرضوية

YOUR REF 256/05
OUR REF ________

DATE 3.3.2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل'' نے اپنے قیام کے وقت جن قواعد وضوابط اور امور کو سامنے رکھا تھا، ان پر نہایت استقامت سے عمل پیرا ہے، پچیس سالہ کارکردگی اور اربابِ حل وعقد کی محنت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ ''امام احمد رضا فاضل بریلوی'' کی عبقری اور باکرامات شخصیت نے ہر شعبۂ زندگی سے متعلق اربابِ علم وفن کو بے حد متاثر کیا ہے اور ان کی تعلیماتِ آفاقی سے استفادہ واستفاضہ کرنے والوں کی تعداد شمار سے باہر ہے اور ان کے قلمی فیضان کو عام کرنے میں ''ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا'' نے مثالی کردار سرانجام دیا ہے۔

اور یہ خبر باعث صد مسرت اور لائق اطمینان ہے کہ 2005ء کو آپ حضرات امام موصوف کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے سلور جوبلی کے سال کے طور منا رہے ہیں، یہ ایک اچھا قدم ہے، ایسے ہی ''مجدد اسلام بریلوی'' پر کام کرنے والے بین الاقوامی سطح پر قائم ہیں۔ انہیں بھی یہ مبارک روش کو اپنانا چاہیے، حضرت مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ نظامیہ رضویہ نے جس عظیم کام کو ''رضا فاؤنڈیشن لاہور'' کے تحت شروع کیا تھا الحمدللہ اب وہ پایۂ تکمیل تک پہنچ رہا ہے یعنی فاضل بریلوی کے شہرۂ آفاق فقہی انسائیکلوپیڈیا ''فتاویٰ رضویہ'' جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ترجمہ وتخریج کے ساتھ طباعتی خوبیوں سے آراستہ کرنے کی طرح ڈالی تھی۔ بحمدہ تعالیٰ اس سال کے آخر تک تیس جلدوں کے ساتھ تکمیل کے تمام مراحل طے کرلے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

اور رضا فاؤنڈیشن کے تحت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی عربی کتب الدولة المكية بالمادة الغيبية، انباء الحي كفل الفقيه الفاهم، الاجازات المتينه، الرسائل جس میں صيقل الرين، هادي الاضحيه، الصافية الموحيه شامل ہیں، منظر عام پر آچکی ہیں، ان کے علاوہ دعوت فکر بھی عربی میں انٹرنیشنل معیار کے مطابق شائع کی گئی ہے۔ جبکہ حسام الحرمین سمیت دیگر کتب پر کام جاری ہے۔ اس مشن میں بھی ادارہ تحقیقاتِ رضا انٹرنیشنل کی مساعی جمیلہ میرے پیش نظر ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے تمام منصوبوں کو کامیابی وکامرانی سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین ثم آمین

صاحبزادہ محمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی
ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور/شیخوپورہ، پاکستان

Lohari Gate, Lahore-54000, Pakistan.
Ph: 92-42-7657314, Fax: 92-42-7665772. A/C No. 3481-0, MCB,A/C No. 49858-51 HBL, Shahalam Market, Lahore.
New Educational Complex, Sargodha Road, Sheikhupura.
Ph: 56428, A/C No. 10729-5 MCB., Skp. (PAKISTAN)

فون جامعہ: 7657314
موبائل: 0303-6406625

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب عالی مرتبت حضرت صاحبزادہ مولانا سید وجاہت رسول قادری صاحب مدظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مزاج گرامی !

گرامی نامہ تشریف لایا، بے حد خوشی ہوئی کہ حسب سابق امسال بھی "یوم رضا" بڑی شان وشوکت سے منایا جارہا ہے۔ مزید آنکہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی نے اپنے قیام کے پچیس سال پورے ہونے پر اسے "سلور جوبلی" سے موسوم کیا ہے، نیز ادارہ کی کارکردگی اور اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے بیک وقت امام احمد رضا کی پچیس نہایت اہم تصانیف کا سیٹ شائع فرمارہے ہیں، ان خدمات جلیلہ پر بجا طور پر آپ اور تمام اراکین ومعاونین ادارہ تحسین وآفرین کے مستحق ہیں اور اس پر جتنا بھی ہدیہ محبت وتبریک پیش کیا جائے، کم ہے۔

الحمد للہ علی منہٖ وکرمہٖ تعالیٰ حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ نے "رضا فاؤنڈیشن" قائم فرماتے ہی "امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ" کے عظیم وضخیم فتاویٰ رضویہ کو دور جدید کے تقاضہ کے مطابق ترجمہ وتخریج کا بیڑا اٹھایا تھا ، بحمہٖ تعالیٰ وہ بھی اسی سال کے اختتام تک تیس جلدوں میں تکمیل کے تمام مراحل طے کرلے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کے ارشاد پر متعدد جلدوں کے ترجمہ کی مجھے بھی سعادت نصیب ہے، خصوصاً آخری تمام جلدوں کا ترجمہ میرے حصہ میں آرہا ہے، اس عطائے ربانی پر جتنا بھی شکر کروں کم ہے، مذہب وملت اور مسلک کی ترویج واشاعت میں آپ حضرات کی مساعی جمیلہ قابل صد رشک ہیں، دعا ہے اللہ تعالیٰ قدم قدم پر کامرانی وکامیابی سے شادکام فرمائے۔

حضرت صاحبزادہ مولانا محمد عبدالمصطفےٰ ہزاروی، مولانا غلام فرید ہزاروی اور مولانا محمد منشاء تابش قصوری سلام مسنون سے یاد کرتے ہیں، دعاؤں میں یاد رکھئے۔

والسلام مع الاکرام

حافظ محمد عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور

۳ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ / ۱۴ مارچ ۲۰۰۵ء دوشنبہ

بزم شیخ الاسلام جامعہ رضویہ احسن القرآن دینہ (جہلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آقائے وجاہت رسول قادری صدر نشین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا قدس سرہ

ہدیہ سلام مسنون!

پیش از سخن رانی ایں بندہ گنہ گار گلہائے مبارکباد پیش کند بخدمت ہمہ کارکنان ادارہ کہ پیمان سرفروشی بخدا و رسول خود جل وعلاء و صلی اللہ علیہ وسلم چہ استوار بندیدہ اند کہ ہیچ لطمہ موج حوادث و سیلی موانع ایشاں راشکستہ دل و پراگندہ بال نتواں سازد۔ از جہاندار جہاں آفریں سوال کنم ایں چمنستان نورستہ راہموارہ رو بہ بہار و گلہایش راز آفت سموم نگہدار باد۔

دریں سخن ہیچ کس را خلافے نیست کہ مثل حضرت رضا بریلوی قدس سرہ در ماضی قریب ہیچ مادر نزادہ و آفرینندہ خلق آں حضرت راز علوم و حکم بہرۂ ارزانی فرمودہ کہ نظیر آں کم تر درنگہ ہمی آید۔ کار بسیار ضروری اینست کہ ما وابستگان دامن آں آرائش گیتی قدس سرہ در سلک واحد متحد و منظم گشتہ کارنامہائے زرینش را بہ چہار دانگ عالم رسانیم۔

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا دریں مضمار گوئے سبقت ربودہ خود را لائق تقلید و تحسین ساختہ است۔ و در نگہداری سعادت لوح و قلم سراپا آگہی حضرت مسعود ملت مدظلہ علی رؤس اہل السنۃ لمحہ بہ لمحہ بمنزل خویش نزدیک تر ہمی رسد۔ کارکردگی ایں مجلس را بقول غالب شعراء بایں طور باید گفت ع

آغشتہ ایم ہر سر خارے بخون دل قانون باغبانی صحرا نوشتہ ایم

ہمہ کارکنان ادارہ بر انعقاد مجلس سالانہ لائق صد تحسین و تہنیت اند۔ ہمہ کارکنان بزم شیخ الاسلام (جہلم) بہ ہر آن ہمراہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اند، واز درگاہ بے چوں جل وعلا ملتجی و دامن خواستگاری بہ بارگاہش بصد تضرع والتجاء دراز کردہ کہ پروردگار جہاناں ہمہ مسلماناں را از فیوضات حضرت امام احمد رضا قدس سرہ بہرہ اندوز کند و تعلیمات ایشان را مشعل راہ زندگانی ساختہ بمنزل حصول رضائے خدا و مصطفیٰ رسیدن توفیق بخشد۔

والسلام مع الف احترام

محمد سہیل احمد سیالوی

صدر بزم شیخ الاسلام اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۱ مارچ ۲۰۰۵

جامعہ کراچی
فون:-

۲۲۴۸/۶-۱-۲۰۰۱ء
۲۲۴۸/۱۲-۱۱-۲۰۰۱ء

حضرت امام احمد رضا کا شمار برصغیر پاک وھند کے علماء میں ہوتا ہے ایک ایسے عالم دین جنہوں نے زمان ومکان کی حدود قیود سے ماوراء ہوکر اسلامی قدار کی پاسداری میں زندگی گزاردی اپنی تحقیقات کی وجہ سے اپنے خلوص، جذبے، سچائی اور حب رسول کے سہارے کٹھن، مراحل کو بڑی جراٴت اور بے باکی سے سنبھالنے کا درس دیا۔ ایک ایسے عاشق رسول جن کی زندگی کا یک ایک لمحہ نور نبوی ﷺ سے مستور تھا۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی صلاحیتوں کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سب نے کیا ہے دربار مصطفوی ﷺ میں ان کی باریابی کی عظمتوں کو ان کے شیخ طریقت حضرت سید شاہ آل رسول نے بھی خراج تحسین پیش کیا ہے فرمایا کہ ''اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز پوچھا اے آل رسول میرے حضور کیا لیکر آئے ہو تو میں احمد رضا کو پیش کردوں گا۔ اعلیٰ حضرت کی عظمت اور شہرت ان کی زندگی میں ہی عرب وعجم میں ہو چکی تھی۔

امام احمد رضا نے اندورونی وبیرونی باطل پرست تحریکوں دور جدید کی گمراہیوں معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں اور غلط رسم ورواج کے خلاف فقیہانہ انداز سے جہاد بالقلم کیا آپ نے ملحدہ افکار ونظریات اور اسلام دشمن سازشوں کے بے نقاب کرکے مسلمانوں کو ان سے دور رہنے کی تاکید کی۔ آپ نے مسلسل جدوجہد کرکے اسلامی اصول وضوابط اور شعائر مذہب وملت کی حفاظت کا گرانقدر فریضہ انجام دیا۔

امام احمد رضا کا دور وہ دور ہے جس میں آپ نے انگریزوں کے رویئے کو بخوبی اجاگر کیا آپ نے محسوس کیا کہ ہندو کے ساتھ ساتھ انگریز مسلمان کے دل ودماغ پر چھا گیا اور مسلمان اپنی عظمت وخودی کا سودا کر چکا ہے۔ ہندو یہ بھی چاہتا ہے کہ جب بھی انگریز برصغیر سے رخت سفر باندھے تو وہ اس کا جانشین ہے اور اپنی اکثریت کی آڑ میں مسلم کشی کا دیرینہ خواب شرمندہ تعبیر کر سکے۔ مسلمانوں کو خواب خرگوش سے بیدار کرنے کیلئے آپ نے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی تاکہ انگریز اور ہندو کے فکری تغلب سے نجات مل سکے اور مذہب سے تعلق قائم ہوا۔ امام احمد رضا نے دوقومی نظریہ کی علمی تشریح وتعبیر پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ وسیع حلقہ عقیدت مند پیدا کیا اور ان کے اس عظیم حلقہ ادارت نے تحریک پاکستان کے دوران قائداعظم کی بھرپور مدد کی اگرچہ مولانا قیام پاکستان تک زندہ نہ رہے لیکن اپنی تحریروں اور تبلیغ سے قیام پاکستان کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہزاروں علماء کی ایک ٹیم ضرور تیار کر گئے گویا اس طرح بالواسطہ آپ نے تحریک پاکستان کو تقویت بخشی۔

امام احمد رضا نے اپنی پوری زندگی میں جہاد بالقلم بغیر مصلحت کے کیا وہ جس طرح خود مجسم صداقت تھے۔ اس طرح پوری اُمت مسلمہ کو سچائی کا آئینہ دکھانے میں کبھی عار محسوس نہیں کیا وقت اور مصالح سب سے بالاتر ان کو ذاتی جدوجہد بلا رکاوٹ آگے ہی بڑھتی رہی۔ وہ ایک عالم دین فقیہ محدث ہونے کے باوجود تصوف وروحانیت کے بھی داعی تھے کیوں کہ وہ طریقت کو شریعت کے مخالف نہیں سمجھتے تھے بلکہ طریقت کو ہی شریعت کا جامع ترین اسوہ خیال کرتے تھے آج یہ امر باعث اطمینان ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی یاد کو تازہ رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے مشن کو بھی آگے بڑھانے کیلئے پوری خلوص نیت کے ساتھ مصروف عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو کامرانی سے ھمکنار کرے...... آمین

ڈاکٹر محمد شمس الدین
رئیس کلیہ فنون

بسمہ تعالیٰ وبکرمہ

محترم المقام محسن اہلسنت حضرت سید وجاہت رسول قادری صاحب دام ظلہ الاقدس

سلام مسنون ۔ ادعیہ صالحہ وافرہ متکاثرہ ۔ خیریت دارین برائے طرفین مطلوب ہے ۔

عرض یہ ہے کہ گذشتہ دنوں پروفیسر محمد اشتیاق جلالی (کھاریاں) کے ذریعے آپ کا سلام اور دعائیں وصول ہوئیں الحمد للہ وصول ہوا کہ یہ فقیر اپنی مصروفیات آپ کی خدمت میں عرض کرے ۔ چنانچہ حسب الارشاد بغرض خدمت کرتا ہوں اس امید پر آپ دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور مخلص آراء سے نوازیں گے ۔

۱۔ دارالعلوم جامعہ نوثیہ رضویہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر میں درس نظامی کے یہ اسباق پڑھا رہا ہوں علم الصیغہ فارسی ۔ نحو میر فارسی ۔ ھدایۃ النحو عربی ۔ کافیہ عربی ۔ شرح جامی ۔ مراح الارواح ۔ ترجمہ قرآن مجید پہلے نو پارے ۔ تفسیر جلالین پارہ (۱۵ تا ۱۷) تفسیر بیضاوی پہلا نصف پارہ ۔ الفوز الکبیر ۔ اصول الشاشی ۔ تلخیص المفتاح ۔ نور الانوار ۔ ھدایہ اولین ۔ نور الایضاح ۔ قدوری ۔ المطالعۃ العربیہ جماعت دہم ۔ مجموعہ منطق ۔ شرح تہذیب ۔ مرقاۃ ۔ دیوان حماسہ ۔ دیوان متنبی ۔ حسامی ۔ شرح نخبۃ الفکر ۔ ریاض الصالحین ۔ اربعین نووی ۔ سبعہ معلقات ۔ دروس البلاغۃ ۔ اور اس کے علاوہ چند اسباق ۔ مختصر یہ کہ تنظیم المدارس کے کورس کے مطابق بالکل ابتداء سے لے کر موقوف علیہ تک سارے اسباق روزانہ ایک خاص ترتیب سے پڑھاتا ہوں ۔

۲۔ مندرجہ ذیل کتب کی کمپوزنگ جاری ہے ۔ تفسیر احکام القرآن جلد پنجم اور ششم ۔ تذکرہ محدث اعظم پاکستان ۔ قبلہ والد صاحب کے مختلف مضامین کا مجموعہ ۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتب و تصانیف سے اخذ کردہ درود و سلام کے صیغے ۔ ھدایہ کا عربی حاشیہ مکمل ۔ قدوری کا عربی حاشیہ مکمل ۔ تفسیر نجوم الفرقان از علامہ عبدالرزاق بھترالوی مشتمل بر تقریباً (۸۰ یا ۱۰۰) جلدیں جن میں سے جلد ششم کی کمپوزنگ جاری ہے ۔ فوز المقال فی خلفاء پیر سیال جلد چہارم ۔ چچا جی قبلہ مولانا مفتی محمد علیم الدین مجددی کی مختلف کتب و تصانیف ۔ اور اس کے علاوہ مختلف کتب و رسائل ۔

۳۔ جمعۃ المبارک کے دن ایک جگہ تقریر کرکے دوسری جگہ مرکزی دارالعلوم جامعہ نوثیہ رضویہ جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر میں خطبہ جمعہ پیش کرتا ہوں ۔

۴۔ دارالعلوم مذکورہ میں دارالافتاء کی ذمہ داریاں نبھاتا ہوں ۔

۵۔ گھریلو مصروفیات ۔ مختصر یہ کہ دن رات کی مصروفیت کا کوئی تعین نہیں ۔ بہت مصروفیت رہتی ہے ۔ ان میں برکت کی دعا کا ادنیٰ خواستگار ۔ والسلام مع الاحترام

محمد محمود احمد عفی عنہ

ولد حضرت مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Phone : 442289

SEERAT ACADEMY BALOCHISTAN

(REGISTERED)

272 A-O Block III,
Satellite Town,
QUETTA

Ref. No. ________

Dated ۲۳-۱-۲۰۰۵ء

یہ جان کر دل باغ باغ ہو گیا کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) پاکستان کراچی کو اپنے علمی، دینی، ادبی اور تحقیقی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ماشاء اللہ پچیس سال سے تگ و دو میں مصروف عمل ہے۔ گویا نابغۂ روزگار، نامور محدث و فقیہ، سخنور و عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ و رضوان کے فکر اور مشن کو عام کرنے میں شب و روز وقف ہے۔

حضرت محدث بریلوی کا ارشاد ہے:

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود

پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

سن ۲۰۰۵ء کو ادارہ سلور جوبلی سال کے طور پر منا رہا ہے۔ اس نادر موقع پر ایک پُر تاثیر مجلہ بنام "مجلہ امام احمد رضا سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس" "بھینی بھینی مہک" جو چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے پر مشتمل منظر عام پر آئے گا۔ (ان شاء اللہ)

بفضل ربی ہم ناچیز کو یقین ہے کہ ادارہ اپنی اعلیٰ روایات کو نہ صرف برقرار رکھ سکا بلکہ "بھینی بھینی مہک" کو دنیا بھر میں پھیلانے کا مزید زیادہ سے زیادہ بندوبست کرے گا۔

دست بدعا ہوں کہ باری تعالیٰ ادارے کو زیادہ سے زیادہ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

والسلام

مخلص

ناچیز

محمد انعام الحق کوثر

(پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر)

سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ)

کوئٹہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

রেযা ইসলামিক একাডেমী বাংলাদেশ

رضا اسلامک اکادمی (بنگلہ دیش)

REZA ISLAMIC ACADEMY BANGLADESH

(বহুমুখী সমাজ কল্যাণধর্মী গবেষণা বিষয়ক প্রতিষ্ঠান)

Ref: ۱/ ملر/۱۴۲۶ھ

Date: ۱۵/۱۰/۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدی محترم و مکرم فضیلۃ الشیخ عظیم البرکت رفیع العزت زینت التحریر مفکر الاسلام حضرۃ العلامہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ۔ صدر۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیغام برائے امام احمد رضا سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس ۲۰۰۵ء

میرے لئے یہ امر موجب سعادت اور باعث مسرت ہے کہ آپ نے امام احمد رضا سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس ۲۰۰۵ء کے حوالے فقیر سے پیغام طلب فرمایا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پورے عالم اسلام میں مذہب حقہ اہل سنت والجماعت خصوصاً مسلک اعلیٰ حضرت کے تعلیمات عام کرنے کیلئے مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ مجھے ۲۰۰۰ء کو ملتان انٹرنیشنل سنی کانفرنس میں حاضری کی موقع پر کراچی میں ادارہ کے دفتر معائنہ کرنیکا نوبت حاصل ہوئی۔ واقعی ادارہ کی جملہ تالیفات و تصنیفات گرانقدر خدمات ایک تاریخ ساز ادارے کی حیثیت سے بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے۔

سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ہمارے عظیم محسن ہیں۔ جس نے کنز الایمان کے نام سے قرآن مجید کا اردو ترجمہ کرکے برصغیر کے مسلمانوں کو تعلیمات الٰہی سے روشناس کروایا۔ محترم الحاج مولانا عبد المنان صاحب زید علمہ وحیاتہ نے کنز الایمان کے بنگلہ زبان میں ترجمہ کرکے بنگالی مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا۔

فی الحال بنگلہ دیش میں امام احمد رضا کے حیات وخدمات پر بنگلہ زبان میں مضامین ومقالات کی علاوہ بھی قابل ذکر تعداد کتب شائع ہو رہا ہیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اب ہمارے وطن عزیز ملک بنگلہ دیش میں چند ادارے رضویات پر کام کر رہے ہے۔ مثلاً رضا اسلامک اکیڈمی چاٹگام۔ اعلیٰ حضرت فاونڈیشن بنگلہ دیش، امام احمد رضا ریسرچ اکیڈمی چاٹگام، اعلیٰ حضرت ریسرچ سنٹر چاٹگام۔ اعلیٰ حضرت اکیڈمی ڈھاکہ وغیرہ۔ [illegible] امام احمد رضا [illegible] بنگلہ دیش سے جدید [illegible] اسلامک یونیورسٹی [illegible] بنگلہ دیش [illegible] و حدیث و تفسیر کے نصاب میں محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد الودود صاحب زید مجدہ کی کاوشوں نے ریفرنس بک کی حیثیت سے کنز الایمان و دیگر عقائد اہل سنت کا کتابیں شامل کر لی گئی۔

بنگلا دیش کے ڈھاکہ، کشتیا، چاٹگام یونیورسٹیوں کے علاوہ مختلف دینی مدارس اور اداروں میں بھی امام احمد رضا پر کام ہو رہا ہے۔ مثلاً جامعہ احمدیہ سنیہ عالیہ، سولہ شہر چاٹگام۔ ڈھاکہ قادریہ طیبیہ عالیہ، محمد پور ڈھاکہ۔ مدرسہ طیبیہ اسلامیہ سنیہ، حوالی شہر چاٹگام وغیرہ۔

محدث بریلوی کے عبقری شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کیلئے سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس ۲۰۰۵ء اور **معارف رضا** کا ضخیم سالنامہ مجلہ کی اشاعت انتہائی مستحسن اقدام ہے۔ مولیٰ کریم سے دعا ہے کہ ادارۂ تحقیقات سے منسلک تمام حضرات کرام کو ان کے نیک مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ وسلم علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

والسلام۔

بدیع العالم

محمد بدیع العالم رضوی
صدر۔ رضا اسلامک اکیڈمی، چاٹگام
سابق صدر۔ اعلیٰ حضرت فاونڈیشن بنگلادیش، چاٹگام
پرنسپل۔ مدرسہ طیبیہ اسلامیہ سنیہ، حوالی شہر، چاٹگام۔

দপ্তর : তৈয়্যবিয়া মার্কেট, বহদ্দারহাট, চান্দগাঁও, চট্টগ্রাম। ফোন : ০৩১-৬৭২১২৯, ৬৫১৫৪৭, মোবাইল : ০১৮-৩১১৬৭০, ০১৭২-১৯৫৯৫৭
Office : Tayabia Market, Bahaddarhat, Chandgaon, Ctg, Bangladesh. Phone : 0088-031-672129, 651547, Mobile : 018-311670, 0172-195957

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور ☎ 7657314

خطیب جامع مسجد ظفریہ
مریدکے ☎ 7990415

تاریخ ۲۷ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ
۸ مارچ ۲۰۰۵ سہ شنبہ

بخدمت اقدس حضرت الحاج صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ معروض کہ :-

دنیائے اسلام کی جن شخصیات نے عالمی سطح پر محبوبیت و مقبولیت کی بے پایاں دولت پائی ان میں امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا نام بڑا نمایاں ہے، گو وہ اپنے زمانہ میں ہی خاصی شہرت پا چکے ہیں مگر اس وقت ان کا حلقۂ اثر علماء و مشائخ یا عوام مسلمین پر مشتمل تھا۔ لیکن جیسے جیسے انہیں وصال فرمائے وقت گزر رہا ہے، "ان کی ذات" ویسے ویسے مزید نکھرتی جا رہی ہے۔ اس کا سبب ان کی شخصیت کو اجاگر کرنے والے وہ ادارے ہیں جو پوری دنیا میں ان کے علوم و فنون پر تحقیقی و تعارفی کام میں پیہم مصروف ہیں، جن میں بلا شبہ "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی" ممتاز و منفرد حیثیت رکھتا ہے جسے قائم ہوئے پچیس ۲۵ سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ اس طویل عرصہ میں ادارہ کی پرخلوص مساعی جمیلہ نے اپنا رنگ جما لیا ہے۔ اہل علم و قلم کی ایک قطار اس کی ترویج و ترقی کے لئے مصروف ہے جو اراکین ادارہ کے عزم و ہمت اور جہد و جہد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز امام احمد رضا کی زندہ کرامت ہے کہ ادارہ آج قائدانہ کردار سر انجام دے رہا ہے جو کام بریلی شریف سے ہونا چاہیے تھا وہ بریلی سے باہر ہو رہا ہے خصوصاً کراچی، لاہور، [illegible]، برطانیہ، ممبئی وغیرہ میں۔ اور ان تمام اداروں میں ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل واقعی اسم بامسمیٰ ہے۔ والسلام مع الاکرام

خیر اندیش :- محمد منشا تابش قصوری - مریدکے۔
مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، پاکستان

Date: 12th March, 2005

پیغام برائے تحقیقات امام احمد رضا، کراچی (پاکستان)

ادارہ "تحقیقات امام احمد رضا"، کراچی نے اپنے تحقیقی و اشاعتی سفر کے ۲۸ سال بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ پورے کرلئے۔ اس سال عرس اعلیٰ حضرت (منعقدہ ۱۵ اپریل ۲۰۰۵ء) کے موقع مسعود پر یہ ادارہ سلور جوبلی منعقد کر رہا ہے جس میں ارضِ پاک کے علاوہ بھارت اور دوسرے ممالک کے محققین رضویات کی شرکت بھی متوقع ہے۔ اس پرمسرت موقع پر ادارہ ہذا کے بانی حضرت سید ریاست علی قادری، خلیفہ مفتی اعظم ہند اور سابق سرپرست حضرت علامہ شمس بریلوی رحمۃ اللہ علیہما کی روحیں یقیناً مسرور و شاداں ہوں گی۔ ان صاحبانِ علم و قلم نے دینی خدمات اور فروغِ رضویات میں جو اہم کردار ادا کئے وہ ناقابلِ فراموش ہیں۔ راقم ان حضرات کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے۔

موجودہ سرپرست، حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قبلہ نے امام احمد رضا پر تصنیف و تحقیق کے جو امور انجام دئیے ہیں، ان سے زمانہ بخوبی واقف ہے اور ان کے اس اہم و عظیم کارنامے کے سبب انہیں "ماہر رضویات" تسلیم کیا گیا ہے۔ رضویات پر ان کی ہر تحریر ریسرچ اسکالروں کے لئے مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ ربِ عظیم انہیں تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

ادارہ کے موجودہ صدر محترم المقام حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری مدظلہ اور جنرل سیکریٹری عالیجناب پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب خاص طور سے قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اور ان کے رفقاء و ادارہ کے اراکین و معاونین نے خود کو ادارہ کے لئے وقف کرکے اسے مزید تب و تاب اور توانائی عطا کی۔ اراکین ادارہ میں الحاج محمد شفیع صاحب حامدی، میمن عبد اللطیف صاحب قادری اور دیگر حضرات کی خدمات بھی ادارہ کے لئے قابل قدر ہیں اور یہ حضرات لائق مبارکباد ہیں۔

ادارہ کے معاونین خصوصی میں جناب افیق برکاتی صاحب کو بھی راقم مبارکباد پیش کرتا ہے۔

ادارہ ہذا نے مجدد اسلام، امام احمد رضا کے نایاب اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل کی طباعت و اشاعت، سیڈیز، ویڈیو اور آڈیو کیسٹس جیسے دیگر ذرائع سے امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں کو عام کرنے کے پروگرام، امام احمد رضا پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری پانے والے اسکالروں کو ایوارڈ سے نوازنے، ریسرچ اسکالروں کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی وغیرہ جیسے جو کام ادارہ کر رہا ہے وہ واقعی قابل قدر ہے اور فروغ رضویات کو نئی جہات سے آشنا کر رہا ہے۔

راقم ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے فروغ و ترقی کے لئے اپنی تمام تر نیک تمنائیں پیش کرتا ہے۔

ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی
بریلی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سہ ماہی جریدہ

سیرتِ طیبہ

SEERAT-E-TAYYBAH

(Quarterly Journal of Studies and Research)

Editor in Chief : ALLAMA ABDUL AZIZ URFI
(Managing Trustee of Kadria Trust Karachi,
Chief of Motamir Wahdat al Mashaikh and
El-Idaratul Kadria Karachi)

ایڈوکیٹ سپریم کورٹ

☆☆

2/18, Alyousuf Chambers, Shahrah-e-Liaqat, Karachi. Ph. 6611509

☆☆

Ref.__________ Dated 18-th Mar. 2005

امام احمد رضا شناسائے علم

محبتِ مصطفےٰ ﷺ کا اعجاز ہے کہ اپنی طرف رغبت کرنے والوں کو اللہ عزّ وجلّ کی محبت کا مستحق بنا دیتی ہے۔ اُن صفاتِ مصطفویؐ سے بھی سرفراز کرتی ہے جو حبیبِ ربانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بارگاہِ ربوبیت سے عطا ہوئیں۔ ان میں اوّلیت و فضیلت علم نے پائی۔ علم ہی نبیِّ اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت ہوا۔ علم ہی سے آپ کی غایتِ نبوت عبارت ہوئی:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ (القرآن ۳/۱۶۴)

سیرتِ مطہرہ کی روشنی میں اس فرمانِ الٰہی کا مطالعہ کرتے ہیں تو غایتِ نبوت کی مذکورہ چاروں باتیں مربوط نظر آتی ہیں۔ آیاتِ قرآنی کی تلاوت، معنیٰ و مفہوم سے آگہی کے لیے تزکیۂ نفس کو ناگزیر قرار دے رہی ہے، اور تفہیمِ قرآن نقیب ہو رہی الکتٰب کی حقیقت کی اور ان تینوں باتوں کا امتزاج سبب ہو جاتا ہے بندۂ الٰہی کے لئے حکمت و دانائی کا۔ چودہ صدیوں پر محیط تاریخ شاہد ہے کہ غایتِ نبوت کا مقصود پا جانے والے ہی جویائے علم ہوئے اور رہروانِ عرفان و حقیقت میں شمار کئے گئے۔ امام احمد رضا خان اسی راہِ طریقت پر شناسائے علم ہوئے۔

امام اہلسنّت والجماعت فاضلِ بریلوی کی شخصیت گزشتہ دو صدیوں کے دوران منفرد حیثیت کی رہی۔ علم ان کی خو ہوا، علم ہی ان کا رہبر و رہنما بنا اور شریعتِ مطہرہ کے مظہر تسلیم کئے گئے۔ اختصار کے پیشِ نظر آپ کے ارشاداتِ عالیہ سے چند سطور:

"فلاسفہ نے جو کہا علم نام صورتِ حاصلہ عند العقل کا ہے غلط ہے۔ ان سفہا نے اصل اور فروع میں فرق نہ کیا۔ علم سے ہمارے ذہن میں معلوم کی صورت حاصل ہوتی ہے نہ کہ حصولِ صورت سے علم۔ علم وہ نور ہے کہ جو شے اس کے دائرے میں آگئی منکشف ہوگئی اور جس سے متعلق ہوگیا اس کی صورت ہمارے ذہن میں مرتسم ہوگئی۔ جب فلاسفہ اپنے علم کو نہ پہچان سکے علم الٰہی کو کیا پہچانیں گے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ذہن و صورت و ارتسام و نور عرضی سب سے منزہ ہے نہ اس کا علم حضور کا محتاج۔ اس کا علم حضوری و حصولی دونوں سے منزہ ہے۔ اس کا علم اس کی صفت قدیمہ قائمہ بالذات لازم نفس ذات ہے اور کیف سے منزہ۔ وہاں چون و چگون و چرا و چناں کا دخل نہیں۔ ہم نہ اس کی ذات سے بحث کر سکتے ہیں نہ اس کی کسی صفت سے۔ حدیث میں ارشاد فرمایا تَفَکَّرُوا فِی آلَاءِ اللّٰہِ وَلَا تَفَکَّرُوا فِی ذَاتِ اللّٰہِ فَتَھْلِکُوا (اللہ کی نعمتوں میں تفکر کرو اور اس کی ذات میں فکر نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ گے)
ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی حصہ دوم سے منقول اقتباس 'صفحات مطبوعہ ۲'

علم بے پایاں کا مظہر ہے۔ اسی راہ سے ان پر علوم القرآن کے گوشے بصیرت افروز ہوتے چلے گئے۔ ان کی گرانقدر تصنیفات رموز و اسرار الٰہی سے مزین اور صاحبانِ علم و عرفان کے لئے گوہر فشاں ہیں۔ اس حقیقت کے معترف جنوبی ایشیا کے علاوہ عرب کے علمائے ذی وقار اور مشائخ عظام بھی ہو گئے ہیں

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کا قیام اس کے بانی و جملہ شرکائے امور کی بصیرت افروزی کا مظہر اور تقاضائے عصر تھا۔ گذشتہ پچیس ۲۵ برسوں کے دوران شریعت مطہرہ کے پیکر فاضل بریلوی کی تصنیفات و تالیفات کی طباعت و اشاعت، انہیں علمی و فکری حلقوں میں تقسیم کرنا اور ملک کے مختلف شہروں میں ممتاز صاحبانِ علم و حاملانِ عرفان کا اجتماع و کانفرنسوں کا انعقاد، ادارے کے جملہ کارکنان کا پُرخلوص طریقۂ عمل رہا ہے۔ وہ قابلِ مبارکباد اور لائقِ تحسین ہیں۔

راقم السطور عالم ہے نہ مفتی۔ پیشہ وکالت زندگی کا سامان ہوا۔ یہ کہنے میں مجھے کچھ تکلف نہیں کہ اہلِ سنت والجماعت سے نسبی و رسمی نسبت نے "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کے پلیٹ فارم ہی سے آگہی پائی اور طریقۂ قادریہ سے وابستگی کو اس طور مضبوط سے مضبوط تر بنایا کہ بادِ مخالف کے تیز تر جھونکے بھی دم توڑ کے رہ گئے۔

ہر سنتِ مصطفیٰ ﷺ زندہ و تابندہ ہے۔ خشیتِ الٰہی سے نوازتی ہے اور محبتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سرشار کرتی چلی جاتی ہے۔

نیاز مند عبدالعزیز عرفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم .

محترم ومکرم جناب صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراتشی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے عظیم محقق، بہترین مصلح، بے مثال فقیہ، نقاد محدث اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔ ہر وہ شخص جس نے تعصب کی عینک نہ لگا رکھی ہو اور مکمل دیانتداری اور غیر جانبداری سے انکی شخصیت اور انکی ہمہ جہتی خدمات کا جائزہ لے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ انکی مجددانہ کاوشوں کا معترف نہ ہو انکی دینی خدمات کو دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ ایک تنہا شخص اپنی ذات کے اندر پوری دنیا سموئے ہوئے ہے انکی شخصیت پر ایک نظر ڈالنے والے کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انکی شخصیت مجسم تصویر بن کر کہہ رہی ہے

حیرت سے جو یوں میری طرف دیکھ رہے ہو لگتا ہے کہیں تم نے سمندر نہیں دیکھا

انہوں نے اپنی زندگی میں دین اسلام کی خدمت اور تعلیمات نبویہ کی نشر واشاعت کیلئے کارہائے نمایاں سرانجام دیے ایک طرف بساتین الغفران ایک ہزار عربی اشعار انکی عربی پر قدرت کاملہ کو بیان کر رہے ہیں تو دوسری طرف اردو نعتیہ کلام حدائق بخشش انکے عشق نبوی کا اظہار کر رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ کشتہ عشق رسول ﷺ تھے انکی شاعری صرف لفظوں کا ایک لبادہ نہیں بلکہ لفظوں کے اس جسم میں عشق رسول ﷺ کی توانا روح بھی موجود ہے جس نے انکی شاعری کو زندۂ وجاوید شاعری کا درجہ دے دیا ہے مثال کے طور پر یہ اشعار دیکھیے جو صرف ایک عاشق رسول کے سوا کوئی دوسرا کہہ ہی نہیں سکتا

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

کروں مدح اہل دول رضا، پڑے اس بلا میں میری بلا میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ ناں نہیں

دور حاضر کے دوسو علوم میں چار زبانوں میں ایک ہزار کتب تصنیف کرنے والا امام احمد رضا اب کرہ ارضی کے تمام براعظموں کی یونیورسٹیز اور تحقیقی اداروں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی پچیس سالہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ اعلیٰ حضرت پر بہت زیادہ کام ہونے کے باوجود اب بھی انکے قلمی نوادرات اور مخطوطات دور حاضر کے محققین کا انتظار کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان قیمتی نوادرات کو تحقیق وتدقیق سے گزار کر طباعت کے جہاں میں آباد کیا جائے ہم ادارہ تحقیقات کے صدر عہدیداران اور اراکین کو دل کی عمیق گہرائیوں سے سلور جوبلی کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ جنہوں نے اس موقع پر بھی امام احمد رضا پر ایک درجن کے قریب کتب شائع کر کے گلستان رضویت میں بہاروں کا سماں پیدا کر دیا ہے۔

والسلام مع الاکرام

محمد اشفاق جلالی لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج جی ٹی روڈ جہلم

0300-5460234
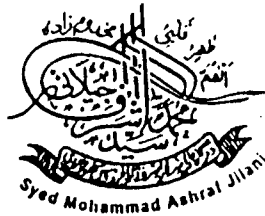
22-3-2005

محترم المقام صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری
مد ظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا یہ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) نے اپنی عمر کے پچیس سال کامیابی سے مکمل کر لئے ہیں فقیر یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب کامیابی آپ حضرات کے خلوص و محبت اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہٗ کا فیضان ہے جس کی وجہ سے یہ امر ممکن ہو سکا۔ ان پچیس سالوں میں اعلیٰ حضرت پر ادارہ کی جانب سے جو کام ہوا کانفرنسیں منعقد ہوئیں تحقیقی مقالات پیش کئے گئے اور امام اہل سنت کی سیرت کے مختلف گوشوں پر کتب سامنے آئیں اعلیٰ حضرت کی عبقری شخصیت کو عالم میں متعارف کروایا گیا اس کا سہرا آپ حضرات کے سر ہے۔ کیونکہ آپ نے وقت کی اس ضرورت کو محسوس کیا اور اس کو پورا کرنے کے لئے دن رات محنت کی جس کا نتیجہ آج سب کے سامنے ہے فقیر سمجھتا ہے کہ امام اہل سنت کے سلسلے میں ادارے کا کام اظہر من الشمس ہے اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی ان مساعی جمیلہ کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل قبول فرمائے اور ان کا بہترین اجر عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم*

= طالب دعا =
= خاکپائے مخدوم سمنانی =
مخدوم زادہ سید محمد اشرف جیلانی
ولی عہد سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد
فردوس کالونی کراچی

Saleem Ullah Jundran

B.A. (Punjab University Position)
M.A. English Language & Literature (PU)
M.Ed. (Roll of Honour) PU
M.A. Teaching of English as a
Foreign Language (TEFL (AIOU))

Ph.D. Scholar,
Institute of Education & Research
University of the Punjab, Lahore
(National Best Teacher Award)
(National Award for the Promotion of
Children Literature)

Date 13/2/05

Ref. No.

مجی ومکرمی جناب صاحبزادہ وجاہت رسول قادری صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ:......................................

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی ویب سائٹ کے اجراء، امام احمد رضا سلور جوبلی کانفرنس ۲۰۰۵ء کے انعقاد اور اس اہم موقع پر رضویات پر تحقیقی کتب کی اشاعت کے عظیم الشان منصوبہ پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ رب العزت فیضان مصطفی ﷺ اور فیض رضا کا صدقہ آپ کو تادیر صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور اعلیٰ ترین صلاحیتوں سے مالا مال رکھے!

مطالعۂ رضویات کے فروغ وترقی کی خاطر چند معروضات پیش خدمت ہیں:۔

(۱) ڈائریکٹریٹ آف رضویات رائٹرز تشکیل دی جائے: اس کیلئے کوئی خاص معیار ترتیب دیا جائے مثلاً کم از کم ایک معیاری کتاب یا کم از کم چار معیاری ریسرچ پیپرز کی رضویات کے موضوع پر اشاعت کو بنیادی شرط قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۲) پینل آف رضویات ایکسپرٹس مرتب کیا جائے: اس ضمن میں رضویات پر Ph.D درجہ کے کم از کم ایک اور ایم فل درجہ کے کم از کم دو مقالہ جات کی نگرانی یا رضویات کے موضوع پر Ph,D ڈگری کا حصول یا 6-5 رضویات پر لکھے گئے آرٹیکلز کی refreed جرنلز میں اشاعت کی شرائط رکھی جاسکتی ہیں

(۳) سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کسی پرائیوٹ/ پبلک سیکٹر یونیورسٹی کے کیمپس میں کیا جائے: تاکہ جامعاتی سطح پر اعلیٰ افکارِ رضا کا ابلاغ کیا جاسکے۔

(۴) امام احمد رضا سلور جوبلی کانفرنس کے موقع پر مدعو رضویات ایکسپرٹس/ رضویات رائٹرز/ رضویات ریسرچرز کے ساتھ الگ الگ in-house مذاکراتی سیشنز جس میں رضویات کے مطالعہ کے موثر ابلاغ، عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق نئے اور جدید موضوعات کے شعبہ میں تحقیق اور ذوغِ رضویات کے حوالہ سے اہم تحقیقی مشکلات کے ممکنہ حل جیسے موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کے بعد تجاویز لائحہ عمل مرتب کیا جائے۔

(۵) رضویات پر اعلیٰ تحقیقی شاہکاروں کی اشاعت کیلئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو رضویات رائٹرز کیلئے معقول (Terms & Condition) طے کرنی چاہیے جس سے رضویات رائٹرز کو معقول Recognition بھی ملے گا اور موثر Incentive بھی دستیاب ہو سکے گا۔ اس لائحہ عمل کے تحت ہر سال قومی میڈیا کے ذریعے معیاری مسودات اشاعت کیلئے طلب کیئے جائیں۔

(۶) بین الاقوامی جامعۂ امام احمد رضا کے قیام کیلئے کسی پبلک/ پرائیوٹ یونیورسٹی کے ریٹائرڈ وائس چانسلر کی بطور پراجیکٹ ڈائیریکٹر خدمات حاصل کر کے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے بارے میں موئثر لائحہ عمل طے کیا جائے۔

میں نے اس سلسلہ میں ابتدائی خاکے کے طور پر 6-5 صفحات پر مشتمل ایک پلان بھجوا دیا تھا موزوں سمجھیں تو اس ضمن میں ابتدائی طور پر ایسے رضوایات ایکسپرٹس اور دیگر رضوی تحقیقی اداروں کے سربراہان کو بھی اپنے ریمارکس کیلئے بھجوائیں تاکہ غور وخوض کے بعد Refined ایکشن پلان سامنے آسکے۔

پہلے میں نے یہ پروفیسر مجیب احمد صاحب کو چیک کرایا ہے کچھ ضروری ترامیم انہوں نے لگائی ہوئی تھیں۔

(۷) ''معارف رضا'' کے مستقل کالموں میں قسط وار مضامین کی بجائے ہر شمارہ میں ترجیحاً مکمل مضامین شائع کیئے جائیں راقم کو''معارف رضا'' کے ایک مستقبل قاری نے بار بار اس تشنگی سے مطلع کیا ہے کہ قسط وار مضامین سے قاری کی دلچسپی قدرے کم ہوجاتی ہے۔

(۸) جب تک بین الاقوامی جامعہ امام احمد رضا کا منصوبہ مکمل نہیں ہوجاتا اس دوران کسی پرائیوٹ/ پبلک سیکٹر کی چارٹرڈ یونیورسٹی میں ایم فل رضویات / پی ایچ ڈی رضویات کیلئے امام احمد رضا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے قیام کیلئے کوششیں کی جائے۔ پنجاب میں عنقریب نئی قائم ہونے والی بابا فرید الدین انٹرنیشنل یونیورسٹی پاکپتن میں اسی انسٹی ٹیوٹ کے قیام کے بارے میں سوچا جاسکتا ہے۔

(۹) :"Rizwiyyat as a Discipline" کے موضوع پر تحقیق وقت کی اہم ضرورت ہے اس موضوع پر تحقیق کیلئے کام کا آغاز کیا جائے۔

(۱۰) امام احمد رضا کی عربی/ فارسی کتب کے ترجمہ کیلئے ماہر ٹرانسلیٹرز کی خدامت حاصل کی جائیں۔

(۱۱) حضور والا تجاویز دینا تو آسان ہوتا ہے تاھم عمل درآمد نہایت ہی مشکل کام ہوتا ہے میں نے عاجزانہ جسارت کرتے ہوئے چند اہداف کا تعین کیا ہے تا کہ جہاں تک ممکن ہو اس سمت کام کے بارے کے ممکنہ عملی اقدامات کیئے جاسکیں۔

دعا گو نیاز مند ممنون

آپ کی خصوصی دعاؤں اور شفقت کا خواہاں

سلیم اللہ جندراں

۱۶-۰۳-۲۰۰۵

محترم جناب سید وجاہت رسول قادری صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل

سلام مسنون

میں سب سے پہلے ادارہ کے تمام اراکین کو سلور جوبلی کے موقع پر عظیم الشان امام احمد رضا کانفرنس منعقد کرنے پر صمیم دل سے ہدیہ تہنیت پیش کرتی ہوں۔ راجہ محمد طاہر رضوی مرحوم ایڈووکیٹ تادم زیست ادارہ کی زیر نگرانی پیغام رضا جہاں بھر میں پہنچانے کیلئے کوشاں رہے۔ قدرت نے انہیں زیادہ دیر اس روشنی کو پھیلانے کی مہلت نہ دی لیکن میں سمجھتی ہوں کہ آپ کا ادارہ انکے عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں جس سرگرمی سے کوشش کر رہا ہے وہ یقیناً انکی روح کیلئے باعث تسکین ہوگا۔ بلاشبہ امام احمد رضا قادری برکاتی عالم اسلام کی وہ بلند پایہ ہستی ہیں جن کی نظیر ماضی قریب میں نہیں ملتی۔ اور یہ بات تمام عالم اسلام کیلئے باعث مسرت ہے کہ ادارہ تحقیقات نے جس طریقے سے آپ کا پیغام چہار دانگ عالم میں پھیلایا ہے وہ بھی قابل تقلید وستائش ہے۔ میری دعا ہے کہ ادارہ حضرت مسعود ملت اور آپ جیسے عظیم لوگوں کی نگرانی میں خوب خوب پھلے پھولے۔ اور ترقی کی تمام تر منازل سے بخوبی آشنا ہو

والسلام

بیگم راجہ طاہر محمود رضوی ایڈووکیٹ

۱۱ مارچ ۲۰۰۵

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

نبیرۂ اعلیٰ حضرت سبحانی میاں
محمد سبحان رضا خان
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ
متولی رضا مسجد رضا نگر محلہ سوداگران بریلی شریف

حجۃ الاسلام مولانا الشاہ محمد حامد رضا خاں رضی اللہ عنہ
مفتی اعظم مولانا الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں رضی اللہ عنہ
مفسر اعظم مولانا الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں رضی اللہ عنہ
قائد ملت مولانا الشاہ محمد ریحان رضا خاں رضی اللہ عنہ

Ph. 455624 Fax. 474627(0091-581) Mobile Number 9837169130 E.Mail-Subhani Mian@Yahoo.Com
E.Mail-alahazrat786@rediffmail. Com. Website www.alahazrat.org.

آہ! الحاج محمد شفیع حامدی مرحوم

فقیر کو شیدائے اعلیٰ حضرت، فدائے سنیت الحاج محمد شفیع صاحب حامدی (کراچی) کے انتقال پرملال کی خبر بہت تاخیر سے ملی۔ معلوم ہوا کہ وہ یکم ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ کو داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

اپنے جد امجد سیدنا حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کے چہیتے مرید محترم الحاج محمد شفیع صاحب کے انتقال پرملال کی خبر سے فقیر کو دلی صدمہ ہوا۔ مرحوم بہت ہی متقی، پرہیزگار، مسائل شرعیہ کے واقف کار اور اعلیٰ حضرت و حجۃ الاسلام کی حیات اور کارناموں کے متعدد زریں پہلوؤں پر اہم معلومات رکھتے تھے۔ آپ نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی (پاکستان) کے فروغ کیلئے خود کو وقف کر رکھا تھا۔ آپ حضرت مفتی تقدس علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ اور میرے والد گرامی قدر حضرت ریحان ملت علامہ مولانا ریحان رضا خاں صاحب قبلہ رحمانی میاں قدس سرہ کے از حد نیازمند غرضیکہ خانوادۂ رضویہ کے ہر فرد کے عقیدت کیش تھے۔

مولائے قدیر مرحوم کو جنات عالیہ میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم!

فقیر قادری محمد سبحان رضا خاں سبحانی غفرلہ

مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے علمی، فقہی اور سیاسی کارنامے

تحریر: ترک ولی محمد قادری

مولانا احمد رضا خاں بریلوی اپنے دور کے عظیم مدبر، متبحر، عالم، مفکر، فلسفی، سائنس دان اور قانون دان تھے، انہوں نے اپنی تعلیمی، سیاسی، اصلاحی، سائنسی، معاشی نظریات پیش کیئے۔ وہ عہد آفرین، نابالغہ روزگار، عہد ساز و ہمہ جہت شخصیت کے مالک اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے، فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ 70 سے زیادہ علوم وفنون پر حاوی تھے مگر عشق مصطفی ﷺ ان پر حاوی تھا۔ علمائے متاخرین جن میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا شمار ہوتا ہے، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے، مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بریلی کے ایک خوشحال گھرانے سے تھا۔ آپ کے اجداد افغانستان سے 1739 میں ھندوستان آئے آپ کا خاندان دینی علوم کے ساتھ ساتھ عشق رسول ﷺ سے بھی سرشار تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بریلی شہر یوپی کے مشہور محلہ جسولی میں پیدا ہوئے جہاں آپ کا آبائی مکان تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد حضرت مولانا شاہ رضا علی خاں رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی مکان میں زندگی گزاری تھی۔ مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10 رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ رجون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی نام المختار ہے المختار سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہجری کے عدد ۱۲۷۲ھ نکلتے ہیں فاضل بریلوی کا اسم گرامی محمد رکھا گیا آپ کے دادا نے آپ کا نام احمد رضا تجویز کیا۔

مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک وھند میں ۱۴ویں صدی ہجری کے جلیل القدر عالم، عبقری، فقہی، عظیم محدث، مفسر، ریاضی داں، سائنس داں، مدبر، سیاست داں اور شاعر تھے علوم ریاضی اور جدید سائنس میں آپ کی مہارت کی ماہر ریاضیات ڈاکٹر سر ضیاء الدین سابق وائس چانسلر علیگڑھ یونیوسٹی نے تعریف کی اور نوبل انعام کا مستحق قرار دیا۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے قلم سے اسرار رموز کے سوتے پھوٹتے تھے اور روحانیت و معرفت کے چشمہ اُبلتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور شریعت اسلامیہ پر عمل کر کے گذاری انہوں نے علم کے چراغ روشن کئے اور شمع کی مانند تاریک دلوں کو علم نافع اور عشق جمال مصطفی ﷺ کی ضیاء پاشیوں سے منور کیا۔

فاضل بریلوی کے علمی کارنامے

مولانا احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو ۵۵ علوم وفنون میں مہارت حاصل تھی جس کا انہوں نے خود ذکر کیا ہے اور تمام علوم وفنون کی تفصیلات دی ہیں ۲۱ علوم وفنون انہوں نے اپنے والد سے حاصل کئے جس کی تفصیل یہ ہے قرآن، حدیث، اصول حدیث، فقہہ، اصول فقہہ، تفسیر، اصول تفسیر، عقائد، کلام، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، منطق، مناظرہ، فلسفہ

تکسیر، ہیأۃ، حساب، ھندسہ، باقی علوم دوسرے علماء واساتذہ سے حاصل کئے اور اپنی فکرِ خداد سے اُن میں مہارت پیدا کیا۔

آج زمانہ فاضل بریلوی کے علم وفن کا معترف ہے یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کہ تقریباً 35 جامعات میں اسکالرز مولانا موصوف کے حوالے سے Ph.D کے مقالے لکھ رہے ہیں پاکستان میں بھی مختلف شہروں کی یونیورسٹیوں میں محقق فاضل بریلوی کی زندگی کے مختلف زاویوں پر تحقیقی مقالات لکھ کر ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کارناموں کا احاطہ کرنا محال ہے کیونکہ ان کی زندگی مختلف شعبوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر شعبہ میں انہوں نے انفرادی حیثیت حاصل کی اور بعض امتیازات کو اپنی ذات سے مختص کرلیا۔

حضرت رضا بریلوی کے فقہی کارنامے

مولانا احمد رضا خاں جیسی شخصیت صدیوں میں پیدا ہوتی ہے وہ نہ صرف عجم بلکہ اہل عرب میں بھی مشہور تھے۔ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ المعروف بہ فتاویٰ رضویہ علوم و معارفِ اسلامیہ کا انسائیکلوپیڈیا ہے جس سے اہل علم تادیر اپنی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ فتاویٰ رضویہ جو ۱۲ رجلدوں پر مشتمل تھا اب رضا فاؤنڈیشن لاہور سے ۲۸ جلدوں میں جدید تخریجات کے ساتھ شائع ہوگیا ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی ججوں اور بیرسٹروں نے بھی بہت تعریف کی ہے ڈاکٹر محمد اقبال نے بھی فتاویٰ رضویہ کو بہت سراہا ہے۔ دورِ حاضر کے جج صاحبان بھی فتاویٰ رضویہ کے مطالعہ سے متاثر ہوئے ہیں سندھ ہائی کورٹ لائبریری میں ایک سیکشن الگ سے قائم ہے جہاں جج صاحبان اور وکلاء فاضل بریلوی کے علوم وفنون سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ فقہ وحدیث پر آپ کی نظر کا وسیع وگہری تھی ان کے عالمانہ محققانہ فتاویٰ مخالف وموافق ہر طبقہ کے مطالعہ کے لائق ہے۔

مولانا احمد رضا خاں کے سیاسی کارنامے

فاضل بریلوی ایک عظیم سیاسی مدبر بھی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی تدبر وبصیرت نے مسلمانوں کے اندر جداگانہ تشخص کا احساس بیدار کیا اور ان کو سیاسی اقتصادی آزادی کی وہ راہ دکھائی جو پاکستان کے حصول پر منتج ہوئی۔ وہ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے جنہوں نے برصغیر میں دوقومی نظریہ پیش کیا جو آگے چل کر اکابرین تحریک پاکستان کا منشور بن گیا۔ فاضل بریلوی نے اس وقت دوقومی نظریہ پیش کیا جس وقت عمائدین ملت اسلامیہ بھی ہندو مسلم اتحاد کے نعروں سے متاثر ہو رہے تھے انہوں نے علمی، مذہبی اور دینی خدمات کے علاوہ سیاسی ومعاشرتی محاذ پر بھی رہبری ورہنمائی کا فریضہ بدرجہ احسن سرانجام دیا مسلم معاشرے کو برائیوں سے پاک کرنے کیلئے بڑی جدوجہد کی اور ان برائیوں کی نشاندہی کی جو منشاء شریعت کے خلاف حرام وناجائز ہیں۔

............☆☆☆............

بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے انسانوں کے لئے نفع بخش ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

بنگلہ دیش میں امام احمد رضا کے چرچے

تحریر : غلام مصطفیٰ رضوی، نوری مشن (مالیگاؤں)

اللہ عزوجل اور رسول مکرم ﷺ کی عظمتوں کے دیئے امام احمد رضا نے قلب ونظر میں روشن کئے۔ ان کی ذات سنت نبوی کی آئینہ دار تھی، ان کا ہر وقت ہر لمحہ محبوب کردگار ﷺ کی یادوں میں کھویا رہتا تھا۔ وہ خود اس کیفیت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرا سب کچھ دیارِ محبوب میں پہنچ چکا ہے ۔

جان ودل ہوش وخرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اسی عشق نے امام احمد رضا کی ذات کو عروج عطا فرمایا' اور آج شمال و جنوب اور مشرق ومغرب ہر جہت امام احمد رضا کا چرچا ہے ان کے علم کا شہرہ ہے۔ عالمی دانش گاہوں میں دانش وروں کی جھرمٹ میں علمی مجالس میں امام رضا کے تذکرے ہورہے ہیں ہر بلادوامصار میں ان کا سلام وکلام پڑھا جارہا ہے علامہ محمد عبدالمبین نعمانی فرماتے ہیں:

'' آج پوری دنیا میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ پر تحقیق کا کام ہورہا ہے۔ آپ کا سلام ''مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' آج پوری دنیا میں پڑھا جاتا ہے، ھندوستان میں بھی' بیرون ملک بھی، گجرات میں بھی بنگال میں بھی پنجاب میں بھی، یوہی مصر، انگلینڈ، امریکہ، افریقہ، ہالینڈ و بنگلہ دیش وسوڈان و پاکستان میں بھی آپ کے سلام کی دھوم مچی ہے۔ جو بارگاہِ رسالت میں آپ کی مقبولیت کی بین دلیل ہے..........''

بنگلہ دیش میں امام احمد رضا کی دینی وعلمی خدمات پر چھ(۶) ادارے کام کررہے ہیں اشاعتی وقلمی طور پر بھی تعمیری پیش رفت ہورہی ہے۔

۱۹۹۸ء میں اعلیٰ حضرت فاؤنڈیشن کا قیام چاٹگام میں عمل میں آیا۔ مولانا محمد بدیع العالم رضوی اسکے صدر اور ایڈوکیٹ مصاحب الدین بختیار، جنرل سکریٹری ہیں اسی طرح ۱۹۹۸ میں ہی رضا اسلامک اکیڈمی قائم ہوئی جس صدر ڈاکٹر مولانا محمد بدیع العالم رضوی صاحب ہیں۔ ان اداروں ادارے نے گراں قدر اشاعتی کارنامے انجام دیئے ہیں اور رضویات میں تحقیق وریسرچ کی نئی راہیں دکھائی ہیں۔

امام احمد رضا کی کتابوں اور علمائے اہلسنت کے علاوہ رضویات کے حوالے سے لکھی گئی کتابوں کے بنگلہ زبان میں تراجم کا کام بھی سرعت کے ساتھ جاری ہے۔ ساتھ ہی اردو عربی اور انگریزی میں بھی اشاعتی کام انجام پارہے ہیں رضا ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز (چٹا گانگ) بھی فروغ رضویات میں فعال کردار ادا کررہا ہے اس ادارے کے چیئر مین حضرت مولانا عبدالمنان صاحب حفظہ الحنان ہیں۔ اس ادارے کی طرف سے ابتک مولانا موصوف کی کتابیں اور بنگلہ تراجم شائع ہوئے ہیں ان میں چند یہ ہیں:

(۱) حسام الحرمین: از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی (بنگلہ)
(۲) امام احمد رضا علماء دیوبند کی نظر میں: مصنفہ سید صابر حسین شاہ بخاری (بنگلہ)
(۳) پیکر نور ﷺ (مصنفہ: علامہ عبدالحکیم شرف قادری (بنگلہ)
(۴) اندھیرے سے اُجالے تک (مصنفہ: علامہ عبدالحکیم شرف قادری (بنگلہ)
(۵) برکاتِ میلاد شریف (مصنفہ: علامہ شفیع اوکاڑوی (بنگلہ)
(۶) حج بیت اللہ وزیارت مدینہ منورہ (مصنفہ: مولانا عبدالمنان)

درج ذیل دو کتابوں کے بنگلہ زبان میں تراجم عنقریب شائع ہونے والے ہیں۔ مترجم مولانا عبدالمنان ہیں:

(۱) کنزالایمان مع حاشیہ نورالعرفان: از اعلیٰ حضرت ومفتی احمد یار خان نعیمی
(۲) مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی۔

مولانا عبدالمنان صاحب کا ائندہ کیلئے یہ عزم ہے کہ حیات اعلحضرت (مکمل) از ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری اور فتاویٰ رضویہ (مترجم، مکمل) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاھور کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کریں گے (انشاءاللہ)۔ اللہ عزوجل ان کے اس عزم صمیم کو پایہ تکمیل تک پہنچائے آمین۔

ماہنامہ معارف رضا کراچی کے ایڈیٹر و ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے صدر محترم صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری دو مرتبہ بنگلہ دیش کا سفر کر چکے ہیں اس دوران سید صاحب نے وہاں کی مجالس، پروگرام، منصوبوں اور سرگرمیوں کا جائزہ لیا، متعدد علمی و دینی مجالس کے حوالے سے آپ نے تحریر کیا ہے کہ وہاں ہونیوالی علمی و دینی مجالس میں زیادہ تر نعتیں اور منقبتیں اعلیٰ حضرت کی پڑھی جاتی ہیں۔

بنگلہ دیش میں دینی سرگرمیوں کے حوالے سے انجمن عاشقان مصطفیٰ بھی کافی سرگرم ہے، جس کے بانی فقیہ بنگال علامہ قاضی محمد امین الاسلام ہاشمی صاحب ہیں اس انجمن کا قیام ۱۹۸۰ء میں ہوا۔ اشاعتی کاموں کے علاوہ عید میلاد النبی ﷺ، معراج النبی ﷺ اور اعراس بزرگان دین جیسے مواقع پر کانفرنسوں کا انعقاد بھی ہوتا ہے۔ اس ادارے نے ایک ماہنامہ بھی شائع کیا تھا جو کسی سبب بند ہو گیا۔ اس ادارہ کے ماتحت بہت سی تنظیمیں اور ذیلی ادارے قائم ہیں۔

ماہنامہ ''ترجمان اہلسنت'' بنگلہ دیش سے نکل رہا ہے بحمداللہ تعالیٰ یہ ماہنامہ مسلکِ امام احمد رضا کی سوغات بانٹ رہا ہے اور کامیابی سے جاری ہے۔ جسکی ابتداء ۱۹۷۷ میں پیر طریقت علامہ قاری سید محمد طیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ ڈھاکہ شہر میں مولانا حافظ عبدالجلیل صاحب بھی فروغ رضویات اور مسلک اعلحضرت کی اشاعت کے حوالے سے اہم خدمات انجام دے رہے ہیں آپ ابتک ۲۰ سے زیادہ کتب کا بنگلہ میں ترجمہ کر چکے ہیں جس میں علامہ شاہ حسین گردیزی صاحب کی معرکۃ الآراتصنیف ''سید احمد بریلوی اور معرکہ بالاکوٹ'' بھی شامل ہے۔

امام احمد رضا کے مشن کے فروغ کیلئے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے بنگلہ دیش کا دوسرا سفر جنوری ۲۰۰۴ء میں فرمایا اس موقع پر آپ نے کئی نشستوں سے خطاب فرمایا اور مسلک اعلیٰ حضرت کے مشن کے ابلاغ میں بنگلہ دیش کے علماء مشائخ اور ادارے کی خدمات کو سراہا۔

ماضی قریب میں علامہ کوب نورانی (صاحبزادہ گرامی علامہ محمد شفیع اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ) بنگلہ دیش مدعو کیئے گئے تھے آپ نے اپنے دورہ میں مسلک اعلیٰ حضرت کیلئے جاری سرگرمیوں کا مشاھدہ فرمایا تھا اور فروغ رضویات کیلئے ترغیبات دی تھیں۔ اسی طرح بیرون ممالک سے علماء اہلسنت کی آمد جاری رہتی ہے۔ پاکستان کے کئی ایک رسائل بنگلہ دیش ماہ بہ ماہ پہنچتے ہیں۔ بالخصوص رضویات کے حوالے سے شائع ہونے والا ماہنامہ ''معارف رضا'' کراچی متواتر ارسال ہوتا ہے۔ ہر سال یوم رضا بھی منایا جاتا ہے اور محدث بریلوی کی خدمات کو اُجاگر کیا جاتا ہے محبت رسول ﷺ کے حوالے سے پیغامات امام احمد رضا کی ترسیل و ترویج کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆

برطانوی نومسلم افراد میں محدث بریلوی کی مقبولیت

تحریر: غلام مصطفیٰ رضوی

بنام اسلام وجود میں آنے والے فرقوں کی ایک بھیڑ ہے جن میں حق و صداقت کی شناخت کرنا آسان نہیں۔ یوں تو سبھی فرقے اسلام کے دعویدار ہیں مگر سوائے اہلسنت والجماعت کے سبھی فرقوں کا یہ حال ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے اربعہ، صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیاء کرام سلف و صالحین ان میں سے کسی کو مانتے ہیں تو کسی کی توھین کرتے ہیں اس طرح ان کے دامن توھین و بےادبی سے آلودہ ہیں۔

امام احمد رضا محدث بریلوی نے اسلام کے اصولوں کی حفاظت کی اور اھل سنت و جماعت کی تعلیمات کو واضح فرمایا جس میں ادب ہے احترام اور توازن و عدل ہے اور یہ پیغام رضا ''محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کا فیضان ہے یہی سبب ہے کہ مادی دنیا سے نکل کر جب کوئی فرد اسلام کے دامن عافیت میں آتا ہے تو اسلام کا فیضانِ حقیقی چہرۂ اہل سنت و جماعت میں ہی پاتا ہے کیمرج یونیورسٹی کے انگریز پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون جنہوں نے ۱۹۸۸ میں اسلام قبول فرمایا وہ اسلامک ٹائمز (The Islmais Times) میں یہی لکھتے ہیں کہ سنی اسلام ہی سچا اسلام ہے۔

ڈاکٹر محمد ہارون نے امام احمد رضا سے تعارف کے بعد رضویات پر کام کا آغاز کیا محدث بریلوی پر ۲۰ سے زیادہ مقالے اور تقریباً ۵ کتابیں لکھیں۔ ۱۹۹۸ میں آپ کا انتقال ہوا۔ انتقال سے قبل امام احمد رضا کے ترجمہ کنز الایمان پر مع تفسیر انگریزی میں کام کر رہے تھے۔ اپنی کتاب ''امام احمد رضا کی عالمی اہمیت'' میں سائنس کے حوالے سے لکھتے ہیں ''امام احمد رضا سائنس کے مقابل اسلام کا دفاع کرنے اور سائنس کی حدیں واضح کرنے کی کاوشوں کی وجہ سے عالمی اھمیت کی حامل شخصیت ہیں۔ صرف امام احمد رضا کے طریقے کو اپنا کر ہی مسلم دنیا اپنے تباہ کن حالات سے پیچھا چھڑا سکتی ہے۔

ڈاکٹر موصوف اپنا قلمی نام ''رضوی'' لکھا کرتے تھے۔ امام احمد رضا کی بہت سی کتابوں کی ایڈیٹنگ کی اور ان کی اشاعت میں رضا اکیڈمی برطانیہ کی معاونت کی۔

انگلینڈ کی ڈربی یونیورسٹی کے لیکچرار احمد یوسف اینڈ ریوز نے ۱۹۸۶ء میں اسلام قبول کیا۔ آپ انگریز تھے امام احمد رضا سے بہت متاثر تھے وہ محدث بریلوی کی کتابوں کو اردو داں حضرات سے پڑھوا کر سنتے اور انگریزی میں مقالہ تیار کرتے۔ ان کا انگریزی مقالہ Imam Ahmad Raza British Convert to Islam برطانیہ سے شائع ہوا جس میں موصوف نے برطانوی نومسلموں پر امام احمد رضا کے اثرات کا بھرپور تذکرہ فرمایا ہے وہ اس بات کا بطور خاص ذکر کرتے ہیں کہ اسلام کے دامن میں آنے والے نومسلم روحانیت کے متلاشی ہوتے ہیں امام احمد رضا نے اسلام کی روحانی اقدار کی حفاظت کی اور اسکی روایات کی پاسداری کی اسطرح روحانیت کے متلاشیان امام احمد رضا سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

برطانیہ کی نومسلمہ محترمہ آفیہ اور محترمہ مریم نے اسلامک ٹائمز برطانیہ (The Islamic Time) کیلئے بہت سے مضامین لکھے ہیں اور وقتاً فوقتاً امام احمد رضا کی عظمتوں اور علمی مقام کو ھدیۂ تحسین پیش کرتے رہے ہیں۔

یہ امر بھی باعث مسرت ہے کہ رضا اکیڈمی برطانیہ سے بہت سے انگریز نومسلم وابستہ ہیں اور وہ رضا اکیڈمی کے علمی و تحریری و اشاعتی کاموں میں شریک ہوتے رہتے ہیں نیز رضا اکیڈمی برطانیہ نے انگریزی میں امام احمد رضا کی کتابوں کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس سے اسلام کے دامن میں آنے والے بہت سارے انگریز نومسلم رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے جیسا کہ رضا اکیڈمی برطانیہ کی اشاعتی رپورٹ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے۔

ابتک برطانیہ سے ترجمہ قرآن کنز الایمان کے علاوہ امام احمد رضا کی تقریباً ۴۰ چالیس کتابوں کے انگریزی تراجم شائع ہو چکے ہیں الحمدللہ یہ علمی سفر جاری ہے اور وہاں کے نومسلموں میں امام احمد رضا محدث بریلوی کے چرچے روز بروز بڑھ رہے ہیں۔

مغربی دنیا میں امام احمد رضا کے چرچے

تحریر : غلام مصطفیٰ رضوی، نوری مشن (مالیگاؤں)

مغربی دنیا میں امام احمد رضا کا تعارف کروانے میں ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کا نمایاں کردار ہے سب سے پہلے امام احمد رضا پر آپ نے انگریزی میں مقالہ لکھا جو شائع ہوا اور مغرب کی وادیوں میں اس طرح امام احمد رضا کے نام اور کام سے واقفیت بڑھتی گئی۔

برطانیہ کے شہر اسٹاپچورٹ میں اگست ۱۹۷۹ء میں رضا اکیڈمی قائم ہوئی جسکے چیئرمین حاجی محمد الیاس کشمیری ہیں۔ آپ کی نگرانی میں اسلامیات ورضویات پر درجنوں کتابیں انگریزی زبان میں شائع ہوچکی ہیں جن میں امام احمد رضا کی تقریباً چالیس کتابیں شامل ہیں۔ وہ ہر ماہ انگریزی مجلّہ اسلامک ٹائمز نکالتے ہیں اس میں لکھنے والوں کا ایک حلقہ ہے اور قارئین میں اپنے بھی ہیں اور بیگانے بھی، نومسلم بھی ہیں اور انگریز بھی یہ مجلّہ مغرب میں فکرِ رضا کا ترجمان ہے۔

علامہ رشد القادری علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں ۱۹۷۰ء کے بعد کے عرصے میں ایک اور مجلّہ الدعوۃ الاسلامیہ شائع ہوتا تھا جسکی ادارت علامہ قمر الزماں اعظمی کے سپرد تھی اسی طرح ایک انگریزی میگزین کی اشاعت بھی ورلڈ اسلامک مشن فورم سے ہر ماہ ہوتی تھی ان رسائل میں امام احمد رضا کی تعلیمات پر ہر ماہ کچھ نہ کچھ مواد ضرور ہوتا تھا۔ اسی طرح مغربی دنیا سے غیر اردو داں طبقے کیلئے انگریزی مجلّہ ''Message میسج'' بھی رضویات کا جام تقسیم کررہا ہے۔

ہمارے دیرینہ کرم فرما ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی اب انگریزی میں مستقل کام کررہے ہیں وہ امام احمد رضا کی کتابوں کو انگریزی میں منتقل کرتے رہتے ہیں اور رضا اکیڈمی برطانیہ انہیں تزئین سے آراستہ کر کے انگریزی خواں طبقے میں پہنچاتی ہے۔

برطانوی انگریز نومسلم ڈاکٹر محمد ہارون نے رضویات پر بہت ہی منظم انداز میں کام کیا ہے۔ انہوں نے امام احمد رضا کے جدید نظریات کا مطالعہ کیا اور پھر اسی پر کتابیں اور مقالات لکھے۔ ان کا قلم ۱۹۹۸ء تک جہانِ رضویات کی سیر کراتا رہا۔ تفصیل کیلئے راقم کا مقالہ ''امام احمد رضا اور برطانوی انگریز نومسلم ڈاکٹر محمد ہارون'' (مطبوعہ مالیگاؤں) ملاحظہ فرمائیں۔

مبلغ اسلام پیر سید معروف نوشاہی کی فرمائش پر ڈاکٹر سید محمد حنیف فاطمی (متوفی ۱۹۹۵ء) نے کنز الایمان کا انگریزی میں ترجمہ فرمایا جسکے متعدد اڈیشن برطانیہ سے شائع ہوئے ڈاکٹر موصوف نے امام احمد رضا کی علم غیب مصطفیٰ ﷺ پر عربی تصنیف ''الدولۃ المکیۃ'' کا انگریزی ترجمہ فرمایا اسکی اشاعت رضا اکیڈمی برطانیہ نے کی۔

پروفیسر غیاث الدین قریشی (متوفی ۱۹۹۷ء) یورپ کی ایک کالج میں انگریزی لٹریچر کے لیکچرار تھے انہوں نے امام احمد رضا کے مشہور سلام'' مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کا انگریزی میں ترجمہ کیا محدث بریلوی کی کتاب ''تمہیدِ ایمان'' کو انگریزی میں ترجمہ فرمایا اسی طرح امام احمد رضا کے دیوان'' حدائق بخشش'' کی ۷۵ نعتوں کا انگریزی نظم میں ترجمہ کیا اور اہل علم سے داد حاصل کی۔ مادی دنیا میں امام احمد رضا کے روحانی انقلاب کی کرنیں پہچائیں۔ محبت رسول ﷺ کا ابلاغ کیا۔

وہاں نغماتِ امام احمد رضا کی خوشبوئیں پھیلائیں۔

وہ چمن میں کیا گیا سارا گلستاں کھِل اُٹھا !

امریکہ میں امام احمد رضا کا ذکر آپ کے خلیفہ مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے کافی پہلے ہو چکا ہے علامہ صدیقی نے وہاں کئی مساجد تعمیر کی ہیں۔ امریکہ کی کیلی فورنیا یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے پروفیسر ڈاکٹر باربرا ڈی منکاف نے انگریزی میں ایک کتاب لکھی: Muslim Religious Leader Ship in India اس کتاب میں ڈاکٹر موصوفہ نے امام احمد رضا کے سلسلہ طریقت تعلیمی نظریات اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد مرحوم سے امام احمد رضا کے تعلقات پر روشنی ڈالی ڈاکٹر موصوفہ کی ترغیب پر ڈاکٹر اوشا سانیال نے امام احمد رضا پر پی ایچ ڈی کی جس کا موضوع تھا: A History of the Barelvi Movement in British India 1900 - 1947 یہ مقالہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس دھلی سے شائع ہوا۔

۱۹۷۲ء کے بعد ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی کاوش سے لیڈن یونیورسٹی ہالینڈ کے مستشرڈاکٹر جے۔ ای۔ ایس بلیان، امام احمد رضا سے متعارف ہوئے۔ انہوں نے امام احمد رضا کی فقہی خدمات سے آگاہی حاصل کی اپنا ایک مقالہ ۱۹۸۶ء میں مغربی جرمنی کی ہائڈل برگ یونیورسٹی کے ایک سمینار میں پڑھا جس میں فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے متعدد مقامات پر دیئے۔

امام احمد رضا کی فقہی خدمات کا تذکرہ ڈاکٹر بلیان نے اپنے بہت سے مقالہ جات میں کیا ھے جنکی اشاعت ہنگری اور فرانس سے بھی ہوئی ہے

ڈاکٹر ڈبلیو ٹرال، برھنگم یونیورسٹی برطانیہ کے پروفیسر ہیں انہیں امام احمد رضا کی ادبی خدمات سے لگاؤ ہے پروفیسر غیاث الدین قریشی ڈاکٹر موصوف کی نگرانی میں Imam Ahmed Raza Religious Poetry کے عنوان سے پی ایچ ڈی کرنے والے تھے۔ پروفیسر قریشی کے وصال سے یہ تحقیقی کام پورا نہ ہو سکا۔

جان ایف اے سا ٹر برھنگم یونیورسٹی میں بھی امام احمد رضا کی ادبی خدمات سے متاثر تھے۔ اسی طرح الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کے بہت سے فضلاء یورپ اور مغربی ممالک میں پہنچ کر مسلک امام احمد رضا کی مؤثر خدمات انجام دے رہے ہیں پاکستان کے بہت سے علماء اور مشائخ بھی ابلاغ فکر رضا کیلئے مغرب میں کوشاں ہیں۔ وہاں متعدد اشاعتی، تعلیمی، تبلیغی، اور رفاعی ادارے قائم ہو چکے ہیں علاوہ ازیں مساجد و مدارس کا بھی ایک سلسلہ ہے جو فکر رضویت کی ترویج و اشاعت میں منظم کردار ادا کر رہا ہے۔

☆☆☆
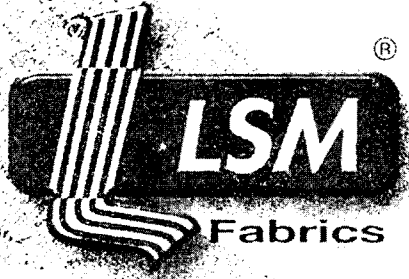
برصغیر کی سیاست میں حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی خدمات

تحریر: ڈاکٹر سید وسیم الدین (شعبہ بین الاقوامی تعلقات وفاقی جامع اردو عبدالحق کیمپس)

ھندوستان کے کانگریس کے لیڈروں کی ذھنیت کا اگر تاریخی طور پر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے کہ کانگریس کے ھندو لیڈروں کے پیش نظر صرف ایک ہی چیز تھی یعنی جس طرح ممکن ہو مسلمانوں کو اتنا کمزور کر دیا جائے کہ وہ سر ہی نہ اُٹھا سکیں، بلکہ اس ملک میں اچھوتوں کی طرح ھندوؤں کے ماتحت ہو کر زندگی گذاریں۔ اس غرض کیلئے انگریزوں سے تعاون کیا گیا۔ انگریز بھی اس سیاست کو اپنے لئے مفید سمجھتے تھے لہذا انہوں نے پوری طرح ھندو قوم کی پشت پناہی کی۔ آہستہ آہستہ ھندو قوم انگرزوں کی امداد سے منظم ہوتی رہی تعلیمی اور مالی ترقیوں پر پہنچ جانے کے بعد کانگریس کے ھندو لیڈروں نے اصلاحات کا مطالبہ کیا جس کو بعد میں ''سوراج'' کا نام دیا گیا اور دنیا کو پریس اور پیسے کے زور سے یہ باور کرایا گیا کہ ہم ھندوستان کی مکمل آزادی چاہتے ہیں۔

سیاست کے میدان میں مجدد ملت حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ و ران کے وابستگان خصوصاً ''دارلعلوم بریلی'' کا عظیم کارنامہ'' جماعت رضائے مصطفٰے'' اور ''کل ھندسنی کانفرنس'' کا قیام ہے، جن کا دینی، علمی سیاسی اور معاشی پروگرام سرزمین ھند پر ابرِ کرم بن کر مسلمانوں کے لئے سائیہ عاطفت اور شدھی تحریک (یعنی مسلمانوں کو زبردستی ھندو (مرتد) بنانے کی تحریک کا سد باب ٹھہرا۔

فخرِ امام اھل سنت حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے عقیدت مندوں نے ھندوستان میں جو سیاسی کارنامے انجام دیئے ہیں وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے جس سے کوئی بھی ذی شعور اور ذی انصاف کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ اس کا اندازہ اس دور (۱۹۵۵۔ ۱۹۴۷) کے اخبارات جرائد اور رسائل کے مطالعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب تحریک خلافت (1921-1919) اور تحریک ترک مولادت کے ھنگامہ خیزیوں میں مسلم زعما اور علماء کی ایک بہت بڑی تعداد' گاندھی کی آندھی'' اور کانگریس کی فسوں سازی کا شکا ہو کر مسلمانوں کو ''ایک قوم ایک وطن'' کے پرفریب نعرے کے تحت ''سوراج'' (یعنی انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے) کی خاطر! اھم شعائر اسلام ترک کرنے اور ھندو تہذیب وتمدن کے بعض مشرکانہ رسوم ومعمولات کو اختیار کرنے کی ترغیب دے رھے تھے اور اسے اسلام کی رواداری سے تعبیر کر رہے تھے۔ یہ بانی دارالعلوم بریلی اور اُن کے عقیدت مند علماء ھی تھے جنھوں نے سب سے پہلے متحدہ قومیت کے دام میں فریب اور گاندھی کی عیاریوں سے مسلمانوں کو باخبر کیا اور ایک بھرپور فتوٰی جاری کیا جس کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے:

''جس وقت سے مسٹر گاندھی کی تحریک آزادی نے ھندوستان کی فضاء کو مسموم بنا رکھا ہے اُس وقت سے لیکر اس وقت تک برابر ملک کے طول و عرض سے دفتر جماعت رضائے مصطفٰی میں استفقاء آرہے کہ .... مسلمان کانگریس میں شرکت کریں یا نہ کریں؟ اور مسٹر گاندھی کی اُٹھائی ہوئی تحریک میں حصہ لیں یا نہ لیں؟ اور مسلمانوں کے حق میں اس تحریک میں شرکت مضر ہے یا مفید؟ دفتر جماعت میں اس وقت تک جس قدر سوالات آئے اُن کا جواب برابر لکھا گیا مگر پھر بھی سوالات کا سلسلہ بند نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہم ایک اعلان چھاپ کر مسلمانانِ ہند کو مطلع کر دیں کہ شریعت طاہرہ مسلمانوں کو کانگریس میں شرکت کرنے اور ھندوؤں کے ساتھ اتحاد کر کے مسٹر گاندھی کی اُٹھائی ہوئی تحریک آزادی میں حصہ لینے کی ہر گز اجازت نہیں دیتی۔ مسلمان کان کھول کر سن لیں کہ ان کا کانگریس

میں شرکت کرنا اور مسٹر گاندھی کی موجودہ تحریک آزادی میں جو ملک کے امن عامہ کو برباد کرنے اور ھندوستان میں ''رام راج'' قائم کرنے کیلئے اُٹھی ہے اس میں حصہ لینا مسلمانوں کی مذہبی و اقتصادی زندگی کیلئے نہایت خطرناک ہے''۔

اُسی دور میں ''جماعت رضائے مصطفٰے'' کے پلیٹ فارم سے علمائے اہلسنت کی کتب سینکڑوں کی تعداد میں شائع ہوئیں ہوئی۔ مولانا شہاب الدین رضوی نے اپنی معرکۃ الآرا تصنیف ''تاریخ رضائے مصطفٰے'' میں دوسوبتیس (۲۳۲) کتب کی فہرست دی ہے جو اُس دور میں شائع کی گئیں۔ اُن میں سے تقریباً ''نصف تعداد مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی ہے حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عقیدت مند مولانا عبدالقدیر بدایونی نے سب سے پہلے 1925 میں مملکت خداداد پاکستان کا تحریری خاکہ ھندو مسلم اتحاد پر کھلا خط ''مہا تما گاندھی کے نام'' کے عنوان سے پیش کیا۔

جو مطبع مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے دسمبر 1925 میں کتابی صورت میں ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر ملک بھر میں تقسیم ہوا۔ بعد میں 1930 میں مسلم لیگ کے الہ آباد کے اجلاس میں جب ڈاکٹر علامہ اقبال نے اپنا خطبہ صدارت میں تقسیم ہند کی اس تجویز کی حمایت کی تو علمائے ہند میں سے سب سے پہلے امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے اس کی تائید وتوثیق فرمائی۔ جب ۱۳۳۱ھ میں اٹلی نے طرابلس الغرب پر حملہ کر دیا اس سے دنیائے اسلام میں یورپ کے خلاف رنج وغم کی لہر دوڑ گئی اور ہر شخص بقدرِ حیثیت اس میں حصہ لینے لگا۔ حضرت مولانا سید سلمان اشرف بریلی تشریف لائے اور مسلمانانِ بریلی کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ ان دنوں ''مسجد بی بی جی'' میں جہاں مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ''مدرسہ منظر اسلام'' کی دستار بندی ہوئی تھی مسلمانانِ اہلسنت کا اجتماع ہوا اور مولانا نے پرزور تقریر فرمائی اور اپنی جانب سے مبلغ -/500 روپے عطا فرمایا۔ پھر کیا تھا کہ چندوں کی بارش شروع ہوگئی' اُسی وقت تقریباً تیرہ ہزار روپیہ جمع ہوگئے۔

تحریک خلافت اور تحریک ترکِ موالات کا ھندوستان میں بڑا شہرہ رہا۔ ان دنوں تحاریک کے حوالے سے حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار بڑا تعمیری اور مثبت رہا جس کی تائید معروف مورخ میاں عبدالرشید اس طرح کرتے ہیں کہ۔ آپ (مولانا احمد رضا خاں بریلوی) کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے میدان سیاست میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی سخت مخالفت کی۔ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ تھا کہ کافروں اور مشرکوں سے مسلمانوں کا ایسا اشتراکِ عمل نہیں ہوسکتا جس میں مسلمانوں کی حیثیت ثانوی ہو۔ انہوں نے گاندھی اور دوسرے ہندو لیڈروں کو مساجد میں لے جانے کی مخالفت کی کیوں کہ قرآن مجید کی روح سے مشرکین نجس اور ناپاک ہیں۔ آپ قائداعظم کی طرح تحریک عدم تعاون اور تحریک ہجرت دونوں کے مخالف تھے کیونکہ یہ دونوں تحریکیں اس براعظم کے مسلمانوں کے مفاد کے منافی تھی۔ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا تھا کہ نیشنلسٹ مسلمانوں کی ابھی ایک آنکھ کھلی ہے انہیں چاہیئے کہ وہ دونوں آنکھیں کھولیں یعنی ابھی وہ صرف انگریز کی مخالفت دیکھ سکتے ہیں ھندو کا تعصب وعداوت نہیں دیکھ پائے۔

سید الطاف علی بریلوی حضرتِ فاضل بریلوی کی سیاسی بصیرت کے ضمن میں یوں فرماتے ہیں کہ ''سیاسی نظریہ کے اعتبار سے مولانا احمد رضا خاں بریلوی بلاشبہ حریت پسند تھے اور انگریز اور انگریزی حکومت سے دلی نفرت تھی۔ شمس العلماء قسم کے کسی خطاب وغیرہ کو حاصل کرنے کا اُن کو یا اُن کے پسران کو کبھی تصور بھی نہ ہوا۔ والیان ریاست اور حکام وقت سے بھی قطع راہ ورسم نہ تھی۔ ماہر رضویات ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت

برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا کو اسلام کی عظیم انقلابی قوت جذبہ عشق رسول ﷺ حاصل تھی۔ اس والہانہ عشق سے مسلمان کی دینی ترقی' سیاسی کامیابی، علم کی ترویج، معاشی و عمرانی استحکام اور ثقافتی وتمدنی ہر طرح کی کامیابیاں وکامرانیاں وابستہ ہیں"۔

حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی نے انی دیگر تصانیف کے ذریعے مسلمانوں میں دوقومی نظریہ کا شعور پیدا کیا۔ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی فہم وفراست کے نتیجہ میں بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا۔ متحدہ قومیت سے علیحدگی نصیب ہوئی اور اس طرح پاکستان کی خالق جماعت مسلم لیگ کو بہت حمایت اور تقویت حاصل ہوئی اور برصغیر پاک وھند میں الگ اسلامی مملکت کے قیام کی راہ ہموار ہوئی جس سے اسلامی معاشرہ کی تشکیل ممکن ہوئی۔

پروفیسر عبدالقیوم ناطقؔ حضرت فاضل بریلوی کی سیاسی وملیؔ خدمات کے حوالے سے یوں رقم طراز ہیں کہ:

"سیاسی عقیدہ کے طور پر امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہندو مسلم اتحاد کے قائل نہیں تھے جب کہ اس کے برعکس دیوبندی علماء اس اتحاد کے قائل تھے۔ تحریکِ خلافت میں جس طرح دیوبند کے علماء نے ہندوؤں کی اور خاص طور پر گاندھی جی کی پذیرائی کی تھی اسے امام احمد رضا خاں بریلوی اُمت مسلمہ کیلئے مضر سمجھتے تھے"۔

اس وقتی اتحاد کے مضمرات سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے کیلئے آپ نے پہلے تو جماعت رضائے مصطفیٰ کو قائم کیا اس کے بعد آل انڈیا سنی کانفرس کے انعقاد کا اہتمام کیا۔ اس کانفرنس نے قرار دادِ لاھور کے منظور ہونے کے بعد میں متفقہ طور پر مطالبہ پاکستان کی حمایت کا اعلام کر دیا۔ اس طرح بریلوی علماء تحریک پاکستان سے ابتداء ہی سے وابستہ ہو گئے تھے پاکستان میں بریلوی عقائد کے معروف علمائے کرام میں علامہ احمد سعید کاظمی، علامہ شاہ احمد نورانی، اور مولانا ابوالبرکات قادری کے نام آتے ہیں جنہوں نے مساجد و دینی مدارس تعمیر کر کے بریلوی تحریک کو جمعیت علمائے پاکستان کے نام سے برقرار رکھا ہے جس کا شمار پاکستان کی اہم مذہبی وسیاسی جماعتوں میں کیا جاتا ہے۔

............☆☆............

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم صاحب العنایات والبرکات سید وجاہت رسول قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج شریف
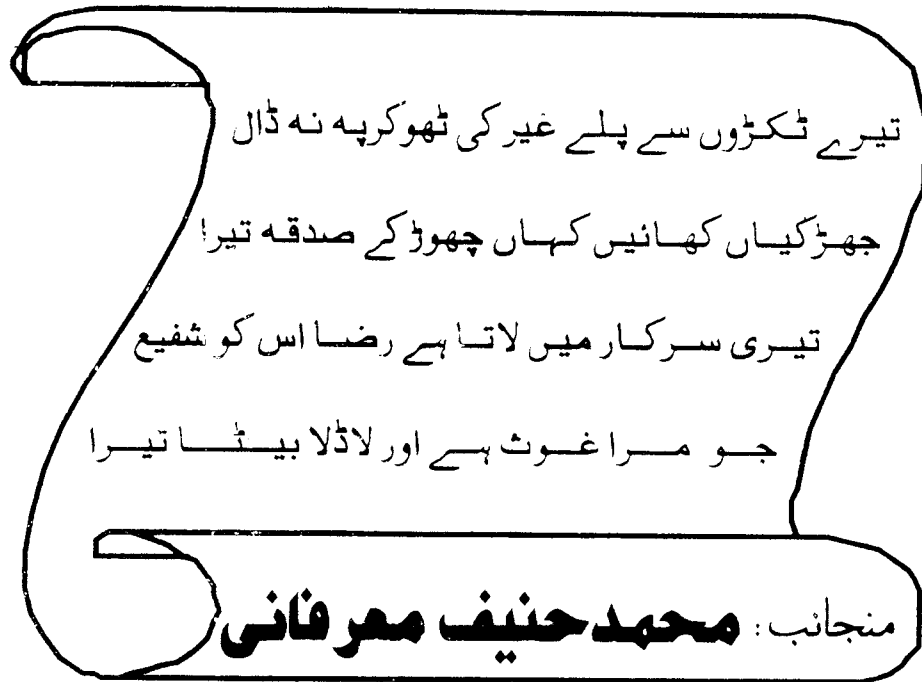
آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا اور یہ معلوم کر کے دلی مسرت ہوئی کہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی/اسلام آباد اس سال "امام احمد رضا سلور جوبلی انٹرنیشنل کانفرنس" منعقد کرنے جا رہا ہے، مبارک صد ہزار مبارک!

ادارۂ تحقیقات کے ساتھ راقم کا پہلے دن سے کسی نہ کسی طرح تعلق رہا ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ آئندہ بھی یہ تعلق برقرار رہے، ادارے کی بنیاد حضرت مولانا سید محمد ریاست علی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلص رفقاء کے ساتھ مل کر ۱۹۸۰ء میں رکھی اور اس کے مقاصد کے لئے انتھک بھرپور جد وجہد کی کہ جلد ہی ادارے کا پیغام ملک عزیز پاکستان بلکہ دنیا کے کونے کونے تک پہنچنے لگا، ان کی وفات کے بعد آپ کو منصب صدارت پر فائز کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص کرم ہے کہ آپ نے ادارے کے کام کو مزید آگے بڑھایا ہے، جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ادارے کا کام اتنا وسیع ہے کہ اس پر ایک ضخیم مقالہ لکھا جا سکتا ہے مختصر یہ کہ ادارے نے اہل علم وقلم کو امام احمد رضا کے افکار، ان کی تحقیقات، نگارشات، اور دینی، اعتقادی، علمی، ادبی، شعری اور سیاسی خدمات کی طرف متوجہ کیا، لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی، انہیں مواد فراہم کیا، ان کے مقالات کی اشاعت کا اہتمام کیا، امام احمد رضا بریلوی پر علمی اور تحقیقی کام کرنے والوں کو "گولڈ میڈل" دیا اور یوں ایک کاروان علم تیار ہو گیا، فالحمد للہ تعالیٰ۔

وہ کتنا سہانا دن تھا جب آپ نے ۲؍جمادی الآخرہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۳؍ستمبر ۱۹۹۹ء کو جامعہ ازہر شریف کی "فیکلٹی آف اسلامک اینڈ عربک سٹڈیز (برائے طلباء) قاہرہ میں ایک پروقار تقریب منعقد کی، راقم بھی اس میں شریک تھا، اس تقریب میں رضویات پر کام کرنے والے تین فاضل مصری اساتذہ کو گولڈ میڈل پیش کیا گیا

ان دانشوروں کے نام یہ ہیں:

(۱) استاذ الاساتذہ، ساٹھ سے زیادہ کتب کے مصنف ڈاکٹر حسین مجیب مصری رحمہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے پہلے سلام رضا اور پھر حدائق بخشش کا منظوم عربی ترجمہ کیا یہ دونوں کتابیں قاہرہ میں چھپ چکی ہیں، افسوس کہ ڈاکٹر موصوف ۲۸؍شوال مطابق ۱۲؍دسمبر ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء کو دنیا سے رحلت فرما گئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۔ ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس علی مدظلہ العالی جن کی نگرانی میں ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری نے پہلے ایم فل کا مقالہ بعنوان "الشیخ احمد رضا خان شاعراً عربیاً" لکھا پھر ڈاکٹریٹ کا مقالہ "العلامۃ فضل الحق الخیرآبادی — شعرہ حیاتہ وشعرہ العربی — دراسۃ تحلیلیۃ نقدیۃ" کے عنوان سے لکھا۔

۳۔ ڈاکٹر سید حازم محمد احمد محفوظ: جنہوں نے سب سے پہلے مصر میں امام احمد رضا کا تعارف کرایا۔ "البساتین الغفران" کے نام سے امام احمد رضا کا عربی دیوان مرتب کیا، انہوں نے ہی سلام رضا اور حدائق بخشش کا عربی نثر میں ترجمہ کیا جسے ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے عربی نظم کے قالب میں ڈھالا۔

ادارے کی طرف سے پہلے "معارف رضا" کے نام سے ضخیم سالنامہ نکالا جاتا تھا، جو مختلف فضلاء کے تحقیقاتی مقالات پر مشتمل ہوتا تھا، پھر اسے ماہنامہ بنا دیا گیا جو باقاعدگی سے ہر ماہ چھپتا ہے اور قارئین تک پہنچتا ہے، یہ بھی دلچسپ، مفید اور معلوماتی مقالات پر مشتمل ہوتا ہے۔

ادارے کی مساعی جمیلہ کی کامیابی کا یہ عالم ہے کہ اہل علم و دانش کا بڑا طبقہ امام احمد رضا بریلوی کی علمی، ادبی اور سیاسی کاوشوں سے باخبر ہے اور ان کا معترف ہے، اس حلقے میں علوم دینیہ کے فضلاء، عصری علوم کے ماہرین، ارباب سیاست، ماہرین قانون اور ارباب اقتدار سب ہی شامل ہیں اور اب یہ کیفیت ہے کہ

گونج گونج اٹھے ہیں نغمات رضا سے بوستاں

آپ حضرات کی کاوشوں کا نتیجہ تھا کہ عالم اسلام کے قابل صد فخر سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ایٹمی دھماکے سے چند روز قبل ایک تاریخی بیان رقم کیا جس میں امام احمد رضا بریلوی کو ملت اسلامیہ کا عظیم محسن قرار دیا، ڈاکٹر صاحب آجکل اپنوں اور بیگانوں کی مشق ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اس دور ابتلاء سے باعزت رہائی عطا فرمائے۔

امام احمد رضا بریلوی اسی دین مبین کے ترجمان ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابۂ کرام، اہل بیت عظام، ائمۂ دین مجتہدین اور اولیائے کرام کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلا ہے، اسی دین کو مسلک اہل سنت وجماعت سے تعبیر کیا جاتا ہے، علامہ ابن کثیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آیۂ کریمہ (یَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ) کی تفسیر یہ ہے کہ قیامت کے دن اہل سنت کے چہرے سفید (اور روشن) ہوں گے جبکہ اہل بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے، امام احمد رضا اسی مسلک عشق و محبت کے ترجمان ہیں، ان کے افکار و کردار کے تعارف کا مطلب مسلک اہل سنت وجماعت ہی کا تعارف ہے۔

ادارے کا یہ تاریخ ساز کارنامہ ہے کہ اس نے اردو، عربی، فارسی، انگریزی، سندھی اور پشتو میں لاکھوں کی تعداد میں کتب شائع کرکے تقسیم کی ہیں۔

ادارۂ تحقیقات کے یہ شاندار کارنامے حضرات کے بین الاقوامی سکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی سرپرست ادارہ کی راہنمائی کے مرہون منت ہیں، جناب سید وجاہت رسول قادری صدر ادارہ کی شبانہ روز کاوشوں، جناب ڈاکٹر مجید اللہ قادری جنرل سیکرٹری ادارہ، جناب الحاج شفیع محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سابق نائب صدر، جناب حاجی عبداللطیف قادری خازن، جناب حاجی محمد رفیق برکاتی اور دیگر معاونین کے تعاون سے آج ادارے کا آفتاب پورے نصف النہار پر ہے، اللہ تعالیٰ اسے صبح قیامت تک شاد و آباد رکھے اور نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اور جملہ سرپرستوں اور معاونین کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۲۶ محرم ۱۴۲۶ھ
۸ مارچ ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی نظر میں

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

ترجمہ: ''تم فرمادو کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے دے ؕ اور اللہ وسعت والا علم والا ہے ﴿۷۳﴾ اپنی رحمت سے خاص کرتا ہے جسے چاہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ﴿۷۴﴾''

(سورہ ال عمران)

سورہ ال عمران ہی میں آگے چل کر ارشاد ربانی ہوتا ہے:

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

''اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے۔''

(سورہ ال عمران)

ان دونوں آیات میں ارشاد ربانی یہ ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جس مسلمان پر جتنا فضل و احسان فرمائے یہ اس کا کرم ہے کیونکہ فضل الٰہی صرف اور صرف اس کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے بندے کی بندگی سے خوش ہو کر جتنا نوازنا چاہتا ہے نواز دیتا ہے۔ اس کے فضل کو بندوں کے درمیان تقابل کرنا یا موازنہ کرنا ممکن نہیں۔ وہ ہر دور میں بندوں کو ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرماتا ہے جس طرح اس نے انبیاء اور رسل میں ایک دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ .... ﴿۲۵۳﴾

(سورۃ البقرۃ)

''یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں میں بلند کیا......''

اسی طرح غیر انبیاء کے درجات اور فضل ربی کے لئے ایک پیمانہ عطا کیا کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کو جتنا پہچان لے گا وہی اللہ سے زیادہ ڈرنے والا قرار پائے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ درجوں میں بلند ہوگا کہ ارشادِ رحمانی ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ .... ﴿۱۳﴾

(سورہ الحجرات)

ترجمہ: ''بے شک اللہ کے یہاں تم میں عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے......''

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو ہم کسی کے حق میں ناپ تول نہیں سکتے اور اور نہ ہی ہمیں ایسا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے دوست (اولیاء کرام) سب ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں کون کس طرح اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے، ہم اس کا احتساب نہیں کر سکتے۔ ہمارے لئے تمام اولیائے کرام چاہے وہ کسی بھی سلسلہ سے وابستہ ہوں یا بانی ہوں ہمارے لئے

قابلِ احترام ہیں اور ہمیں یہ حق حاصل ہی نہیں کہ کسی کو کسی پر فوقیت دیں یا کسی کو کسی کے مقابلہ میں کم تر جانیں۔ اہلِ نسبت کے لئے یہ جائز ہی نہیں کہ اپنے سلسلہ کے شیخ یا بانی کو دوسرے سلسلہ کے شیخ سے بغض رکھ کر افضل جانے بلکہ اپنے شیخ کو افضل جانتے ہوئے باقی تمام سلاسل کے شیوخ کو بھی افضل ہی جانے اور ان سب سے محبت رکھتے ہوئے اکتساب فیض لے۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اہلِ حلقہ اپنے شیوخ کی تعریف وتوصیف بہت بیان کرتے ہیں لیکن ان کے ہم پلہ شیوخ کی بعض وقت تضحیک بھی کر جاتے ہیں۔ اہل اللہ کے نزدیک سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بالاتفاق سیدالاولیاء ہیں اور غوث الاعظم کے منصب پر فائز ہیں اور اس مقام ومرتبہ میں آپ یکتا ہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ کئی سلاسل کے بانی شیوخ یا اس سلسلہ کے مشائخ اپنے اپنے زمانہ میں یگانہ روزگار تھے اور ان کی مقبولیت آج بھی مسلّم ہے لیکن اہل اللہ کے ملفوظات، مکتوبات، ارشادات کی روشنی میں یہ تحریر کبھی دیکھنے میں نہیں آئی کہ انہوں نے کسی بھی سلسلہ کے شیخ کا سیدنا عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے تقابل کیا ہو اور اس کو سیدنا عبدالقادر گیلانی سے افضل بتایا ہو بلکہ اہل اللہ نے ہر دور میں اپنی گردنیں جھکائی ہیں۔

سیدنا الشیخ سید احمد الکبیر الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ (پ ۵۱۴ھ/م ۲۲ر جمادی الاول ۵۷۸ھ) سلسلہ عالیہ رفاعیہ کے بانی ہیں اور سیدنا شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عمر میں چھوٹے مگر ہم عصر ہیں۔ آپ صاحب تقویٰ اور صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں۔ عرب کے علاقہ میں آپ کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے جبکہ برصغیر پاک وہند میں بھی آپ کے سلسلہ کے شیوخ نے اپنے فیض باطن سے علاقہ کو منور رکھا ہے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۴۰۰ سے زیادہ بتائی جاتی ہے لیکن اس علمی اور قلمی فیض سے برصغیر کے مسلمان ابھی تک مستفیض نہ ہو سکے کہ حضرت کے تمام تر قلمی شاہکار عربی زبان میں ہیں اور اہل پاک وہند اس زبان سے بہت زیادہ استفادہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دورِ حاضر کے شیوخ جن کا تعلق پاک و ہند سے ہے وہ حضرت کی ضروری کتابوں کا اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ کروائیں تاکہ آپ کی تعلیم سے یہاں کے مسلمان استفادہ کرسکیں۔

امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) نہ صرف برصغیر بلکہ عالمِ اسلام کی ایک بہت بڑی اور عظیم علمی شخصیت ہے۔ آپ کے فتاویٰ کو عالمِ اسلام میں ایک بلند مقام حاصل ہے اور آپ کو یہ ممتاز اور انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے کہ آپ نے ۵۵ر سالہ قلمی زندگی کے دوران ہزاروں فتوے متعدد علوم وفنون اور مسائل سے متعلق اردو، فارسی اور عربی زبانوں میں تحریر کئے لیکن کسی بھی فتویٰ کو یا کسی فتویٰ کی تحریر کو واپس لینے کی یا رجوع کرنے کی نوبت آئی جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ کی تحریر اہلِ اسلام کے لئے حجت ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ سے ۱۳۳۶ھ میں ایک مسئلہ دریافت کیا گیا:

> ''کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جناب قطب الاقطاب غوث الثقلین عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ اپنے وقت میں غوث یا قطب الاقطاب نہیں تھے بلکہ سیدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ قطب الاقطاب اور غوث الثقلین تھے اور جناب سید عبد القادر جیلانی نے جناب سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ سے مدینہ منورہ میں چند اولیاء کے ہمراہ بیعت کی ہے۔ یہ بیعت اس وقت ہوئی کہ جب سید احمد کبیر رفاعی کے لئے مزار انور سے دست مبارک نکلا تھا اور اکثر عرب میں سید عبد القادر جیلانی کو مرقومۂ بالاصفتوں سے کوئی نہیں مانتا ہاں سید احمد کبیر رفاعی کو مانتے ہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ

سیدنا احمد کبیر رفاعی کی ولایت اور قطبیت میں ہمیں بالکل کلام نہیں مگر ان کی تفصیل سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ پر مبنی نہیں ہوسکتی اور مدینہ منورہ کی بیعت کا کسی جگہ ثبوت نہیں ملتا اور اکثر عرب سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کی بہت منزلت کرتے ہیں اور قطب الاقطاب وغوث الثقلین حضرت پیرانِ پیر پر ہی برتی جاتی ہیں........... عقائد اہلِ عرب کا وافی و کافی ثبوت کتب معتبرہ سے تحریر فرما کر ممنون فرمائیں............''

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد نہم۔ ص ۱۳۰، مکتبۂ رضویہ)

امام احمد رضا محدث بریلوی نے اس سوال کے جواب میں ایک مبسوط اور مدلل رسالہ ۱۳۳۶ھ میں بعنوان "طرد الافاعی عن حمی ھادِ رفع الرفاعی'' تحریر فرمایا جو فتاویٰ رضویہ کی جلد نہم کے ص ۱۳۱/ تا ۱۵۱/ پھیلا ہوا ہے۔ اس رسالہ کے چند اقتباسات ملاحظہ کیجئے:

الجواب:

اللہ عزوجل فرماتا ہے: قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

ترجمہ: ''تم فرمادو کہ فضیلت اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔''

اس آیۂ کریمہ سے مسلمان کو دو ہدایتیں ہوئیں:

❁ ایک یہ کہ مقبولانِ بارگاہ احدیت میں اپنی طرف سے ایک افضل دوسرے کو مفضول نہ بتائے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

❁ دوسرے یہ کہ جب دلیل مقبولوں سے ایک کی افضلیت ثابت ہو تو اس میں اپنے نفس کی خواہش اپنے ذاتی علاقہ نسب یا نسبت شاگردی یا مریدی وغیرہ کو اصلاً دخل نہ دے کہ فضل ہمارے ہاتھ نہیں کہ آباء و اساتذہ ومشائخ کو اوروں سے افضل کر ہی لیں۔ جسے خدا نے افضل کیا وہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور جسے مفضول کیا وہی مفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقہ اس سے ہوں۔ یہ اسلامی شان ہے مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔

اکابر خود رضائے الٰہی میں فنا تھے۔ جسے اللہ عزوجل نے ان سے افضل کیا، کیا وہ اس پر خوش ہوں گے کہ ہمارے متوسل ہمیں اس سے افضل بتائیں؟ حاشاللہ وہ سب سے پہلے اس بات پر ناراض اور سخت غضب ناک ہوں گے تو اس سے کیا فائدہ کہ اللہ عزوجل کی عطا کا بھی خلاف کیا جائے اور اپنے اکابر کو بھی ناراض کیا جائے۔

حضرت عظیم البرکت سیدنا سید احمد کبیر رفاعی قدسنا اللہ بسرہٖ الکریم بیشک اکابر اولیاء واعاظم محبوبانِ خدا سے ہیں۔ امام اجل سیدی ابوالحسن الشطنوفی قدس سرہ العزیز کتاب مستطاب ''بہجۃ الاسرار شریف'' میں فرماتے ہیں:

''الشیخ احمد بن ابی الحسن الرفاعی رضی اللہ عنہ من اعیان مشائخ العراق واجلاء العارفین و عظماء المحققین و صدر المقربین صاحب المقامات العلیة والجلالة العظیمة والکرامات الجلیلة والاحوال السنیة والافعال الخارقة والانفاس الصادقة صاحب الفتح المونق والکشف المشرق والقلب الانور والسر الاظھر والقدر الاکبر''

یعنی: ''حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سرداران مشائخ واکابرین عارفین واعاظم محققین وافسران مقربین سے ہیں جن کے مقامات بلند اور عظمت رفیع اور کرامتیں جلیل اور احوال روشن اور افعال خارق عادات اور انفاس سچے عجیب فتح اور چمکا دینے والے کشف اور نہایت نورانی دل اور ظاہر تر سر اور بزرگ تر مرتبہ والے ہیں۔''

حضرت ممدوح قدس سرہٗ الشریف کا روضۂ انور سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر

حاضر ہونا اور یہ اشعار عرض کرنا۔

فی حالته البعد روحی کنت ارسلها

تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذہ نوبة الاشباح قد حضرت

فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

ترجمہ: "زمانہ دوری میں، میں اپنی روح کو حاضر کرتا تھا، وہ میری طرف سے زمین بوسی کرتی، اب جسم کی نوبت ہے کہ حاضر بارگاہ ہے، حضور دست مبارک بڑھائیں کہ میرے لب سعادت پائیں۔"

اس پر حضور اقدس ﷺ کا دست مبارک روضۂ انور سے باہر کرنا اور حضرت احمد رفاعی کا اس کے بوسہ سے مشرف ہونا مشہور و ماثور ہے۔

اور بعینہٖ یہی کرامت جلیلہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے بھی مذکور و مزبور ہے۔ کتاب "تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبد القادر" میں ہے:

ذکروا ان الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ جاء مرة الی المدینة المنورة و قرأ بقرب الحجرة الشریفة ھذین البیتین فذکر ھما کما من وقال

فی حالته البعد روحی کنت ارسلها

تقبل الارض عنی وھی نائبتی

وھذہ نوبة الاشباح قد حضرت

فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

فظهرت یدہ ﷺ فصافحها وقبلها ووضعها علی رأسه رضی اللہ عنہ"

یعنی: "راویوں نے ذکر کیا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک بار حاضر سرکار مدینۂ نور بار ہو کر روضۂ انور کے قریب یہ دونوں اشعار پڑھے اس پر حضور اقدس اکرم ﷺ کا دستِ انور ظاہر ہوا، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اور اپنے سر مبارک پر رکھا۔"

تعدد سے کوئی مانع نہیں۔ حضور سرکار غوثیت نے پہلا حج ۵۰۹ھ میں فرمایا جب عمر شریف ۳۸ سال تھی، حضور سیدی عدی بن مسافر رضی اللہ عنہ اس سفر میں ہمرکاب تھے۔ حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ اس وقت ام عبیدہ میں خوردسال تھے۔ حضرت کو گیارہواں سال تھا۔

ممکن کہ اس بار حضور سرکار غوثیت نے یہ اشعار بارگاہِ عرش جاہ میں عرض کئے اور ظہور دست و بوسہ و مصافحہ سے مشرف ہوئے ہوں۔ جب حضرت سیدی رفاعی رضی اللہ عنہ جوان ہوئے اور حج کو حاضر ہوئے باتباع سرکار غوثیت انہوں نے بھی وہ اشعار عرض کئے اور سرکار کرم کے اس کرم سے مشرف ہوئے ہوں۔

بہر حال اس پر وہ فقرۂ تراشیدہ کہ اس وقت حضور قطب العالمین، غوث العارفین رضی اللہ عنہ نے حضرت رفیع رفاعی کے ہاتھ پر معاذ اللہ بیعت فرمائی، کذب محض و افتراء خالص و دروغ بے فروغ ہے۔

حضرت رفیع رفاعی کی قطبیت سے کسے انکار ہے۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وصال اقدس کے بعد حضرت سیدی علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ قطب ہوئے اور سرکار غوثیت کی عطا سے حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے مرتبۂ قطبیت پر فائز ہوئے۔ حضرت علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ کا وصال، وصال اقدس سرکار غوثیت سے تین سال بعد ۵۶۴ھ ہوا پھر حضرت سیدنا رفاعی قطب ہوئے اور ۵۷۸ھ میں وصال ہوا۔"

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد نہم۔ ص ۱۳۱-۱۳۳)

امام احمد رضا محدث بریلوی آگے چل کر مقام غوثیت اور قطب الاقطاب کے سلسلہ میں وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"شک نہیں کہ ہر غوث اپنے دور میں ان سب اقطاب کا افسر و سرور ہے کہ وہ تمام اولیائے دور کا سردار ہوتا ہے تو اس معنی پر ہر قطب یعنی غوث "قطب الاقطاب" ہے بلکہ غوث کے نیچے جو عہدیداران تمام

اصحاب خدمت کا افسر ہو بایمعنی قطب الاقطاب ہے مگر قطب الاقطاب بمعنی اول یعنی غوث الاغواث کہ دوروں (زمانے) کے غوثوں کا غوث ہو۔ غوثوں کو غوثیت اس کی عطا سے ملتی ہو اور غوث اپنے دور میں اس کی نیابت سے غوثیت کرتے ہوں وہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے بعد حضور پر نور محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والدین ابو محمد والی الاولیاء امام الافراد غوث الاغواث غوث الثقلین غوث الکل غوث اعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں اور تا ظہور سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ یہ مرتبۂ عظمیٰ اسی سرکار غوثیت بار کے لئے رہے گا۔

حضرت رفاعی اور ان کے امثال قبل و بعد کے قطبوں کو حضور پر تفضیل دینی ہوس باطل و نقصان دینی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد نہم۔ ص:۱۴۴)

امام احمد رضا محدث بریلوی، امام ابو عبد اللہ سے سیدنا احمد کبیر رفاعی کی زبانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی کی عظمت بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''امام عبد اللہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے حضرت رفاعی کو سنا کہ اپنے بھانجوں اور اکابرین، مریدین کو وصیت فرماتے تھے کہ ایک شخص بغداد مقدس کے ارادے سے ان سے رخصت ہونے آیا تھا، فرمایا جب بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبد القادر اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو ان کی زیارت اور اگر پردہ فرما جائیں تو ان کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ اللہ عزوجل نے ان سے عہد فرما رکھا ہے کہ جو کوئی صاحب حال بغداد آئے اور ان کی زیارت کو حاضر نہ ہو اس کا حال صلب ہو جائے۔ پھر حضرت رفاعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شیخ عبد القادر حسرت ہیں اس پر جسے ان کا دیدار نہ ملا۔''

یہ بندۂ بارگاہ عرض کرتا ہے:

اے حسرت آنانکہ ندیدند جمالت   محروم مدار ایں سگ خود را ز نوالت

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد نہم۔ ص:۱۴۴)

امام احمد رضا محدث بریلوی، ملا علی قاری کی ایک روایت نقل کرتے ہیں:

''روی عن السید کبیر القطب الشھیر سید احمد الرفاعی رضی اللہ عنہ انہ قال الشیخ عبد القادر بحر الشریعۃ عن یمینہ و بحر الحقیقۃ عن یسارہ من الیھما ماشاء اغترف السید عبد القادر لاثانی لہ فی عصرنا ھذا''

سید کبیر قطب شہیر سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا شیخ عبد القادر وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے داہنے ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی لیں۔ اس ہمارے وقت میں سید عبد القادر کا کوئی ثانی نہیں۔''

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد نہم۔ ص:۱۴۸)

امام احمد رضا محدث بریلوی اپنے رسالہ ''طرد الافاعی عن حمی ہادٍ رفع الرفاعی'' کے اختتام میں رقمطراز ہیں:

''اللہ عزوجل مسلمان بھائیوں کو اتباع حق و ادب اولیاء کی توفیق دے اور اس شخص کے حال سے پناہ دے جس نے بزعم خود حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حق نیاز مندی ادا کیا اور نتیجہ معاذ اللہ وہ ہوا کہ سید کبیر کے غضب اور حضور غوثیت کی سرکار میں اسائت ادب پر خاتمہ ہوا۔ والعیاذ باللہ۔

سچا محب حضرت امام احمد کبیر کے ارشادات کو بالائے سر لے گا اور جس بارگاہِ ارفع کو انہوں نے سب سے ارفع بنایا اور ان کا اقدس اپنے سر مبارک پر لیا ان ہی کو ارفع و اعظم مانے گا۔ اللہ عزوجل اپنے محبوبوں کا حسن ادب روزی کرے اور انہیں کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور ان ہی کے گروہ پاک میں اٹھائے۔ آمین۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد نہم۔ ص:۱۵۰۔۱۵۱)

Sweet Hill®
©
Butter Up™
Candy

Butter Up
Candy
Sweet Hill®
Butter Up™
Candy
Sweet Hill
Butter Up
Candy
Butter Up
Candy
Butter Up

Sweet Hill
Butter Up™
Candy
Sweet Hill
Butter Up™
Candy

PFI

مجلہ امام احمد رضا کانفرنس
1986 ---------- 2005

Graphics : Rub Nawaz Khan